e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 68 Sunday , December 08 2024 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۶۸) لکھنؤ، بروز اتوار ۸-دسمبر ۲۰۲۴ء، مطابق ۵/جمادی الثانی -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

حکومت ہند نے کینسر کی 3 ادویات کی قیمتوں میں تخفیف کا کیا فیصلہ

نئی دہلی۔ حکومت ہند نے کینسر کے مریضوں کے حوالے سے ایک بہترین فیصلہ لیا ہے جس کی وجہ سے ان مریضوں کو کافی راحت ملنے کی امید ہے۔ دراصل حکومت ہند نے انسداد کینسر کی 3 ادویات کی قیمتوں میں کمی لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ متعلقہ جانکاری کیمیکل اور فرٹیلائزر کی مرکزی وزیر مملکت انوپریہ پٹیل نے جمعہ کو پارلیمنٹ میں دی۔ انہوں نے ایک تحریری جواب میں کہا کہ "حکومت نے ٹراسٹوزوماب ڈیرکسٹیکن، اوسیمرٹینیب اور ڈروالوماب نامی ادویات پر زیادہ سے زیادہ خوردہ قیمت (ایم آر پی) کم کرنے کا حکم دیا ہے۔ ساتھ ہی ان ادویات پر بنیادی کسٹم ڈیوٹی (بی سی ڈی) کو صفر کر دیا گیا ہے اور جی ایس ٹی کی شرح 12 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کر دی گئی ہے۔" مرکزی وزیر نے کینسر کی ادویات کی قیمت کے متعلق مزید کہا کہ "اس قدم کا اصل مقصد کینسر جیسے مہلک مرض میں مبتلا افراد کو مالی ریلیف فراہم کرنا اور ان ادویات کی رسائی میں اضافہ کرنا ہے۔

کسان تحریک: ویڈیو شیئر کرنے پر ایک شخص کے خلاف مقدمہ درج

نوئیڈا۔ یوپی کے نوئیڈا میں کسانوں کے احتجاج میں بھیڑ جمع کرنے کے لیے سوشل میڈیا پر ویڈیو شیئر کرنے کے الزام میں ایک شخص کے خلاف پولیس نے مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب ضلع میں بھارتیہ ناگریک سورکشا سمہتا (بی این ایس ایس) کے تحت 5 یا اس سے زیادہ افراد کے اجتماع پر پابندی لگائی گئی تھی۔ نوئیڈا کے سیکٹر-63 پولیس اسٹیشن کے انسپکٹر آودھیش پرتاپ سنگھ نے بتایا کہ جمعہ کی رات پولیس کو اطلاع ملی کہ گاؤں بہلولپور کے رہائشی آنل کمار یادو کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے، جس میں وہ کسانوں کے احتجاج میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شامل ہونے کی درخواست کر رہا ہے۔ ویڈیو میں یادو نے کہا کہ اگر حکومت کی طرف سے کسانوں کی مانگیں نہیں مانی گئیں تو لوگ مزید گرفتاریاں دیں۔ اس نے یہ بھی کہا کہ وہ خود گرفتاری دینے جا رہا ہے۔

’ایودھیا معاملہ پر سپریم کورٹ کا فیصلہ سیکولرزم کے اصول کے منافی‘

سابق جج جسٹس نریمن نے 2019 میں عدالت عظمیٰ کے ذریعہ دیے گئے فیصلے پر تنقید کی

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ کے سابق جج اور معروف قانون داں جسٹس آر ایف نریمن نے رام جنم بھومی اور بابری مسجد معاملے کے متعلق 2019 میں سپریم کورٹ کے ذریعہ دیے گئے فیصلے پر تنقید کی ہے۔ انہوں نے اس فیصلے کو انصاف کا مذاق بتایا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایودھیا مقدمہ کا فیصلہ سیکولرزم کے اصول کے ساتھ انصاف نہیں کرتا ہے۔ مذکورہ بالا باتیں جسٹس نریمن نے سابق چیف جسٹس اے ایم احمدی کی یاد میں قائم احمدی فاؤنڈیشن کے افتتاحی لکچر میں کہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے میں ایک مثبت پہلو بھی ہے کہ اس میں پلیسز آف ورشپ (خصوصی دفعات) ایکٹ 1991 کو برقرار رکھا گیا ہے۔ 2019 کے ایودھیا فیصلے میں برقرار رکھے گئے اس پلیسز آف ورشپ ایکٹ کو سختی سے لاگو کیا جانا چاہیے۔ اس ایکٹ کو سختی سے لاگو کرنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ ملک میں ہو رہے مذہبی مقامات پر تنازعات اور فرقہ وارانہ کشیدگی کو روکا جا سکے گا۔ جسٹس نریمن نے سالوں پرانے تنازعہ سے متعلق عدالت کے ذریعہ پاس کیے گئے مختلف احکامات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ "میری عاجزانہ رائے میں انصاف کا ایک بڑا مذاق یہ تھا کہ ان فیصلوں میں سیکولرزم کو اس کا حق نہیں دیا گیا۔" اس معاملہ میں 9 نومبر 2019 کو پانچ ججوں کی بنچ نے حتمی فیصلہ سنایا تھا۔ جسٹس نریمن نے مسجد کے انہدام کو غیر قانونی ماننے کے باوجود رام مندر کے لیے متنازعہ زمین دینے سے متعلق عدالت کی طرف سے دی گئی دلیل سے بھی اختلاف کیا۔ جسٹس نریمن نے ملک کے موجودہ صورتحال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "آج ہم دیکھتے ہیں کہ پورے ملک میں کشیدگی کا ماحول پیدا کرنے والے لوگ ابھر رہے ہیں۔ مسجدوں کے ساتھ ساتھ درگاہوں کے خلاف بھی جگہ جگہ مقدمے درج کیے جا رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہ سب اقدام فرقہ وارانہ کشیدگی اور بدامنی کو جنم دے سکتا ہے اور یہ عبادت گاہوں سے متعلق آئین کے خلاف ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ پلیسز آف ورشپ ایکٹ' کے حوالے سے جو فیصلہ سپریم کورٹ نے دیا تھا اسے تمام ضلعی کورٹ اور ہائی کورٹ میں پڑھا جانا چاہیے۔ تمام سماج دشمن عناصر کو کچلنے کا یہی واحد طریقہ ہے۔

جسٹس نریمن نے تنازعہ میں 2019 کے اپنے فیصلے میں عدالت عظمیٰ کے استدلال پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ عدالت نے اپنے حتمی فیصلے کے ایک سال بعد دائر تمام نظر ثانی درخواستوں کو خارج کر دیا تھا۔ اسٹیٹس کو برقرار رکھنے کے معاملے میں، حصول قانون کے مطابق، سپریم کورٹ کے پانچ ججوں کے بنچ نے فیصلہ سنایا، لیکن بینچ کو تیزی سے 3:2 پر تقسیم کیا گیا، اور جسٹس احمدی ان دو میں شامل تھے جنہوں نے اس اسٹیٹس سے اختلاف کیا۔ دونوں ججوں نے کہا کہ حصول قانون سیکولرازم کے خلاف ہے۔

بعد میں، نریمن نے 2019 میں بابری مسجد تنازعہ پر حتمی فیصلے کو الگ کر دیا۔ اس وقت کے چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس رنجن گوگوئی کی سربراہی میں سپریم کورٹ کی پانچ ججوں کی بنچ نے فیصلہ کیا کہ پوری متنازعہ زمین کو ایک ہندو ٹرسٹ کے حوالے کیا جانا ہے۔ جو وہاں رام مندر تعمیر کر سکتا ہے۔ عدالت نے حکومت کو ایودھیا کی حدود میں ایک متبادل زمین مسجد کی تعمیر کے لیے الاٹ کرنے کا بھی حکم دیا۔ پھر، ایک متضاد نقطہ نظر میں، عدالت نے نوٹ کیا کہ 1992 میں بابری مسجد کا انہدام قانون کی سنگین خلاف ورزی تھی۔

نریمن نے کہا کہ یہ مسجد 1528 میں تعمیر کی گئی تھی اور ابتدائی تنازعہ صرف 1853 میں برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کے دور حکومت میں سامنے آیا تھا۔ جب برطانیہ نے 1858 میں براہ راست قوم پر قبضہ کیا تو اس نے متنازعہ زمین کو تقسیم کرنے کے لیے ایک دیوار بنائی، جس سے ہندو اور مسلم دونوں عقائد کو عبادت کرنے کی اجازت ملی۔ یہ 1949 میں تھا کہ 50 سے 60 لوگوں کے ہجوم نے مسجد پر دھاوا بول دیا اور اندر کچھ بت رکھ دیے، اور مسلمانوں کی نماز روک دی گئی۔

چونکہ یہ فریق اب غیر متنازعہ ہے، اس لیے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کے پاس اندرونی حصے پر خصوصی قبضہ ہے۔ لہٰذا، یہ ایک جامع مجموعہ ہے، نریمن نے عدالتی فیصلے کے بارے میں کہا۔ عدالت نے تمام متنازعہ زمین کو ایک مرکب کے طور پر دیکھا اور فیصلہ کیا کہ یہ ہندوؤں کی ہے۔ نریمن نے جاری رکھا کہ بابری مسجد-رام جنم بھومی تنازعہ کے حوالے سے ایک اہم دریافت یہ تھی کہ یہ ہندو فریق تھا جس نے قانون کی حکمرانی کے خلاف کام کیا، جس کی تلافی کی ضرورت تھی۔ کسی نے سوچا ہوگا کہ تزئین و آرائش سے منہدم شدہ مسجد کی تعمیر تو ہو رہی ہوگی لیکن ہوا یہ کہ دوسری مسجد کے لیے متبادل زمین الاٹ کر دی گئی کہ مسلمان اپنی طرف سے تعمیر کریں۔ جسٹس نریمن نے کہا، "میری عاجزانہ رائے میں، یہ انصاف کا بہت بڑا افراڈ تھا کہ ان فیصلوں سے سیکولرازم کو بالکل بھی حق نہیں دیا گیا۔" بابری مسجد کے تاریخی ڈھانچے کو منہدم کرنے کی بڑی سازش سے متعلق فوجداری مقدمے کا حوالہ دیتے ہوئے، ایک جج نے تمام ملزمین کو بری کر دیا، اور انہیں اتر پردیش کے اپ-لوک آیوکت کے طور پر مقرر کر کے اعزاز بخشا۔

ملک کے موجودہ صورتحال پر اظہار افسوس

معروف قانون داں جسٹس آر ایف نریمن نے کہا، پلیسز آف ورشپ (خصوصی دفعات) ایکٹ 1991 کو سختی سے لاگو کیا جانا چاہیے تاکہ آئے دن ملک میں ہو رہے مذہبی مقامات پر تنازعات اور فرقہ وارانہ کشیدگی کو روکا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ پورے ملک میں کشیدگی کا ماحول پیدا کرنے والے لوگ ابھر رہے ہیں۔ مسجدوں کے ساتھ ساتھ درگاہوں کے خلاف بھی جگہ جگہ مقدمے درج کیے جا رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہ سب اقدام فرقہ وارانہ کشیدگی اور بدامنی کو جنم دے سکتا ہے اور یہ عبادت گاہوں سے متعلق آئین کے خلاف ہے۔

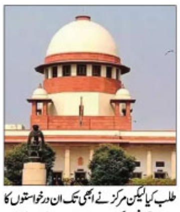

عبادت گاہ قانون کی آئینی حیثیت پر غور کرنے کیلئے سپریم کورٹ کی خصوصی بنچ تشکیل

چیف جسٹس سنجیو کھنہ کی سربراہی میں سماعت 12 دسمبر کو

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے عبادت گاہوں (خصوصی ضابطہ) ایکٹ 1991 کی آئینی حیثیت کو چیلنج کرنے والی درخواستوں کی سماعت کے لیے خصوصی تین رکنی بنچ تشکیل دی ہے۔ یہ بنچ چیف جسٹس سنجیو کھنہ، جسٹس سنجے کمار اور جسٹس کے وی وشنو تھن پر مشتمل ہے اور سماعت 12 دسمبر کو سہ پہر 30:3 بجے ہوگی۔ یہ معاملہ پہلے 5 دسمبر کو فہرست میں شامل تھا، مگر وقت کی کمی کے باعث سماعت نہیں ہو سکی۔ عدالت ان درخواستوں کے ساتھ ان اپیلوں پر بھی غور کرے گی جو اس ایکٹ کی حمایت میں داخل کی گئی ہیں۔ جمعیۃ علماء ہند نے عبادت گاہ ایکٹ کے تحفظ کے لیے احکامات جاری کرنے کی درخواست کی ہے، جبکہ گیانواپی مسجد کمیٹی نے اس ایکٹ کی آئینی حیثیت کو چیلنج کرنے والی درخواستوں میں مداخلت کی اپیل دائر کی ہے۔

سپریم کورٹ نے پہلی بار مارچ 2021 میں مرکز کو نوٹس جاری کرتے ہوئے عبادت گاہوں کے ایکٹ کو چیلنج کرنے والی درخواست پر جواب طلب کیا تھا۔ اس کے بعد عدالت نے کئی متعلقہ درخواستوں اور اپیلوں پر نوٹس جاری کیے اور تمام معاملات کو ایک ساتھ سماعت کے لیے جوڑ دیا۔ تاہم، عدالت نے متعدد مواقع پر مرکز سے جواب طلب کیا لیکن مرکز نے ابھی تک ان درخواستوں کا جواب جمع نہیں کرایا ہے۔ اس معاملے میں آخری حکم گزشتہ سال 31 نومبر کو رجسٹرار کورٹ نے جاری کیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ مرکز نے ابھی تک اپنا جوابی حلف نامہ داخل نہیں کیا ہے۔ عدالت میں دائر درخواستوں میں عبادت گاہ (خصوصی ضابطہ) ایکٹ 1991 کی دفعات 2، 3 اور 4 کی آئینی حیثیت کو چیلنج کیا گیا ہے، یہ دلیل دی گئی ہے کہ یہ نہ صرف آئین کی دفعات کی خلاف ورزی کرتی ہیں بلکہ سیکولرازم کے اصولوں کے بھی منافی ہیں۔

جونپور کی اٹالا مسجد کو مندر قرار دینے کا تنازعہ ہائی کورٹ پہنچا

جونپور۔ الہ آباد جونپور کی تاریخی اٹالا مسجد کو متنازع بنانے کی کوشش اب الہ آباد ہائی کورٹ تک پہنچ چکی ہے۔ مسجد انتظامیہ نے ضلعی عدالت کے فیصلے کو چیلنج کیا ہے جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ موجودہ مسجد کی جگہ پہلے اٹلا دیوی مندر تھا۔ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے سربراہ اسد الدین اویسی نے اس تنازع پر سخت ردعمل دیا۔ یہ تنازع اس وقت شدت اختیار کر گیا جب رواں سال سوراج واہنی ایسوسی ایشن نے جونپور ڈسٹرکٹ کورٹ میں مقدمہ دائر کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ مسجد کی جگہ پہلے ایک مندر تھا۔ تاہم، مسجد کے وقف کی طرف سے دائر درخواست میں مؤقف اختیار کیا گیا کہ "مدعی کو مقدمہ دائر کرنے کا کوئی حق نہیں۔ یہ متنازع جائیداد ہمیشہ سے مسجد کے طور پر استعمال ہوتی آئی ہے اور کبھی کسی دوسرے مذہب کے قبضے میں نہیں رہی۔"

وقف کی درخواست میں مزید کہا گیا کہ اٹالا مسجد کا قیام 1398 میں ہوا اور اس کے بعد سے یہاں مسلم برادری نماز جمعہ سمیت باقاعدہ نماز ادا کرتی آئی ہے۔ اس مقدمے کی اگلی سماعت 9 دسمبر 2024 کو الہ آباد ہائی کورٹ میں ہوگی، جہاں عدالت یہ فیصلہ کرے گی کہ اس تنازع کو کس طرح حل کیا جائے۔ دریں اثنا، آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے سربراہ اسدالدین اویسی نے اس تنازع پر سخت ردعمل دیا۔ انہوں نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا کہ ہندوستان کے لوگوں کو ایسے تاریخی جھگڑوں میں الجھایا جا رہا ہے جہاں ان کا کوئی وجود ہی نہیں تھا۔ اویسی نے مزید کہا، "کوئی بھی ملک مہاشکتی نہیں بن سکتا اگر اس کی 14 فیصد آبادی ایسے دباؤ کا سامنا کرتی رہے۔" انہوں نے حکومت پر الزام لگایا کہ وہ ان تنازعات کے پیچھے کارفرما ہے اور مطالبہ کیا کہ عبادت گاہ ایکٹ کی حفاظت کی جائے۔

طویل علالت کے بعد مولانا سیف اللہ اقبالی کا انتقال

مدھوبنی: امام عیدین مولانا سیف اللہ اقبالی، پورب محلہ مہپتیا، مدھے پور بلاک (ضلع مدھوبنی، بہار) طویل علالت کے بعد آج 7 دسمبر 2024 کو انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے انتقال کے ساتھ ہی سرزمین مہپتیا پر علم و فضل کا ایک روشن چراغ گل ہو گیا اور مہپتیا کے ایک عہد کا خاتمہ ہو گیا۔ ان کے وصال پر مولانا عظیم اللہ قاسمی سینئر آرگنائزر مرکزی دفتر جمعیۃ علماء ہند اور جمعیۃ علماء مظفر نگر کے صدر مولانا زبیر رحمانی نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ مولانا سیف اللہ اقبالی 1985 میں دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے تھے۔ ان کے والد حضرت مولانا یونس نعمانی رحمہ اللہ بھی 1957 میں دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے تھے اور نہایت جید عالم دین تھے۔ وہ جامعہ محمودیہ جگبونی میں طویل عرصے تک تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ مولانا سیف اللہ اقبالی کا تعلق ایک علمی خانوادے سے تھا اور ان کے نام میں 'اقبالی' کی نسبت ان کے جد امجد اقبال کی طرف تھی۔

خدمت خلق کو عقیدت، ایمان اور عبادت سے بلند مقام دیا گیا ہے

احمد آباد میں کاریہ کر سوورن مہوتسو سے پی ایم مودی کا خطاب

احمد آباد ۔ پی ایم مودی نے آج ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے احمد آباد میں کاریہ کر سوورن مہوتسو سے خطاب کیا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے پرم پوجیہ گرو ہری مہنت سوامی مہاراج، قابل احترام سنتوں اور ست سنگی خاندان کے ارکان اور دیگر معززین اور مندوبین کا خیر مقدم کیا۔ جناب نریندر مودی نے کاریہ کر سوورن مہوتسو کے موقع پر بھگوان سوامی نارائن کے قدموں میں جھک کر کہا کہ آج پرکھ سوامی مہاراج کا 103 واں یوم پیدائش بھی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھگوان سوامی نارائن کی تعلیمات، پرکھ سوامی مہاراج کی اقدار، پرم پوجیہ گرو ہری مہنت سوامی مہاراج کی محنت اور لگن آج پھل دے رہی ہیں۔ مودی نے تقریباً ایک لاکھ کارکنان کے ساتھ نوجوانوں اور بچوں کے ثقافتی پروگراموں سمیت اس طرح کے بہت بڑے پروگرام کو دیکھ کر خوشی محسوس کی اور مزید کہا کہ اگرچہ وہ جسمانی طور پر پنڈال میں موجود نہیں ہیں، لیکن وہ اس تقریب کی توانائی محسوس کر سکتے ہیں۔ انہوں نے پرم پوجیہ گرو ہری مہنت سوامی مہاراج، تمام سنتوں کو عظیم روحانی اجتماع کے لیے مبارکباد دی۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ کاریہ کر سوورن مہوتسو 50 سال کی خدمت کے سفر میں ایک اہم سنگ میل تھا، جناب مودی نے کہا کہ 50 سال پہلے، رضا کاروں کو رجسٹر کرنے اور انہیں خدمت خلق کے کام سے جوڑنے کا عمل شروع ہوا تھا جو کہ ان کے بقول ایک نئی پہل تھی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ بی اے پی ایس کے لاکھوں کارکنان انتہائی لگن اور عزم کے ساتھ خدمت خلق میں مصروف ہیں۔ اس کو تنظیم کے لیے ایک بہت بڑی کامیابی قرار دیتے ہوئے، مودی نے بی اے پی ایس کو مبارکباد دی اور اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ مودی نے کہا کہ "کاریہ کر سوورن مہوتسو بھگوان سوامی نارائن کی انسان دوستی کی تعلیمات کا جشن ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ان دہائیوں کی خدمات کی شان ہے جس نے لاکھوں لوگوں کی زندگیاں بدل دیں۔ بی اے پی ایس کی خدمت خلق کی مہمات کو قریب سے دیکھنے پر اپنی خوش قسمتی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مودی نے کہا کہ انہیں کئی بار جیسے بھج میں زلزلے سے ہونے والی تباہی کے بعد، نارا نارائن نگر گاؤں کی تعمیر نو، کیرالہ میں سیلاب، اتراکھنڈ میں مٹی کے تودے کھسکنے کا درد اور عالمی وبا کورونا کی حالیہ تباہی کے دوران ان بھی ان کے ساتھ شامل ہونے کا موقع ملا ہے۔ ایک خاندان کے طور پر لوگوں کے ساتھ کھڑے ہونے اور ہمدردی کے ساتھ سب کی خدمت کرنے کے لیے کاریہ کروں کی تعریف کرتے ہوئے، جناب مودی نے کہا کہ سب نے دیکھا ہے کہ کس طرح کووڈ کی مدت کے دوران بی اے پی ایس کے مندروں کو خدمت مراکز میں تبدیل کیا گیا۔

بیٹی کے احترام کا تحفظ ڈبل انجن حکومت کا ہدف: سی ایم یوگی

وارانسی ضلع میں چیف منسٹر گروپ میرج اسکیم کے تحت منعقد اجتماعی شادی تقریب میں وزیر اعلیٰ نے شرکت کی

وارانسی۔ (یو این آئی) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ بی جے پی کی ڈبل انجن حکومت کا عزم ہے کہ ہر حال میں بیٹی اور اس کے احترام کا تحفظ کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ اجتماعی شادی اسکیم کے تحت ہفتہ کو پنڈرا کے نیشنل انٹر کالج میں منعقد 401 جوڑوں کی شادی تقریب میں یوگی نے نئے جوڑوں کو خوش گوار ازدواجی زندگی کے لئے نیک تمناؤں سے نوازتے ہوئے ان پر پھولوں کی بارش بھی کی۔ انہوں نے کہا کہ 2014 میں وزیر اعظم نریندر مودی کے ملک کی باگ ڈور سنبھالنے کے بعد جس نئے ہندوستان کی تعمیر ہوئی اس میں خواتین کے لیے ایک باعزت مقام بنایا گیا۔ بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ کے ساتھ پی ایم مودی کے شروع کردہ پروگرام کے ذریعے بیٹیاں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملک کے ہر میدان میں خود کو ثابت کر رہی ہیں۔ بیٹیوں کا تحفظ ہر حال میں ہوتا کہ انہیں بچایا، پڑھایا جا سکے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بیٹیاں زندگی کے ہر شعبے میں قیادت کر سکتی ہیں لہٰذا ہر گھر میں بیت الخلاء کی تعمیر خواتین کے وقار کی علامت بن جائے۔ PM-CM ہاؤسنگ سکیم خواتین کے فخر کی علامت بنی۔ اجولا یوجنا کا مفت کنکشن بہنوں اور بیٹیوں کی آنکھوں اور پھیپھڑوں کی حفاظت کے لیے ایک بڑا قدم تھا تاکہ انہیں دھوئیں سے پاک کیا جا سکے۔ ملک کے 10 کروڑ اور یوپی میں تقریباً 2 کروڑ خاندان اس سے مستفید ہوئے۔ یوگی نے کہا کہ یہ تقریب یہ پیغام دے رہی ہے کہ ہم سب مل کر سماجی برائیوں پر مضبوطی سے کاری ضرب لگا سکتے ہیں۔ یہ پروگرام اس لیے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ 401 جوڑے ازدواجی بندھن میں بندھ رہے ہیں جو قابل تحسین ہے۔ انہوں نے چائلڈ میرج اور جہیز سے پاک شادی کے خلاف آواز اٹھائی اور کہا کہ جہیز سے پاک شادی میں شامل ہو کر وہ اپنے باپ کے قرض اور ماں کے قرض سے خود کو آزاد کریں گے۔ کئی بار جہیز کا عفریت کئی خاندانوں کے لیے مصیبتیں کھڑی کر دیتا ہے۔ کئی بار ہم دردناک خبریں سنتے ہیں کہ جہیز نہ دینے کی وجہ سے شادی کے پروگرام منسوخ ہو جاتے ہیں۔ بیٹیوں کی شادی طے نہیں ہے۔ ایسے میں ان سے مختلف چیف منسٹر ماس میرج اسکیم کے ذریعے یہ کوشش شروع کی گئی ہے۔ وہ نوجوان جنہوں نے خود کو اس پروگرام سے منسلک کیا ہے اور ان کے والدین مبارکباد کے مستحق ہیں۔

راہل گاندھی کی نئی ٹیکس پالیسی پر سخت تنقید

نئی دہلی۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے مرکزی حکومت کی ٹیکس پالیسی پر سخت تنقید کی ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "مودی حکومت عام لوگوں پر ٹیکس کا بوجھ بڑھا رہی ہے، جبکہ سرمایہ داروں کو ٹیکس میں راحت دی جا رہی ہے۔" راہل گاندھی نے کارپوریٹ ٹیکس اور انکم ٹیکس کے مابین بڑھتی ہوئی خلا کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کرانے کی کوشش کی ہے۔ ٹیکس کو سراسر 'ناانصافی' قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "حکومت 'گبر سنگھ ٹیکس' کے نام پر غریبوں اور متوسط طبقوں کی محنت کی کمائی کو نشانہ بنا رہی ہے۔" راہل گاندھی نے اپنی شیئر کردہ پوسٹ میں دعویٰ کیا کہ حکومت جی ایس ٹی (گڈس اینڈ سروسز ٹیکس) کی وصولی میں اضافے کے لیے ایک نیا ٹیکس سلیب لانے کی تیاری میں ہے۔ اس نئے ٹیکس سلیب سے عام لوگوں کی ضرورت کی چیزوں پر جی ایس ٹی کی شرحوں میں اضافے کا منصوبہ ہے۔ خاص طور سے 1500 سے زیادہ قیمت والے کپڑوں پر جی ایس ٹی کو 12 فیصد سے بڑھا کر 18 فیصد کرنے کی خبر پر انھوں نے سخت تنقید کی۔

کانگریس کو ممتا بنرجی کی قیادت قبول نہیں

اجتماعی قیادت پر چلے گا انڈیا اتحاد، ممتا بنرجی کی تجویز کو مسترد کیا گیا

نئی دہلی: مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی جانب سے انڈیا الائنس کی قیادت کرنے کی خواہش ظاہر کرنے پر ردعمل کا ایک دور شروع ہو گیا ہے۔ کانگریس پارٹی نے واضح کیا ہے کہ اپوزیشن اتحاد کے لیے قیادت کا فیصلہ عوامی اعلانات کے بجائے تمام رکن جماعتیں اجتماعی طور پر لیں گی۔ کانگریس قائدین نے کہا کہ اس طرح کے فیصلوں میں اتفاق رائے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کانگریس لیڈر راشد علوی نے آئی اے این ایس کو بتایا کہ نتیش کمار نے بھی انڈیا اتحاد کی قیادت کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ لیکن اتنے بڑے اتحاد میں قیادت کے فیصلے یکطرفہ نہیں ہوتے ہیں۔ اس کے لیے تمام اتحادی پارٹیوں کے درمیان اتفاق رائے اور مشاورت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اجتماعی طور پر فیصلہ کریں کہ کون لیڈر ہوگا۔ لیڈروں بننے کی خواہش رکھنا فطری بات ہے، لیکن ایسے فیصلوں کا تعلق ذاتی عزائم سے نہیں ہوتا۔ اس دوران کانگریس کے لوک سبھا ایم پی طارق انور نے کہا کہ انڈیا الائنس کئی جماعتوں کا اتحاد ہے اور قیادت کے فیصلے اجتماعی طور پر لیے جائیں گے۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ تنوج پونیا نے کہا کہ اس معاملے پر اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اور پارٹی کے قومی صدر ملکارجن کھرگے سے بات کی جانی چاہیے۔ یہ ایسی چیز نہیں ہے جس پر میڈیا میں بحث کی جائے۔ اگر ممتا بنرجی کے پاس کوئی تجویز ہے تو اسے تمام ممبر پارٹیوں کے درمیان بحث کے لیے پیش کیا جائے اور اراکین کی رائے کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔

مہاراشٹر: سماج وادی پارٹی نے ایم وی اے سے علیحدگی کا اعلان کیا

اکیلے چلنا قابل قبول ہے لیکن فرقہ وارانہ نظریے کا حصہ بننا قطعی طور پر نا قابل قبول ہے: ابوعاصم اعظمی

ممبئی: مہاراشٹر سے ایک بڑی خبر سامنے آ رہی ہے۔ انتخابات میں شکست کا زخم ابھی بھرا بھی نہیں تھا کہ شرد پوار اور ادھو ٹھاکرے کو ایک اور بڑا دھچکا لگا۔ اکھلیش یادو کی سماج وادی پارٹی نے ایم وی اے یعنی مہاوکاس اگھاڑی سے اپنے تعلقات توڑ لیے ہیں۔ ادھو کے قریبی شخص کے بیان کے بعد ایس پی نے خود کو ایم وی اے سے الگ کر لیا ہے۔ دراصل اپوزیشن اتحاد کو بڑا جھٹکا دیتے ہوئے سماج وادی پارٹی نے ہفتہ کو مہاراشٹر وکاس اگھاڑی سے رشتہ توڑ لیا۔ مہاراشٹر کے ایس پی سربراہ ابوعاصم اعظمی نے اس کا اعلان کیا۔ دراصل شیوسینا (یو بی ٹی) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے کے ایک قریبی لیڈر نے بابری مسجد کے انہدام کی سراہنا کی تھی۔ ریاست میں سماج وادی پارٹی کے دو ایم ایل ایز ہیں۔

سماج وادی پارٹی کی مہاراشٹر یونٹ کے سربراہ ابوعاصم اعظمی نے کہا کہ شیوسینا (یو بی ٹی) کی طرف سے ایک اخبار میں ایک اشتہار دیا گیا تھا، جس میں بابری مسجد کو گرانے والوں کو مبارکباد دی گئی تھی۔ جس پر ادھو ٹھاکرے کے لوگوں نے بھی فیس بک پر مسجد کے انہدام کی تعریف کرتے ہوئے پوسٹ کیا ہے۔ اس وجہ سے ہم ایم وی اے چھوڑ رہے ہیں۔ غور طلب ہے کہ سماج وادی پارٹی نے سنیچر کو اعلان کیا کہ اس نے اپوزیشن اتحاد ایم وی اے سے واک آؤٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ معاملہ تب ہوا جب شیوسینا (یو بی ٹی) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے کے قریبی ساتھی نے بابری مسجد کے انہدام کی تعریف کی اور ایک اخبار میں اس کا اشتہار شائع کیا۔ واضح رہے کہ مہاراشٹر میں سماج وادی پارٹی کے دو ایم ایل اے ہیں۔ ایس پی کی مہاراشٹر یونٹ کے سربراہ ابوعاصم اعظمی نے کہا، شیوسینا (یو بی ٹی) کی جانب سے ایک اخبار میں ایک اشتہار دیا گیا تھا جس میں بابری مسجد کو گرانے والوں کو مبارکباد دی گئی تھی۔ جس پر ادھو ٹھاکرے کے ایک قریبی ساتھی نے بھی فیس بک پر مسجد کے انہدام کی تعریف کرتے ہوئے پوسٹ کیا ہے۔ ہم ایم وی اے چھوڑ رہے ہیں۔ میں اس سلسلے میں ایس پی صدر اکھلیش یادو سے بات کر رہا ہوں۔ ابوعاصم اعظمی نے کہا، اگر ایم وی اے میں کوئی ایسی زبان بولتا ہے تو ان میں اور بی جے پی میں کیا فرق ہے؟ ہم ان کے ساتھ کیوں رہیں؟ ابوعاصم اعظمی نے ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے لکھا کہ سماج وادی پارٹی کے لیے مہاراشٹر میں اکیلے چلنا قابل قبول ہے لیکن شیوسینا کے لیے ماویکاس اگھاڑی میں رہتے ہوئے یو بی ٹی کے فرقہ وارانہ نظریے کا حصہ بننا قطعی طور پر نا قابل قبول ہے۔

شام میں باغیوں کا درعا شہر پر بھی قبضہ، حمص میں پیش قدمی

لوگوں کی بڑی تعداد میں نقل مکانی □ شام میں محاذ گرم، اسرائیل نے گولان میں مزید افواج تعینات کردیں

بیروت (ایجنسی) شام میں باغی گروہوں کی تیز رفتار پیش قدمی کے بیچ اسد حکومت نے ایک اور اہم شہر درعا کا کنٹرول کھو دیا ہے۔ باغیوں نے اس اہم شہر کو حکومت کی گرفت سے چھیننے کے بعد صدر بشار الاسد کی حکومت کو ایک اور حیران کن دھچکا دیا ہے۔ شام کی خانہ جنگی کے شروع میں درعا کو "انقلاب کا گہوارہ" کہا گیا تھا۔ سیرین آبزرویٹری فار ہیومن رائٹس کے مطابق جہاں حلب اور حماء حالیہ دنوں میں حکومتی کنٹرول سے چھینے گئے دو دیگر اہم شہر، اسلام پسندوں کی قیادت میں باغی اتحاد کے قبضے میں آ گئے، درعا کو مقامی مسلح گروپوں نے اپنے قبضے میں لے لیا۔ برطانیہ میں قائم آبزرویٹری نے بتایا کہ "مقامی جنگجو گروپوں نے درعا شہر سمیت صوبہ درعا کے زیادہ تر علاقوں پر کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔ اب وہ اس صوبے کے 90 فیصد سے زیادہ حصوں پر کنٹرول رکھتے ہیں، کیونکہ حکومتی فورسز نے پے در پے پسپائی اختیار کر رہی ہیں۔" درعا صوبہ اردن کی سرحد سے ملتا ہے۔ اسد کے اتحادی روس کی ثالثی میں ہونے والی جنگ بندی کے باوجود یہ صوبہ حالیہ برسوں میں بدامنی کی زد میں رہا ہے۔ وہیں شام کے تیسرے سب سے بڑے شہر حمص میں بھی باغیوں کی پیش قدمی جاری ہے۔ جنگ میں شدت کے پیش نظر ہزاروں افراد وسطی شہر حمص سے نقل مکانی کر گئے۔ باغیوں نے جمعہ کے روز حمص کے مضافات میں واقع دو قصبوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ حمص کے دو قصبوں پر قبضہ کرنے اور شہر کا محاصرہ کرنے کے بعد باغی حمص پر قبضے کے لیے ممکنہ طور پر خود کو پوزیشن میں لے لیا۔ واضح رہے کہ پچھلے ہفتے کے دوران باغیوں کی جانب سے کی جانے والی تیز رفتار پیش رفت میں یہ تازہ ترین تھی۔ اب تک اسد کی سرکاری افواج کی جانب سے باغیوں کو بہت کم مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ایک دن پہلے جنگجوؤں نے شام کے چوتھے بڑے شہر حما پر قبضہ کر لیا، جب فوج نے کہا کہ وہ شہر کے اندر لڑائی سے بچنے اور شہریوں کی جان بچانے کے لیے پیچھے ہٹ گئی ہے۔ اس سے قبل جہادی گروپ ہیئت تحریر الشام گروپ (ایچ ٹی ایس) کی قیادت میں باغیوں نے حمص اور دارالحکومت دمشق کی طرف مارچ کرنے کا عزم ظاہر کیا جو بشار الاسد کے اقتدار کا مرکز ہے۔ باغیوں کی پیش قدمی کے بیچ اسد کے علوی فرقے سے تعلق رکھنے والی بڑی آبادی حمص سے فرار ہو رہی ہے اور لوگوں کی بڑی تعداد میں نقل مکانی کے باعث شہر کی شاہراہ پر جام لگ گیا۔ اگر بشار الاسد کی فوج حمص کو کھو دیتی ہے تو یہ حکومت کے لیے ایک شدید دھچکا ہوگا ہے۔ یہ شہر، جس کے کچھ حصے 2014 تک باغیوں کے زیر کنٹرول تھے، دمشق اور شام کے ساحلی صوبوں لطاکیہ اور طرطوس کے درمیان ایک اہم کڑی اور پل ہے، جہاں اسد کو وسیع حمایت حاصل ہے۔ صوبہ حمص رقبے میں شام کا سب سے بڑا ہے اور اس کی سرحدیں لبنان، عراق اور اردن سے ملتی ہیں۔ حکومت ہند نے جمعہ کو شام کے لیے ایک ٹریول ایڈوائزری جاری کی ہے۔ اس میں ہندوستانی شہریوں کو سختی سے مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اگلے احکامات تک شام کا سفر کرنے سے گریز کریں۔ یہ انتباہ شام کی بگڑتی ہوئی صورت حال کے پیش نظر دیا گیا ہے۔ وزارت خارجہ کی جانب سے جاری کردہ ایڈوائزری میں کہا گیا ہے کہ موجودہ صورتحال میں وہاں سفر کرنا انتہائی خطرناک ہے۔ وزارت خارجہ نے ایک پریس ریلیز میں کہا کہ شام کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر ہندوستانی شہریوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اگلے اطلاع تک شام کا سفر کرنے سے گریز کریں۔ ریلیز میں مزید کہا گیا ہے کہ جن لوگوں کے لیے ممکن ہو وہ دستیاب کمرشل پروازوں کے ذریعے جلد از جلد شام چھوڑ دیں۔ دیگر لوگوں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی حفاظت کے حوالے سے مکمل احتیاط کریں۔ اپنی نقل وحرکت کو کم سے کم کر دیں۔ وزارت خارجہ نے جمعہ کو کہا کہ ہندوستان نے شام میں بڑھتے ہوئے تشدد کا نوٹس لیا ہے اور وہاں ہندوستانی شہریوں کی حفاظت کو ذہن میں رکھا ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ شام میں تقریباً 90 ہندوستانی شہری ہیں۔ ان میں سے 14 اقوام متحدہ کے مختلف اداروں میں کام کر رہے ہیں۔

شام میں تیزی سے ہونے والی پیش رفت اور فوج اور مسلح دھڑوں کے درمیان محاذ آرائی کی روشنی میں اسرائیل نے اپنی زیادہ افواج کو شام کی گولان کی پہاڑیوں میں طلب کر لیا۔ اسرائیل نے 1967 سے گولان پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اسرائیلی فوج نے ہفتے کے روز ایک بیان میں اعلان کیا کہ اس نے شام کی سرحد کے قریب گولان کی پہاڑیوں میں اضافی فورسز کو تعینات کر دیا ہے تاکہ خطے میں دفاع کو مضبوط کیا جا سکے اور مختلف حالات کے لیے تیاری کی جا سکے۔ گزشتہ روز اسرائیلی وزیر دفاع یسرائیل کاٹز نے فوج کو اعلیٰ سطح کی تیاری برقرار رکھنے اور شام کی پیش رفت کی نگرانی جاری رکھنے کی ہدایات جاری کیں۔ کاٹز نے مزید کہا کہ فوج کسی بھی منظر نامے کے لیے اور اسرائیل کے سلامتی کے مفادات کے تحفظ کے لیے ہمہ وقت تیار ہے۔ یہ اس وقت ہوا جب مسلح دھڑوں کی تیزی سے پیش قدمی کی اور شام کی مسلح افواج نے بغیر کسی مزاحمت کے کئی مقامات سے پسپائی اختیار کر لی ہے۔ اس پیش رفت پر اسرائیلی سیاسی حلقوں میں حیرانی کا ماحول ہے۔ اسرائیلی انٹیلی جنس کی صورت حال کے جائزے میں دمشق کے جلد گرنے کا امکان ظاہر کیا گیا تھا۔ گزشتہ ہفتے سے مسلح دھڑوں نے حلب پر ادلب سے اچانک حملہ کیا۔ اسے مکمل طور پر اپنے کنٹرول میں لے لیا۔ پھر حماۃ پر قبضہ کیا اور حمص کے شمالی حصے میں داخل ہو کر اسے بھی کنٹرول کرنے کی دھمکی دی ہے۔ اسی وقت مقامی مسلح دھڑوں نے جنوب میں درعا کا کنٹرول سنبھال لیا اور اردن کے ساتھ نصیب سرحدی کراسنگ پر قبضہ کر لیا۔ مقامی دھڑوں نے السویدا شہر پر بھی کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔ وہ شامی فوج سے تعلق رکھنے والے پولیس ہیڈکوارٹر اور دیگر فوجی مقامات میں داخل ہو گئے ہیں۔

غزہ سیز فائر مذاکرات 'آئندہ ہفتے دوبارہ شروع ہونے' کا امکان

غزہ (ایجنسی) حماس کے مذاکراتی وفد کے قریبی ذرائع کے مطابق غزہ میں جنگ بندی اور اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی کے معاہدے کے لیے مذاکرات کا ایک نیا دور آئندہ ہفتے شروع ہونے کا امکان ہے۔ دوسری جانب قطر نے بھی ایسا ہی ایک اشارہ دیا ہے۔ حماس کے مذاکراتی وفد کے قریبی ذرائع میں سے ایک نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر نیوز ایجنسی اے ایف پی کو بتایا کہ غزہ پٹی میں جنگ بندی کے حوالے سے آئندہ ہفتے مذاکرات کے دوبارہ آغاز کا امکان ہے۔ اس عہدیدار کا مزید کہنا تھا ثالثوں کے ساتھ رابطوں کی بنیاد پر ہم توقع کرتے ہیں کہ قاہرہ میں مذاکرات کا ایک نیا دور شروع ہوگا۔ غالباً آئندہ ہفتے جنگ بندی اور یرغمالیوں اور قیدیوں کی رہائی کے بارے میں تجاویز پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ 'اس ذریعے کا مزید کہنا تھا مصر، قطر، ترکی اور دیگر فریق غزہ کی جنگ اور اسرائیلی کارروائیوں کو رکوانے کے لیے قابل ستائش کوششیں کر رہے ہیں۔' قطر گزشتہ کئی مہینوں سے امریکہ اور مصر کے ساتھ مل کر جنگ بندی مذاکرات میں ثالثی کر رہا تھا لیکن گزشتہ ماہ اس نے اپنی کوششوں کو معطل کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا تھا کہ اسرائیل اور حماس کو اپنی آمادگی اور سنجیدگی کا مظاہرہ کرنے " کی ضرورت ہے۔ تاہم گزشتہ جمعرات کو یہ خبریں بھی سامنے آئی تھیں کہ قطر نے اپنی ثالثی کوششیں دوبارہ شروع کر دی ہیں۔ حماس کے سیاسی بیورو کے رکن باسم نعیم نے ہفتے کے روز نیوز ایجنسی اے ایف پی کو بتایا کہ اس گروپ نے رواں ہفتے ثالثوں کو مطلع کیا تھا کہ وہ جنگ کے خاتمے اور اس جنگ بندی پر عمل درآمد کے لیے کسی معاہدے تک پہنچنے میں لچک دکھانے کے لیے تیار ہے۔' قطر کے وزیر اعظم نے بھی ہفتہ سات دسمبر کے روز کہا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کے دوبارہ امریکی صدر منتخب ہونے کے بعد سے غزہ میں جنگ بندی اور یرغمالیوں کی رہائی کے معاہدے کو یقینی بنانے کے لیے مذاکرات کی رفتار واپس آ رہی ہے۔ شیخ محمد بن عبدالرحمان بن جاسم الثانی نے سیاسی مکالمے کے لیے دوحہ فورم کو بتایا ہم نے امریکی انتخابات کے بعد محسوس کیا ہے کہ مذاکرات کی رفتار واپس آ رہی ہے۔' غزہ پٹی میں طبی حکام کے مطابق ہفتے کے روز بھی اسرائیلی حملوں میں کم از کم 20 فلسطینی ہلاک ہو گئے۔ اسرائیلی فوج نے غزہ شہر اور رفح میں ان مبینہ حملوں کے حوالے سے فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ مقامی رہائشیوں اور طبی ماہرین کے مطابق مرنے والے ان بیس افراد میں سے کم از کم آٹھ عام شہری تھے۔ نیوز ایجنسی روئٹرز کے مطابق یہ بھی واضح نہیں کہ آیا باقی مارے جانے والے فلسطینی عسکریت پسند تھے۔ دریں اثنا حماس کے زیر کنٹرول غزہ کی وزارت صحت نے ہفتے کے روز بتایا کہ سات اکتوبر 2023 سے جاری اسرائیلی فوجی کارروائیوں میں غزہ پٹی میں اب تک کم از کم 44,664 انسان ہلاک اور 105,976 زخمی ہو چکے ہیں۔ غزہ میں جنگ کا آغاز سات اکتوبر 2023ء کو اس وقت ہوا تھا، جب حماس کی زیر قیادت فلسطینی عسکریت پسندوں نے جنوبی اسرائیلی علاقوں پر دہشت گردانہ حملہ کر کے 1,200 افراد کو ہلاک کر دیا اور تقریباً 250 کو یرغمال بنا لیا تھا۔

ویتنام میں اربوں ڈالر کے ہائی اسپیڈ ریلوے منصوبے کی منظوری

ویتنام (ایجنسی) ویتنام نے دارالحکومت ہنوئی سے جنوب میں واقع ملک کے سب سے بڑے شہر ہوچی من تک 630 بلین یورو کی لاگت سے ہائی اسپیڈ ریلوے لائن تعمیر کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس سروس سے یکطرفہ سفر میں تقریباً پچیس گھنٹے کی کمی آئے گی۔ ویتنامی حکومت کا کہنا ہے کہ اس ہائی اسپیڈ ریلوے منصوبے کے ذریعے نہ صرف ملکی معیشت کو فروغ ملے گا بلکہ ویتنام کی عالمی ساکھ میں بھی بہتری آئے گی، جو غیر ملکی سرمایہ کاروں کو ملک میں سرمایہ کاری کی طرف راغب کرے گی۔ پارلیمنٹ کی ویب سائٹ پر جاری کردہ بیان کے مطابق قومی اسمبلی نے ملک کے شمالی اور جنوبی حصے کو جوڑنے والے مرکزی راستے پر ہائی اسپیڈ ریلوے منصوبے کے لیے سرمایہ کاری کی پالیسیوں پر ایک قرارداد کی منظوری دی ہے۔ یہ 1500 کلومیٹر طویل ریلوے لائن شمال میں دارالحکومت ہنوئی سے لے کر جنوب میں واقع تجارتی مرکز اور ملک کے سب سے بڑے شہر ہوچی من، جو پہلے سائیگون کے نام سے جانا جاتا تھا، تک بچھائی جائے گی۔ ریلوے لائن کی تعمیر کا آغاز 2027ء میں متوقع ہے جبکہ منصوبے کی تکمیل کے بعد 2035ء تک ٹرینوں کی آمد و رفت کا باقاعدہ آغاز ہو جائے گا۔ تاہم ویتنام کو ماضی میں بھی اپنے تعمیراتی منصوبوں کی تکمیل میں تاخیر کا سامنا رہا ہے۔ اس ریلوے ٹریک کا 60 فیصد حصہ پلوں پر تعمیر کیا جائے گا، 10 فیصد حصہ سرنگوں سے گزرے گا اور باقی 30 فیصد حصہ زمین پر بنایا جائے گا۔ تاہم منصوبے کے لیے فنڈز کی تفصیلات ابھی تک غیر واضح ہیں۔ یہ ریلوے لائن 20 مختلف صوبوں اور شہروں سے گزرے گی۔ اس راستے پر 23 مسافر اسٹیشن اور پانچ مال برداری اسٹیشن ہوں گے۔ اس ریلوے لائن کا مقصد نہ صرف عوام کو سفری سہولیات کی فراہمی ہے بلکہ یہ مختلف اشیاء، بشمول دفاعی ساز و سامان، کی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی کے لیے بھی استعمال کی جائے گی۔ اس منصوبے کے سبب ٹرین کے سفر کا وقت 30 گھنٹوں سے کم ہو کر صرف پانچ گھنٹے رہ جائے گا۔ نائب وزیر برائے ٹرانسپورٹ نگوین زنگ ہوئی کا کہنا ہے کہ مختلف مطالعات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ ملک کے شمالی اور جنوبی حصوں کے درمیان سفر کے لیے موجودہ ذرائع ناکافی ہیں، اور وہاں نقل و حمل کے تیز رفتار نظام کی ضرورت ہے۔ ان کے مطابق یہ منصوبہ ٹرانسپورٹ کے نظام کو موثر بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا اور ویتنام کی ترقی کے نئے دور میں قدم رکھنے کے لیے ایک سنگ میل ثابت ہوگا۔

اسرائیل کے گزشتہ روز حملوں میں 20 فلسطینی شہید

غزہ کے اسپتال پر اسرائیلی حملے میں 29 افراد شہید □ غزہ میں جنگ بندی کے مذاکرات دوبارہ شروع ہوگئے: حماس

غزہ، 7 دسمبر (یو این آئی) اسرائیل کی طرف سے نسل کشی کردہ غزہ کی پٹی کے مرکز پر حملے میں 6 بچوں اور 5 خواتین سمیت کم از کم 20 فلسطینی شہید ہو گئے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے غزہ کی پٹی کے وسطی علاقے میں واقع نصرت پناہ گزین کیمپ میں "النادی" خاندان سے تعلق رکھنے والے ایک مکان پر بمباری کی۔ اس حملے میں 6 بچوں اور 5 خواتین سمیت کم از کم 20 فلسطینی اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ نشانہ بنائی گئی رہائش گاہ کے جوار میں موجود 46 افراد اس حملے میں زخمی ہو گئے۔ اسرائیلی جنگی طیاروں کی بمباری سے مذکورہ مکان منہدم ہو گیا اور آس پاس کے مکانات کو بھی نقصان پہنچا۔ غزہ کی سول دفاعی ٹیمیں حملہ ہونے والے علاقے میں لاپتہ انسانوں کی تلاش میں ہیں۔ غزہ کی پٹی پر 7 اکتوبر 2023 سے اسرائیل کے حملوں میں تقریباً 17 ہزار 492 بچے اور 11 ہزار 979 خواتین سمیت 44 ہزار 612 فلسطینی جاں بحق اور 105 ہزار 834 افراد زخمی ہوئے۔ ملبے تلے اب بھی ہزاروں افراد ہلاک ہوئے ہیں، تو ہسپتالوں اور تعلیمی اداروں کو نشانہ بنا کر شہریوں کے انفراسٹرکچر کو بھی تباہ کیا جا رہا ہے۔

شمالی غزہ میں کمال عدوان اسپتال پر اسرائیلی حملے میں کم از کم 29 افراد شہید ہو گئے۔ غزہ کی سول ڈیفنس ایجنسی کا کہنا ہے کہ شمالی شہر بیت لاہیا کے کمال عدوان اسپتال کے ارد گرد اسرائیلی حملوں میں طبی عملے سمیت 29 افراد شہید ہوئے ہیں۔ اسپتال کے ڈائریکٹر حسام ابو صفیہ نے اے ایف پی کو بتایا کہ اسپتال کے شمالی اور مغربی اطراف میں فضائی حملوں کا ایک سلسلہ تھا جس میں شدید اور براہ راست فائرنگ کی گئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ عملے کے چار ارکان شہید ہوئے۔ سول ڈیفنس ایجنسی کے ترجمان محمود بسال نے ظلتایا کہ جمعہ کی صبح سے کمال عدوان اسپتال کے ارد گرد اسرائیلی گولہ باری کے نتیجے میں درجنوں زخمی بھی ہوئے ہیں۔ بسال نے کہا کہ اسرائیلی فوج اسپتال میں داخل ہوئی اور مریضوں کو باہر نکالا اور متعدد فلسطینیوں کو گرفتار کیا، چھاپے کے بعد ہسپتال میں کوئی سرجن نہیں بچا۔

حماس کے عہدیدار کا کہنا ہے کہ غزہ میں جنگ بندی کے مذاکرات دوبارہ شروع ہو گئے ہیں۔ حماس کے ایک اہلکار نے کہا کہ بین الاقوامی ثالثوں نے غزہ میں جنگ بندی پر فلسطینی گروپ اور اسرائیل کے ساتھ دوبارہ مذاکرات شروع کر دیے ہیں اور وہ پُرامید ہیں کہ 14 ماہ سے جاری جنگ کے خاتمے کے لیے کوئی معاہدہ ہو جائے گا۔ جنگ بندی کے مذاکرات گزشتہ ماہ اس وقت روک دیے گئے تھے جب قطر نے اسرائیل اور حماس کے درمیان پیش رفت نہ ہونے پر مایوسی کی وجہ سے مصر اور امریکہ کے ثالثوں کے ساتھ مذاکرات معطل کر دیے تھے۔ خبر رساں ایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس سے بات کرنے والے حماس کے سیاسی بیورو کے ایک اہلکار باسم نعیم کے مطابق حالیہ دنوں میں لڑائی کے خاتمے، غزہ سے اسیران کی رہائی اور اسرائیل میں فلسطینی قیدیوں کی رہائی کے لیے کوششوں کی "دوبارہ سرگرمی" ہوئی ہے۔

غزہ جنگ جاری رہنے سے بین الاقوامی سیکیورٹی نظام کمزور ہو رہا: سعودی عرب

ریاض (ایجنسی) سعودی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان نے کہا ہے کہ غزہ کی پٹی میں جنگ کا جاری رہنا اور اس کی علاقائی توسیع بین الاقوامی سلامتی کے نظام کو کمزور کر رہی ہے۔ سعودی وزیر خارجہ نے ہفتہ کو بحرین کے دارالحکومت منامہ میں بیسویں علاقائی سلامتی فورم "منامہ ڈائیلاگ 2024" کے افتتاحی اجلاس کے دوران اپنے خطاب میں مزید کہا کہ امن کے قیام کے لیے بین الاقوامی اختیار کے حصول کی کوششوں میں رکاوٹیں ڈالنے والے تمام فریقوں سے مضبوط محاذ آرائی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بین الاقوامی برادری کو غزہ میں جنگ بندی تک پہنچنے کے لیے اپنی کوششیں تیز کرنا ہوں گی۔ واضح رہے کہ باخبر ذرائع نے چند روز قبل انکشاف کیا تھا کہ اسرائیلی فریق نے ایک نئی تجویز پیش کی تھی جس میں 42 سے 60 دن کے درمیان عارضی جنگ بندی کی شرط رکھی گئی تھی۔ اگست کے مہینے میں پیش کی گئی سابق تجویز میں صرف 42 دن کے لیے جنگ بندی کی شرط رکھی گئی تھی۔ نئی تجویز میں تمام زندہ خواتین قیدیوں، 50 سال سے زیادہ عمر کے تمام مرد اور نازک طبی حالات میں مبتلا قیدیوں کی رہائی کی شرط بھی رکھی گئی ہے۔ گزشتہ تجویز میں ان زمروں میں سے 33 اسرائیلی قیدیوں کو زندہ رہا کرنے کی شرط رکھی گئی تھی۔ فلسطینی پٹی میں گزشتہ سال اکتوبر سے اب تک تقریباً 100 اسرائیلی زیر حراست ہیں۔ بعض اسرائیلی اندازوں کے مطابق ان میں سے صرف 50 زندہ ہیں۔ دونوں فریقوں کے درمیان ثالثوں (امریکہ، مصر اور قطر) کے ذریعے مذاکرات کے کئی دور ہوئے لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا ہے۔ وائٹ ہاؤس کے قومی سلامتی کے مشیر جیک سلیوان نے گزشتہ اتوار کو اعلان کیا تھا کہ قیدیوں کے تبادلے کے حوالے سے مذاکرات کار ابھی تک کسی نتیجہ پر نہیں پہنچے ہیں۔ یاد رہے منامہ ڈائیلاگ اپنے 20 ویں ایڈیشن میں 6 سے 8 دسمبر 2024 کے دوران مشرق وسطیٰ کے خطے میں خارجہ پالیسی، دفاع اور سلامتی کے سب سے اہم چیلنجوں پر بھی بات کر رہا ہے۔

ایران کا اب تک کا سب سے بڑا اور بھاری اسپیس کارگو مدار میں داخل

تہران (ایجنسی) ایران کے ڈپٹی منسٹر آف کمیونیکیشن اور اسپیس آرگنائزیشن کے چیف حسن سالاریہ نے کہا کہ یہ لانچ ایران کی اسپیس ٹیکنالوجی میں ایک تاریخی کامیابی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سمنان 1 آربیٹل ٹرانسفر بلاک کا پہلا اور بیٹل ٹیسٹ ایران میں کیا گیا۔ سالاریہ نے بتایا کہ ٹرانسفر بلاک سیٹلائٹس کو ہائی الٹیٹیوڈ پر پہنچانے اور مدار میں رکھنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں لہذا اسپیس ٹیکنالوجی میں یہ بہت اہم ہیں۔ انکا کہنا تھا کہ فی الحال بلاک سے دو طرفہ رابطہ بحال ہے اور ٹیسٹنگ جاری ہے۔

شامی اپوزیشن گروپ حمص شہر پر حملے کی راہ ہموار کرنے میں مصروف

صنعا (ایجنسی) شام میں مسلح اپوزیشن گروپوں کے اس اعلان کے ساتھ کہ وہ حمص کے وسطی حصے کے قریب پہنچ گئے ہیں، شہر کی فضاؤں میں ڈرون طیاروں کے جھنڈ دیکھے گئے۔ العربیہ کے ذرائع نے آج ہفتے کے روز بتایا کہ اپوزیشن گروپ "شاہین" ڈرون طیاروں کے ذریعے شہر پر حملے کی راہ ہموار کر رہے ہیں۔ تحریر الشام تنظیم نے گذشتہ شام ٹیلی گرام پر اپنی پوسٹ میں بتایا تھا کہ "اس کی فورسز نے حمص شہر کے کنارے آخری گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے"۔ اس سے قبل اپوزیشن گروپوں نے حمص صوبے کے شمالی دیہی علاقے پر کنٹرول حاصل کر لیا تھا۔ ان گروپوں نے شامی فوج کے عناصر پر زور دیا ہے کہ وہ منحرف ہو جائیں اس لیے کہ یہ ان کے پاس آخری موقع ہے۔ اپوزیشن گروپوں کے حمص پر قبضے کا مقصد دارالحکومت دمشق کو شامی ساحل سے منقطع کرنا ہے جہاں علوی فرقے نے قدم جما رکھے ہیں۔ شامی صدر بشار الاسد کا تعلق اسی فرقے سے ہے۔ یہاں روس کے بحری اور فضائی اڈے بھی واقع ہیں۔ اس وجہ سے، بہت سے تجزیہ کاروں کے نزدیک یہ لڑائی آسان نہیں ہوگی بلکہ وہ اسے حقیقی معرکہ قرار دے رہے ہیں۔ ادھر ایک شامی فوجی ذریعے نے باور کرایا ہے کہ حمص کے شمال سے اپوزیشن گروپوں کی کسی بھی پیش قدمی کو ایران کی حمایت یافتہ حزب اللہ کی فورس کا سامنا ہوگا۔ یہ فورس وہاں سرکاری فوج کے دفاع کو مضبوط بنانے کے لیے تعینات ہے۔ اس سے قبل اپوزیشن گروپوں نے شام کے جنوب میں درعا اور السویداء کا کنٹرول سنبھال لیا۔ دوسری جانب کرد اور عرب جنگجوؤں پر مشتمل "سیرین ڈیموکریٹک فورسز" (ایس ڈی ایف) نے دیر الزور صوبے کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ ملک کے مشرقی حصے میں واقع صحرائی علاقوں میں یہ بشار حکومت کی توجہ کا مرکز ہے۔ اسی طرح ایس ڈی ایف نے جمعے کے روز عراق کے ساتھ سرحد پر البوکمال گزرگاہ پر بھی قبضہ کر لیا۔

40 سال قبل لاپتا ہونے والا لبنانی شامی باغیوں کی فتح کے بعد حماۃ کی جیل سے برآمد

حماۃ (دمشق)، 7 دسمبر (یو این آئی) 40 سال قبل لاپتا ہونے والا ایک لبنانی شامی باغیوں کی فتح کے بعد حماۃ شہر کی جیل سے برآمد ہوا۔ الجزیرہ کی ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ روز شام کے شہر حماۃ پر جب باغیوں نے کنٹرول حاصل کیا تو انھوں نے شہر کے جیل کے دروازے کھول دیے اور قیدیوں کو رہا کر دیا، جس کے بعد بڑے رقت آمیز مناظر دیکھے گئے، الجزیرہ نے ایک ویڈیو بھی شیئر کی ہے۔ دوسری طرف شامی سوشل میڈیا پر سینٹرل جیل سے رہا ہونے والے قیدیوں کی فہرست بھی زیر گردش ہے، جس میں لبنانی خانہ جنگی کے دوران شامی افواج کے ہاتھوں گرفتاری کے بعد غائب ہونے والا ایک لبنانی بھی شامل ہے۔ رپورٹس کے مطابق اس جیل میں زیادہ تر قیدی وہ تھے جنھیں بشار حکومت نے باغی سمجھ کر بغیر مقدمات قید کر رکھا تھا، جہاں وہ کئی دہائیوں سے قید تھے اور ان کے رشتہ دار انھیں تلاش کر رہے تھے یا انھیں مردہ سمجھ لیا تھا۔ ایک ایسی تصویر بھی سامنے آئی جو شمالی لبنان کے شہر عکار کے ایک 60 سالہ شخص کی تھی، جو تقریباً 40 سال قبل لاپتا ہو گیا تھا، حماۃ کی جیل سے نکلنے والے اس شخص کی تصویر چند گھنٹوں کے دوران جنگل کی آگ کی طرح پھیلی۔ ان کے کچھ پڑوسیوں اور جاننے والوں نے جب تصویر دیکھی تو کہا کہ وہ علی حسن العلی سے بہت مشابہت رکھتا ہے، علی کو شامی فوج نے چالیس سال قبل گرفتار کیا تھا، تاہم ابھی تک اس شخص کی درست شناخت کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔

روس میں بچوں کے بغیر زندگی کی ترویج و تشہیر اب قابل سزا جرم

ماسکو (ایجنسی) روس میں آبادی میں کمی کا بحران شدت اختیار کر چکا ہے، اور اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے حکومت نے ایک نیا قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ روسی قانون سازوں نے ایک نیا قانون منظور کیا ہے جو کہ روسی شہریوں کی والدین بنے بغیر زندگی گزارنے کی حوصلہ افزائی کرنے والے مواد کی تشہیر پر پابندی عائد کرتا ہے۔ یہ فیصلہ ایک ایسے وقت پر کیا گیا ہے، جب روس میں شرح پیدائش اپنی کم ترین سطح پر پہنچ چکی ہے اور صدر ولادیمیر پوٹن نے روسی خاندانوں پر زور دیا ہے کہ وہ زیادہ بچے پیدا کریں۔ روسی پارلیمان کے ایوان زیریں دوما کے اسپیکر ویاچسلاف ولودن نے اس اقدام کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا، "ہمیں اپنی نوجوان نسل کو اس نظریے سے محفوظ رکھنا ہے جو انٹرنیٹ، میڈیا، فلموں اور اشتہارات کے ذریعے عام لوگوں میں بچوں کے بغیر زندگی کے رویے کو فروغ دے رہا ہے۔" ولودن نے یہ بھی کہا، "ہم بچوں، خاندانوں اور روایتی اقدار کے تحفظ کے لیے ایک مضبوط قانونی ڈھانچہ تشکیل دے رہے ہیں۔" یہ بل پارلیمنٹ میں پہلی بار پیش کیا گیا ہے اور اس کی منظوری کے بعد اب اسے مکمل قانون بننے کے لیے مزید دو مراحل سے گزرنا ہو گا۔ ولودن نے اسے "نظریاتی جنگ" کا حصہ قرار دیا، جس میں 2023ء میں روسی سپریم کورٹ کی جانب سے ہم جنس پرستوں کے حقوق کی بین الاقوامی تحریک پر پابندی لگانے کے فیصلے کی گونج سنائی دیتی ہے۔ ایک روسی خاتون نے اس بارے میں ڈی ڈبلیو سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ خبر ان کے لیے شدید صدمے کا باعث بنی۔ انہوں نے اسے روس میں "خواتین کے حقوق کو مزید محدود کرنے کی ایک اور کوشش" کا نام دیا۔ اس قانون کے تحت روس میں اگر کوئی شخص بچوں کے بغیر زندگی گزارنے کی ترغیب دے گا، تو اسے چار لاکھ روبل (تقریباً چار ہزار یورو) تک کا جرمانہ کیا جا سکے گا۔ اس کے علاوہ یہی خلاف ورزی اگر کسی کاروباری ادارے کی طرف سے کی جائے گی تو اسے پانچ ملین روبل تک کا جرمانہ کیا جا سکے گا۔ اس نئے روسی قانون کے مسودے میں یہ بھی طے کر دیا گیا ہے کہ اگر روس میں اس قانون کی خلاف ورزی کوئی غیر ملکی شہری کرے گا، تو اسے ملک بدری کی سزا کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے۔ یہ مسودہ قانون ایک ایسے وقت پر منظور کیا گیا ہے، جب روس میں بچوں کی شرح پیدائش پچھلے 25 برسوں کے دوران اپنی نچلی ترین سطح پر پہنچ چکی ہے۔ روسی خاتون رکن پارلیمان ایلویرا آئیتکولوفا نے، جو اس قانونی بل کے محرکین میں شامل تھیں، وضاحت کرتے ہوئے کہا، "روس میں 22 فیصد جوڑوں کے بچے نہیں ہیں۔ اور انہیں انسانوں کے سماجی رویوں پر اثر انداز ہونے والے موقف اور ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ مخصوص طرز زندگی کی تشہیر کے ساتھ اس بات کا قائل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ جیسے بچوں کے بغیر زندگی گزارنا معمول کی بات ہے۔"

اکیس دسمبر کو عالمی یوم مراقبہ، اقوام متحدہ نے قرارداد منظور کی

اقوام متحدہ 07 دسمبر (یو این آئی) اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 21 دسمبر کو "عالمی یوم مراقبہ" کے طور پر قرار دینے کی قرارداد منظور کی ہے۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق اس تجویز میں ہندوستان، سری لنکا، نیپال، میکسیکو، لیکٹنسٹائن اور اندورا نے اہم کردار ادا کیا۔ اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل نمائندے پروتینی ہریش نے جمعہ کو "ایکس" پر اپنی پوسٹ میں کہا، "2014 میں 21 جون کو بین الاقوامی یوگا ڈے کے طور پر منانے میں ہندوستان نے اہم کردار ادا کیا تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ ہندوستان اور کور گروپ کے دیگر ممالک نے آج اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں متفقہ طور پر 21 دسمبر کو عالمی یوم مراقبہ کے طور پر قرار دینے کی قرارداد منظور کرنے میں رہنمائی کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمہ گیر انسانی فلاح و بہبود میں ہندوستان کی قیادت ہمارے تہذیبی میکسم واسودھیو کٹمبکم سے جنم لیتی ہے پوری دنیا ایک خاندان ہے۔ 21 دسمبر موسم سرما سنکرانتی کا دن ہے جو ہندوستانی روایت میں اترائن کے آغاز کی نشاندہی کرتا ہے۔ سال کا ایک اچھا وقت، خاص طور پر باطنی عکاسی کے لیے۔ ہندوستان نے 2014 میں اقوام متحدہ کی طرف سے 21 جون کو بین الاقوامی یوگا ڈے کے طور پر اعلان کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا، جو کہ موسم گرما کی سنکرانتی کا دن ہے۔ ایک دہائی میں یہ ایک عالمی تحریک بن گئی ہے جس کی وجہ سے پوری دنیا میں عام لوگ یوگا کی مشق کر رہے ہیں اور اسے اپنی روزمرہ کی زندگی کا حصہ بنا رہے ہیں۔

اپنی نسلوں کو سنوارنے کیلئے حضرت فاطمہؑ کی تعلیمات کو مشعلِ راہ بنانا ہوگا: مولانا میثم زیدی

شبیہ روضہ زینبیہ میں 7 روزہ مجالس بعنوان '46واں روح پرور اجتماع' جاری

لکھنؤ (پریس ریلیز)۔ راجہ جی پورم کے تکیت رائے تالاب واقع شبیہ روضہ زینبیہ میں ثانئ زہرا کمیٹی کے زیر اہتمام خاتون جنت، شہزادئ کونینؑ، مادر حسنینؑ، دل بند مصطفیٰؐ، زوجہ مرتضیٰؑ، حضرت فاطمہ زہراؑ کی دلسوز شہادت کے سلسلہ میں سات روزہ مجالس بعنوان '46واں روح پرور اجتماع' کا اہتمام 2 دسمبر سے 8 دسمبر تک روضہ کے طاہر جرولی ہال میں صبح 10 بجے سے جاری ہے۔ مجالس کا آغاز تلاوت ربانی سے ہو رہا ہے جس کے بعد شعرا بارگاہ معصومہ کونینؑ میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ اس کے بعد مقامی و بیرونی علما، ذاکرین وخطیب اہل بیت روزانہ پانچ مجالس کو خطاب کر رہے ہیں۔ دوران مجلس نذر مولی کا اہتمام بھی کیا گیا ہے اور پروگرام میں تعاون کرنے والے مومنین کے مرحومین کیلئے فاتحہ خوانی بھی ہو رہی ہے۔

کمیٹی کے سکریٹری آفتاب رضوی نے پروگرام کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ سنیچر 7 دسمبر کو پہلی مجلس ٹھیک 10:15 بجے تلاوت ربانی سے شروع ہوئی جس کے بعد شجاع عباس نے پیش خوانی کی اور زوار حسین نے مرثیہ پیش کیا۔ 11:15 بجے ذرے لکھنوی کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید اختر حسین رضوی، دن میں ایک بجے ہلال نقوی کی پیش خوانی کے بعد مولانا میثم زیدی، شام 6 بجے ہلال نقوی کے منظوم نذرانہ عقیدت کے بعد مولانا مرزا جعفر عباس اور اس دن کی آخری مجلس شام 7 بجے ہوئی جس میں اختر اعظمی کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید باقر علی زیدی نے مجلس کو خطاب کیا۔

مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا میثم زیدی نے تعلیمات جناب سیدہ، عظمت دختر رسولؐ اور سیرت خاتون جنت پر سیر حاصل گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ حضرت فاطمۃ الزہراؑ کی ذات مقدسہ خواتین کے لیے رول ماڈل ہے۔ ہم زندگی کے تمام پہلوؤں میں اس عظیم ہستی سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمیں اپنی نسلوں کو سنوارنے کے لیے اس ذات مقدسہ کی تعلیمات کو مشعل راہ بنانا ہوگا جنہیں نبی کریمؐ نے اپنے جگر کا ٹکڑا قرار دیا ہے۔ یہ وہ ذات ہیں جو رحمت اللعالمینؐ کے لیے بھی رحمت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکباز معاشرے کی تشکیل کے لیے پاکیزہ تربیت اولین شرط ہے اور یہ اسی صورت ممکن ہے جب ان ہستیوں سے فیض حاصل کیا جائے جن کی پاکیزگی کا گواہ خود اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے۔ مولانا نے مزید کہا کہ سیدۃ النسا العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا محسن اسلام ہیں۔ ان کی صداقت و عصمت پر خالق کائنات خود گواہ ہے۔ دین اسلام کے خلاف یزید لعین کے منصوبوں کو خاک میں ملانے والے امام عالی مقام حضرت امام حسینؑ کی تربیت و پرورش اس عظیم ماں کی آغوش میں ہوئی۔ جناب سیدہؑ وہ برگزیدہ ہستی ہیں جن کے احترام میں سردار الانبیاء کھڑے ہو جاتے تھے۔ دختر رسول کا احترام سنت رسولؐ ہے اور ہر کلمہ گو پر واجب ہے۔ انہوں نے اس بات پر تاکید کی کہ خاتون جنت کی زندگی کے مختلف پہلوؤں اور اعلیٰ کردار کو نصاب تعلیم کا حصہ بنایا جائے۔ مولانا نے بی بی فاطمہ زہرا پر گزری مصیبتوں بیان کرتے ہوئے کہا کہ بی بی نے خود یہ مرثیہ پڑھا کہ اے بابا! آپ کے بعد مجھ پر اتنے ستم ڈھائے گئے کہ اگر یہ روشن دنوں پر پڑتے تو وہ سیاہ راتوں میں بدل جاتے۔ مولانا نے شہزادئ کونین پر گزرے مصائب کا منظر بیان کیا جسے سن کر یہاں موجود عزادار اشکبار ہو گئے۔

مسٹر آفتاب رضوی نے مزید بتایا کہ اتوار 8 دسمبر کو پہلی مجلس ٹھیک 10:15 بجے تلاوت ربانی سے شروع ہوگی جس کے بعد منظر کانپوری پیش خوانی کریں گے اور مولانا سید ثمر حیدر زیدی مجلس کو خطاب کریں گے۔ 11:15 بجے فرید مصطفیٰ کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید عباس ارشاد نقوی مجلس کو خطاب کریں گے۔ ایک بجے دن میں نیر مجیدی کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید علی رضوان زید پوری مجلس کو خطاب کریں گے۔ انہوں نے خصوصی طور سے یہ بھی بتایا کہ اتوار 8 دسمبر کو فاتحہ کوفہ وشام ثانی زہرا جناب زینب کبریٰ کی المناک شہادت کے موقع پر مردانی مجالس کے بعد یعنی دو بجے دن سے خواتین کا پروگرام شروع ہوگا اور شب میں سات بجے زنانی مجلس ہوگی جسے ذاکرہ سیدہ قدسیہ زیدی خطاب کریں گے اور بعدہ مجلس مستورات شبیہ تابوت جناب زینب برآمد کریں گی۔

لکھنؤ چھوٹے امام باڑے میں عزائے فاطمیہ پر لگی نمائش کو دیکھنے پہنچے اسکولی بچوں کو حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی زندگی کے متعلق بتاتے ہوئے مولانا محمد میاں عابدی۔

ٹانڈہ میں حضرت فاطمہ زہراؑ کے یوم شہادت پر مجلس کا انعقاد

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) شہر میں واقع حسینی ہال میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت پر منعقدہ مجلس خمسہ مولانا نذر محمد زیبی کی مجلس کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی، مجلس سے خطاب کرتے ہوئے جناب زیبی نے کہا کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا مثالی ہیں۔ دنیا کی عورتوں کا نہیں، دنیا کی عورتوں کا حساب جنت ہے، جس کی حیثیت پیغمبر اسلام نے قائم کی۔ یہ دکھایا اور بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود جن کی تعریف میں اٹھتے تھے، اپنے مخصوص انداز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو پیش آنے والے مصائب کو بیان کرتے ہوئے سب کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتی تھیں۔ مجلس کا آغاز کلام پاک کی تلاوت سے ہوا، جس کے بعد خادمین زہرا کی جانب سے منعقدہ مجلس میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

قرآن پاک کی حفاظت کا ایک اہم ذریعہ حفظ قرآن ہے: شاہ محمد علی عارف

ایودھیا/ مدرسہ جامعۃ الحق قدیم خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف میں ختم قرآن پاک کے موقع پر ایک تقریب کا انعقاد بانی ادارہ شاہ محمد علی عارف عرف صبو میاں سجادہ نشین خانقاہ حضور شیخ العالم کی سرپرستی میں کیا گیا جس کا آغاز جامعۃ الحق کے طالب علم نے تلاوت قرآن پاک سے کیا اور متعدد نعت خواں حضرات نے نعت رسول کا نذرانہ عقیدت پیش کیا تقریب سے خطاب کرتے ہوئے صاحب سجادہ شاہ محمد علی عارف نے کہا کہ عرس شیخ العالم کی تقریبات کا آغاز ہونے کے بعد پورا شہر ردولی مخدومی رنگ میں ڈوبا ہوا ہے عرس کی بہاریں اپنے شباب پر ہیں خوشیوں کے اسی دور میں مدرسہ جامعۃ الحق کی یہ تقریب اہل سلسلہ واہالیان ردولی کی خوشی میں مزید اضافے کا باعث ہے الحمدللہ مدرسہ جامعۃ الحق کے قیام کا جو مقصد تھا آج اس سلسلے کی پہلی جماعت قوم کو پیش کرتے ہوئے نہایت خوشی ہو رہی ہے آپ سب اس موقع پر مبارک باد کے مستحق ہیں آپ سب کی محبتیں اور تعاون سے ادارہ شاہراہ ترقی پر گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا مختلف ذرائع سے جو بندوبست کیا ان میں ایک ذریعہ حفظ قرآن کا ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر ایک خاص انعام یہ کیا کہ انہیں غیر معمولی حافظے عطا فرمائے تاکہ قرآن کریم اہل علم کے سینوں میں تاقیامت محفوظ رہے آج مدارس حفاظ کے ذریعے اس مشن کو اپنا کر رضائے الٰہی کو حاصل کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو بلا امتیاز رنگ و نسل اور بلا تفریق قوم وملک سارے عالم کے لیے یکساں بطور ہدایت نازل کیا ہے جو تاقیامت تمام لوگوں کے لیے ایک مکمل ضابطہ حیات اور قابل عمل ہے۔ اس موقع پر حفظ قرآن کرنے والے طلبہ کو شاہ عطو میاں فاروقی کی طرف سے شال پیش کیا گیا جبکہ اور بھی مخیر حضرات نے تحائف پیش کیا تقریب میں پرنسپل ادارہ مولانا قاری محمد سلیم چشتی صابری شاہ محمد عثمان شاہ عامر تبریز شاہ اقبال شاہ فرید قاضی شکیب وغیرہ موجود رہے پروگرام کا اختتام پر تکلف ناشتہ صلوۃ وسلام اور صبو میاں کی دعا پر ہوا

نوجوان پر چاقو حملے کی ملزمہ گرفتار

سہارنپور: 07 دسمبر (یو این آئی) اترپردیش کے ضلع سہارنپور میں دیوبند کوتوالی پولیس نے ہفتہ کو ایک لڑکی کو تنازع کے بعد نوجوان پر چاقو حملہ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ پولیس انسپکٹر دیوبند سنیل ناگر نے بتایا کہ ایک دن پہلے جمعہ کو سمیر چند نے دیوبند کوتوالی میں نندنی کے خلاف اس کے بیٹے موہن کے ساتھ گالم۔ گلوج کر جان سے مارنے کی نیت سے چاقو سے حملہ کرنے کی رپورٹ درج کرائی تھی۔ سمیر چندر کا کہنا تھا کہ کرائے کے پیسے مانگنے کے سلسلے میں ان کے بیٹے موہن اور نندنی کے درمیان تنازع ہوگیا تھا۔ پولیس نے نندنی کے پاس سے چاقو برآمد کرلیا ہے اور اسے عدالت میں پیش کردیا ہے۔

گنا اور چینی صنعت یوپی معیشت کی بنیاد: نریش چودھری

امروہہ: 07 دسمبر (یو این آئی) بھارتیہ کسان یونین (بی کے یو) (سنیکت مورچہ) کے قومی صدر نریش چودھری نے کہا کہ اترپردیش کی معیشت گنا اور چینی صنعت پر ٹکی ہے۔ انہوں نے کسانوں سے اپیل کی کہ وہ گنا کی ہولی جلائیں اور نہ ہی دودھ فصل پروڈکٹ کو سڑکوں پر پھینکیں۔ نوگاواں سادات میں ہفتہ کو منعقد کسان پنچایت سے خطاب کرتے ہوئے قومی صدر نے موجودہ 2024- 25 کے پیرائی سیشن میں گنا قیمتوں میں اضافے کو اونٹ کے منہ میں زیرہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ گنا اور چینی صنعت ریاستی معیشت کی بنیاد ہیں۔ ملک میں اگائے جانے والے گنے کے کل رقبے میں 48 فیصدی حصے داری تنہا اترپردیش کی ہے اور یہ کل پروڈکشن میں 50 فیصدی کا کردار ادا کرتا ہے۔ چودھری نے کہا کہ ریاست میں 44 اضلاع میں 37 لاکھ کسانوں کے 2.67 کروڑ کنبے کی روزی روٹی کا اہم ذریعہ گنے کی کھیتی ہے۔ رواں مالی سال 29.66 لاکھ ہیکٹر میں گنے کی کھیتی ہوئی اور پروڈکشن بھی بڑھ کر 84.05 ٹن فی ہیکٹر تک پہنچ گیا ہے۔ جبکہ سال 2019- 20 میں ریاست میں گنے کا رقبہ 26.79 لاکھ ہیکٹر اور پروڈکشن 81.10 ٹن فی ہیکٹر تھا۔ انہوں نے حکومت سے گنے کی قیمت 450 روپے فی کوئنٹل بڑھانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ گنا کسانوں کی خاص طور سے جو قیمتیں ہیں اخراجات کو پیش نظر رکھتے ہوئے صحیح قیمت اور وقت پر گنا قیمتوں کی ادائیگی، گنا پرچیوں میں اصلاحات اور کم تول کو روکنے میں حکومت ناکام رہی ہے۔ اس معاملے میں چینی ملوں کی منمانی برقرار ہے۔ کم تول پہلے بھی ہوتا تھا اور اب بھی جاری ہے۔ وہیں ادائیگی کے معاملے میں کچھ چینی ملوں کا رویہ ابھی نہیں صحیح ہوا ہے۔ حکومت زراعت اور کسانوں کے تئیں حساس رویہ اپنائے جس سے کسان خوشحال ہوں۔ لیکن ابھی تک حکومت کے ذریعہ گنا قیمتوں کا اعلان نہ کرنا مایوس کن ہے۔

معید رہبر لکھنوی کے شعری مجموعہ "منظور نظر" کی رسم اجراء ومشاعرہ آج

لکھنؤ۔ ادبی تنظیم کاروان رہبر کے تحت معروف شاعر معید رہبر لکھنوی کے شعری مجموعہ منظور نظر کی رسم اجراء و مشاعرہ آج 8 دسمبر 2024 بروز اتوار سٹی انٹر کالج کے سیدنا صدیق اکبر ہال میں ہونا طئے پایا ہے جس کی سرپرستی لندن سے مظفر احمد مظفر کریں گے اور صدارت رام پور کے استاد شاعر عبدالوہاب سخن فرمائیں گے رسم اجراء بدست عبدالوحید فاروقی صدر صحابہ ایکشن کمیٹی لکھنؤ ہوگی نظامت کے فرائض ڈاکٹر ہارون رشید انجام دینگے مہمانان خصوصی کی حیثیت سے معراج حیدر، حاجی اعجاز چاندی والے، فرقان شرکت کریں گے۔

چھوٹا امام باڑہ میں منعقد ہوئے عزائے فاطمیہ کی مجلس کے دوران سنرائز ہاسپٹل کی طرف سے فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں 100 سے زیادہ مریجوں کی خدمت کی گئی۔

یونٹی پی جی کالج میں نیشنل سروس اسکیم کا ایک روزہ کیمپ

لکھنؤ۔ یونٹی پی جی کالج میں یونٹ آف نیشنل سروس اسکیم کی جانب سے ایک روزہ کیمپ 07 دسمبر 2024 کو انعقاد کیا گیا۔ نیشنل سروس اسکیم (این ایس ایس) کے رضا کاروں کی طرف سے گاؤں باروان کلاں میں ایک بیداری مہم چلائی گئی۔ اس میں گاؤں والوں کو خون کے عطیہ کی اہمیت کے ساتھ ساتھ مچھروں سے پھیلنے والی بیماریوں جیسے ڈینگی، ملیریا وغیرہ سے بچاؤ کے اقدامات کے بارے میں بتاتے ہوئے ایک ریلی کے ذریعے خون کا عطیہ دینے کی ترغیب دی گئی۔ اس ایک روزہ کیمپ کے تحت ایچ ڈی ایف سی بینک کے تعاون سے کالج کیمپس میں خون کا عطیہ کیمپ بھی لگایا گیا۔ اس کیمپ میں نیشنل سروس اسکیم (این ایس ایس) کے رضا کاروں، یونٹی پی جی کالج کے اساتذہ اور غیر تدریسی عملہ اور بڑوان کلاں گاؤں کے کچھ گاؤں والوں نے خون کا عطیہ دیا۔ یہ کیمپ شام کو اختتام پذیر ہوا جس میں نیشنل سروس اسکیم (NSS) کے رضا کاروں کو سماجی خدمت کے لیے ترغیب دی گئی۔ اس موقع پر یونٹی پی جی کالج کی کوآرڈینیٹر محترمہ اسماء جاوید، پرنسپل ڈاکٹر سنیل دھون، پروگرام آفیسر ڈاکٹر گیانش کمار دھوریا اور دیگر اساتذہ اور ملازمین موجود تھے۔

دیوریا: گھریلو تنازع میں بیوی نے شوہر کا کیا قتل

دیوریا: 07 دسمبر (یو این آئی) اترپردیش کے ضلع دیوریا کے صدر کوتوالی میں ہفتہ کو ایک خاتون کے ذریعہ اپنے شوہر کا قتل کرنے سے ہلچل مچ گئی۔ پولیس نے خاتون کو گرفتار کر کے معاملے کی جانچ کا آغاز کردیا ہے۔ صدر پولیس سرکل افسر سنجے ریڈی نے بتایا کہ آج صبح صدر کوتوالی علاقے کے گرام بروا گورستھان باشندہ ممتا دیوی کے ذریعہ اپنے شوہر وجے پرتاپ یادو (45) کا گھریلو تنازع میں آج علی الصبح اینٹ اور ہنسیا مار کر قتل کردیا۔ انہوں نے بتایا کہ واقعہ کی اطلاع ملنے پر پولیس نے لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا ہے۔ پولیس نے ممتا دیوی کو گرفتار کر کے موقع سے قتل میں استعمال دھاردار ہتھیار کو برآمد کرلیا ہے۔

آنکھوں کی بینائی کی حفاظت کیلئے متوازن غذا کا استعمال ضروری: ڈاکٹر سعید احمد

علامہ شبلی نعمانی میموریل ہیلپ لائن کے تحت مفتی طبی کیمپ

لکھنؤ ۷ دسمبر (پریس ریلیز) علامہ شبلی نعمانی میموریل میں میڈیکل ہیلپ لائن کے زیر اہتمام ایک مفت طبی کیمپ کا انعقاد اندرا نگر میں کیا گیا۔ جس میں مہمان خصوصی کے طور پر آنکھوں کے ماہر سرجن ڈاکٹر سعید احمد نے شرکت کی۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر مسیح الدین انجام دئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کیمپ نعمان اعظمی کی کاوشوں سے چل رہا ہے، نعمان اعظمی گزشتہ اٹھارہ برسوں سے مذکورہ کیمپ کے ذریعہ بے لوث خدمت انجام دے رہے ہیں۔ مذکورہ کیمپ پچھلے انیس برسوں سے کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ پروگرام کا آغاز قاری ادریس کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس موقع پر ڈاکٹر سعید احمد نے آنکھوں کی حفاظت کے حوالہ سے بتایا کہ آنکھوں کی بینائی کی حفاظت کیلئے متوازن غذا کا استعمال ضروری ہے۔ انہوں نے روزآنہ ناشتہ وقت پر کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے بتایا کہ آنکھیں قدرت کا انمول اور بیش قیمت نعمت اور تحفہ ہے جس کی ہمیں حفاظت کرنی چاہئے۔ خاص طور پر موبائل اور ٹی وی وغیرہ کا حد سے زیادہ استعمال سے بھی آنکھوں کو نقصان ہوتا ہے۔ کیمپ کو کامیاب بنانے میں نعمان اعظمی نے اہم کردار ادا کیا۔ کیمپ کے اراکین نے مختلف اضلاع سے آئے تمام مریضوں کو مفت دوائیں اور آنکھوں کا آپریشن کر کے ان کا شکریہ ادا کیا۔ آخیر میں تنظیم کے کنوینر قاری محمد ادریس نے کیمپ کی کامیابی پر تمام اراکین کا شکریہ ادا کیا۔

مسلم ووٹ کے لئے سنبھل سنبھل چلا رہی ہے سپا

کانگریس بنگلہ دیش میں دلت مظالم پر خاموش: مایاوتی

لکھنؤ: 7 دسمبر (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی صدر مایاوتی نے ہفتہ کو راجدھانی لکھنؤ میں میڈیا سے خطاب کیا۔ کہا کہ اس وقت پارلیمنٹ چل رہی ہے۔ پارلیمنٹ میں اپوزیشن قومی اور عوامی مفاد کے مسائل اٹھانے کے بجائے اپنے سیاسی مفاد کے لیے سنبھل میں ہونے والے تشدد کی پردہ پوشی کر رہی ہے۔ خاص طور پر ایس پی اور کانگریس پارٹیاں مسلم ووٹوں کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ یہ جماعتیں مسلم کمیونٹی (ترک اور غیر ترک) کو بھی آپس میں لڑا رہی ہیں۔ مسلم سماج کو بھی اس بارے میں ہوشیار رہنا ہوگا۔ بی ایس پی سپریمو نے کہا کہ ان لوگوں کی وجہ سے ہی دلت طبقے کے ارکان پارلیمنٹ میں پہنچے ہیں۔ وہ اپنی پارٹی کے مالکان کو خوش کرنے کے لیے دلت ظلم کے مسائل پر خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ کہا گیا کہ دلتوں پر ظلم کا معاملہ ہمارے ملک میں ہو یا بنگلہ دیش میں۔ بنگلہ دیش میں تمام طبقات کے ہندو لوگ مظالم کا شکار ہو رہے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر دلت ہیں، جو بھارت میں اکثریت میں ہیں۔ اس کے بعد بھی تقسیم ہند کے دوران بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کو دستور ساز اسمبلی میں بھیجنے کی سزا کے طور پر انہیں زبردستی پاکستان دے دیا گیا۔ جب بابا صاحب بنگال کے علاقے جیسور کھلنا سے آئین ساز اسمبلی کے لیے منتخب ہوئے، ہندو اکثریتی علاقہ ہونے کے باوجود، اسے سب سے پہلے ایک سازش کے تحت پاکستان کے حوالے کیا گیا۔ اب بنگلہ دیش میں۔ اس وجہ سے بابا صاحب نے استعفیٰ دے دیا اور ہندوستان واپس آ گئے۔ یہ سب ذات پرستی کا کھیل کانگریس پارٹی کا تھا۔ اب وہاں دلتوں کا استحصال ہو رہا ہے اور اہم اپوزیشن پارٹی اس پر خاموش ہے۔ وہ صرف مسلم ووٹوں کے لیے احتیاط سے شور مچا رہی ہے۔ اس معاملے میں کانگریس، ایس پی اور ان کی حمایتی جماعتیں ایک ہی پلیٹ میں ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ بی جے پی اور ان کی قیادت والی مرکزی حکومت آگے بڑھے اور اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔ تاکہ سب سے زیادہ استحصال کا شکار دلتوں اور دوسرے لوگوں کو راحت ملے۔ بی جے پی کو وہاں کی حکومت سے بات کر کے واپس ہندوستان لایا جائے۔

گورکھپور: سڑک حادثے میں دو بچوں سمیت 5 کی موت

گورکھپور: 07 دسمبر (یو این آئی) اترپردیش کے ضلع گورکھپور کے کینٹ تھانہ علاقے کے موہدی پور علاقے میں دو بائیکوں کی آمنے سامنے کی ٹکر میں دو بچوں سمیت پانچ کی موت ہوگئی جبکہ ایک خاتون سمیت تین افراد شدید طور سے زخمی ہو گئے۔ پولیس نے آج یہاں بتایا کہ کینٹ تھانہ علاقے میں رستم پور باشندہ مونو چوہان اپنی بائیک سے جمعہ کی دیر رات کشی نگر کے لئے واپس جا رہے تھے تبھی اس کی بائیک کی ایک دیگر بائیک سے آمنے سامنے سے زوردار ٹکر ہوگئی جس میں مونو چوہان (32) اور سورج (21) کی موقع پر موت ہوگئی۔ اس درمیان پیچھے سے آ رہی ایک دیگر بائیک کو ٹرک سے ٹکر ہوگئی جس میں بائیک سوار وکرانت (32) ولد لاڈو (04) اور بیٹی پر (02) کی موت ہوگئی۔ زخمیوں میں وکرانت کی بیوی نکتا (30) اور اس کا بیٹا انگد و دیگر ایک چھمیا نند مشرا شامل ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ مہلوکین کے اہل خانہ پہنچ گئے ہیں اور زخمیوں کو میڈیکل کالج گورکھپور میں علاج کے لئے داخل کرایا گیا ہے۔ اسی درمیان اترپردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اس حادثے کا نوٹس لیا ہے اور مہلوکین کے مغموم اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے ضلع انتظامیہ کے افسران کو ان کے علاج کا حکم دیا ہے۔

ڈاکٹر راجیشور طالبان کی تنگ پالیسیوں سے ناراض

لکھنؤ کے مسلم مذہبی رہنماؤں سے احتجاج کی اپیل

لکھنؤ: ڈاکٹر راجیشور سنگھ نے طالبان حکومت کی جانب سے افغانستان میں خواتین کی نرسنگ کی تعلیم پر پابندی کے خلاف شدید احتجاج کا اظہار کیا ہے۔ ڈاکٹر سنگھ نے اس قدم کو قدامت پسند اور تنگ نظری میں اضافہ قرار دیا۔ ایم ایل اے نے لکھنؤ کے مسلم علماء سے طالبان کی بنیاد پرستی کو بے نقاب کرنے کی اپیل کی ہے۔ سروجنی نگر کی ایم ایل اے نے ہفتے کے روز سوشل میڈیا پر پوسٹ کیا کہ افغانستان میں خواتین کی آبادی تقریباً 7.1 کروڑ ہے، طالبان کے دور حکومت میں خواتین کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے، نوکری کرنے، گھر کو اکیلا چھوڑنے وغیرہ کے بنیادی حقوق سے مسلسل محروم رکھا گیا ہے۔ ساتھ ہی ان کے خلاف تشدد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ خواتین کی مساوات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ایم ایل اے نے مزید لکھا کہ طالبان کی طرف سے ان پابندیوں کے لیے جو مذہبی دلائل دیے گئے ہیں وہ قدامت پسند تنگ نظریات کو فروغ دے رہے ہیں۔ جس کا مقصد صرف خواتین کی آزادی پر قدغن لگانا ہے۔ اخبارات اور سوشل میڈیا کے ذریعے افغانستان میں خواتین کے ساتھ ہونے والے مظالم کی مسلسل خبریں آتی رہتی ہیں لیکن اس موضوع پر لکھنؤ کے علمائے کرام کی خاموشی انتہائی افسوسناک اور تکلیف دہ ہے۔ لکھنؤ کے مسلم اسکالرز اور مذہبی رہنماؤں سے اپیل کرتے ہوئے ڈاکٹر سنگھ نے مزید لکھا، لکھنؤ انصاف، انسانی حقوق اور مساوات کے لیے اپنی تاریخی شراکت کے لیے مشہور رہا ہے، لیکن آج جب افغان خواتین تعلیم، صحت اور بنیادی حقوق سے محروم ہیں تو ان کی مدد کی جائے۔

اودھ نامہ

آزادی، اخوت اور مساوات

ایک بڑے طبقہ کا یہ کہنا ہے کہ ملک میں آئین کے نام پر غیر آئینی کام کئے جار ہے ہیں۔ یہ روش اس وقت سے عام ہوئی جب سے ملک مین مرکزی حکومت کی باگ ڈور بھاجپا نے سنبھالی۔ اس عرصہ میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ حکمراں جماعت کے بعض رہنماؤں کی جانب سے آئین تبدیل کرنے کے مطالبات بھی کئے گئے اور اب تو عدالتوں کو بھی اس معاملہ میں بری طرح گھسیٹا جانے کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ 25 نومبر کو آئین سے لفظ سوشلزم اور سیکولر ہٹانے کے سلسلہ میں سپریم کورٹ کا جو فیصلہ آیا وہ یقیناً دستور ہند کے مخالفین کے چہروں پر ایک زوردار طمانچہ ہے۔ دراصل عدالت عظمیٰ میں ایک درخواست دائر کرتے ہوئے استدعا کی گئی تھی کہ دستور کی تمہید یا دیباچہ سے سوشلزم اور سیکولرزم جیسے الفاظ ہٹادیئے جائیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ دستور کا دیباچہ ہمارے دستور اور جمہوریت کی بنیاد کا پتھر ہے اور ہمارے دستور میں جو الفاظ ہیں ان کے بارے میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ ہر لفظ اہم اور بامعنی ہے۔ اگرچہ درخواست مسترد کردی گئی لیکن ہمیں اس کے مضمرات کی گہرائی تک پہنچنے اور انہیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جہاں تک آئین اور اس کے دیباچہ کا سوال ہے تو اس کی مخالفت کوئی نئی بات نہیں ہے جبکہ ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کی جانب سے تیار کردہ آئین ہندوستانی تہذیب وثقافت کی روح ہے جس میں تمام ہندوستانی باشندوں کو بلالحاظ مذہب وملت، رنگ ونسل، ذات پات وعلاقہ مساوی مقام ومرتبہ عطا کیا گیا ہے۔

جو عناصر آئین کے دیباچہ سے سیکولر اور سوشلسٹ جیسے اہم ترین الفاظ ہٹائے جانے کے خواہاں ہیں وہ یہ مانتے ہیں کہ یہ الفاظ دستور یا آئین کے دیباچہ میں کیسے ہوسکتے ہیں کیونکہ آئین کی تمہید 26 نومبر 1940 تک تحریر کی جاچکی تھی۔ جبکہ یہ دونوں الفاظ 1976 میں دستوری ترمیم 42 کے تحت شامل کئے گئے ہیں۔ اسی طرح کے لوگوں کا یہ بھی ماننا ہے کہ دستور کی تمہید سے سیکولر اور سوشلسٹ جیسے الفاظ حذف کرنے کے مطالبہ میں کچھ بھی غلط نہیں ہے۔ ان عناصر کا یہ بھی ماننا ہے کہ ہندوستان شروع سے ایک سیکولر ملک ہے اور اسے ثابت کرنے کیلئے کسی سند کی ضرورت نہیں ہے، ہمارے ملک میں مذہب، ذات پات، رنگ ونسل اور علاقہ یہاں تک کہ نسل کی بنیاد پر کسی سے کسی بھی قسم کا کوئی امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جاتا چاہے سیکولرازم یا سوشلزم جیسے الفاظ دستور کی تمہید میں ہوں یا نہ ہوں۔ اگر دیکھا جائے تو ہمارے ملک میں مذہب کے نام پر فرقہ وارانہ فسادات برپا کئے جاتے رہے ہیں۔ 2002 کے گجرات فسادات ہو یا دہلی میں 2020 کو پیش آئے خطرناک فسادات یا پھر حالیہ عرصہ کے دوران بہرائچ کے بشمول اُترپردیش کے مختلف مقامات پر پیش آئے دنگوں کے واقعات۔ یہ تو مذہب کے نام پر برپا کئے جانے والے فسادات ہیں جبکہ ذات پات کی بنیاد پر آج کل سے نہیں بلکہ صدیوں سے کمزور طبقات، اعلیٰ ذات والوں کے ہاتھوں امتیازی سلوک کا سامنا کررہے ہیں۔

آج بھی بہت سے علاقوں میں دلتوں کو اس قابل نہیں سمجھا جاتا کہ خودساختہ ونام نہاد اعلیٰ ذات والوں کے ہینڈ پمپ یا کنوئیں سے پانی حاصل کریں۔ گذشتہ دنوں یہ بھی دیکھا گیا کہ ذات پات، ادنیٰ واعلیٰ کے نام پر دلتوں کو پیشاب پلایا گیا، ان کے چہروں پر ان کے جسموں پر پیشاب کیا گیا۔ اُترپردیش حکومت اس بات کی خواہاں ہے کہ ٹھیلہ بنڈیوں سے لیکر ریسٹورنٹس وہوٹلوں کے بورڈس پر مالکین کے نام لکھے جائیں تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ اگر کاروبار کرنے والا مسلمان اور دلت ہو تو پھر اس سے اشیاء کی خریدی بند کردی جائے۔ آپ سب جانتے ہیں کہ جو فرقہ پرست عناصر ہیں اس معاملہ میں بی جے پی کے کئی لیڈروں نے صاف طور پر برسرعام یہ کہا ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ کاروبار نہ کریں، یہ ایک نفرت انگیز سوچ ہے جسے آج کے ہندوستان میں ایک منصوبہ بند سازش کے تحت فروغ دیا جارہا ہے۔ اشتعال انگیزی کرنے والوں کے خلاف سپریم کورٹ کی ہدایات کے مطابق سخت سے سخت کارروائی کرنے کی بجائے سرکاری سطح پر ان کی سرپرستی کی جارہی ہے۔ آج آئین کی مخالفت وہ لوگ کررہے ہیں جو اس ملک کو ہندوراشٹر میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں، جبکہ بابا صاحب امبیڈکر نے خود کہا تھا کہ ہندوراج اس ملک کیلئے سب سے بڑی آفت ہوگی اور ہندوراشٹر کا خواب آزادی اخوت، مساوات کے خلاف ہے۔

کیا سپریم کورٹ کھدائی کی اجازت دے گا

معصوم مرادآبادی

اترپردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ڈی این اے کی ایک نئی بحث چھیڑی ہے۔ انھوں نے چھ دسمبر سے ایک روز قبل ایودھیا پہنچ کر اپنے سیاسی مخالفین کو نشانے پر لیتے ہوئے کہا کہ ”اجودھیا اور سنبھل میں جو کام بابر نے انجام دیا تھا، وہی کام آج ان کے سیاسی مخالفین بنگلہ دیش اور سنبھل میں کررہے ہیں۔“ سماجوادی پارٹی کے لیڈر اکھلیش یادو نے ان کے اس بیان کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ ”وہ اپنا ڈی این اے جانچ کرانے کے لیے اس شرط پر تیار ہیں کہ خود وزیراعلیٰ بھی اپنے ڈی این اے کی جانچ کروائیں۔“ ڈی این اے دراصل ایک ایسی جانچ ہوتی ہے جس سے کسی شخص کی اصل کا پتہ چلتا ہے۔ مگر یہاں معاملہ یہ ہے کہ سنبھل اور بنگلہ دیش میں انتشار پھیلانے والوں کے بارے میں دنیا پہلے سے ہی جانتی ہے کہ ان کا ڈی این اے کیا ہے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے یہ بات ایودھیا میں کہی ہے جہاں شر پھیلانے والوں نے اپنا ڈی این اے ایک بار نہیں کئی بار ثابت کیا ہے۔ اسی ڈی این اے کے لوگ آج بنگلہ دیش میں بھی شر پھیلارہے ہیں۔ بنگلہ دیش چونکہ ایک الگ ملک ہے اور ہم دوسرے ملکوں کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرتے، اس لیے اس پر کچھ نہیں کہیں گے۔ ہاں البتہ سنبھل اور اس سے وابستہ تنازعہ کے پہلوؤں پر روشنی ضرور ڈالیں گے، کیونکہ یہ ہمارا اندرونی معاملہ ہے اور اس وقت قومی اور عالمی میڈیا کی توجہ کا مرکز بھی ہے۔

آج ہم بات ایودھیا سے ہی شروع کریں گے، جہاں چھ دسمبر 1992 کو بابری مسجد کی ظالمانہ شہادت کو 32 سال گزر گئے۔ اس بار بھی ہمیشہ کی طرح پورے ملک میں انصاف پسند قوتوں نے یوم سیاہ منایا۔ مجھے یاد ہے کہ جس وقت بابری مسجد کے خلاف شرانگیز مہم اپنے شباب پر تھی اور ملک میں جارحانہ فرقہ پرستی اپنے عروج پر تھی تو کچھ مسلم دانشوروں نے کہا تھا کہ ”اگر ایک مسجد دینے سے امن قایم ہوسکتا ہے تو پھر بابری مسجد پر اپنے دعوے سے دستبردار ہونے میں کوئی برائی نہیں ہے۔“ جن دانشوروں نے اپنی سادہ لوحی کی بنیاد پر یہ مشورہ دیا تھا، انھیں یہ نہیں معلوم تھا کہ رام جنم بھومی مکتی آندولن چلانے والی آر ایس ایس کی بغلی تنظیم وشو ہندو پریشد کے پاس ایسی تین ہزار مسجدوں کی فہرست تھی، جن کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ وہ مندروں کو توڑ کر بنائی گئی ہیں۔ آج یہ فہرست بڑھ کر کئی ہزار مسجدوں تک دراز ہوگئی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ آج جب ملک کی ہر تاریخی مسجد کے نیچے مندر تلاش کرنے کی خطرناک مہم چل رہی ہے تو وہ دانشور کہاں ہیں۔ المیہ یہ ہے کہ بابری مسجد کھونے کے بعد بھی امن قایم نہیں ہوسکا ہے۔ بابری مسجد کے مقام پر عالیشان مندر تعمیر کرنے کے بعد شرپسندوں کا حوصلہ اتنا بڑھا ہے کہ وہ ہر تاریخی مسجد کو بابری مسجد سمجھ رہے ہیں۔ مسلم دانشور بابری مسجد بازیابی تحریک کے بھی مخالف تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ بابری مسجد ایکشن کمیٹی نے اس قانونی مسئلہ کو سڑکوں پہ لاکر اچھا نہیں کیا۔ سبھی جانتے ہیں کہ بابری مسجد کا مسئلہ محض قانونی مسئلہ نہیں تھا بلکہ اس مسئلہ کے پیچھے ہندوستان سے مسلم تہذیب کا نام ونشان مٹانے کی سازش کارفرما تھی۔ اس کا احساس لوگوں کو آج ہورہا ہے۔ مسجدوں کو مندروں میں بدلنے کی گھناؤنی سازش اجودھیا سے شروع ہوکر بنارس کی، متھرا، بھوج شالہ، سنبھل، بدایوں کی عالیشان مسجدوں سے ہوتی ہوئی درگاہ اجمیری اور دہلی کی شاہجہانی جامع مسجد تک پہنچ گئی ہے۔ یہ سلسلہ کہاں جاکر ختم ہوگا، کسی کو نہیں معلوم۔ رویش کمار نے درست ہی کہا ہے کہ یہ بھارت کھودو مہم ہمیں جنگلی دور میں لے جائے گی۔

میرا خیال ہے کہ بابری مسجد بازیابی کی تحریک اس ملک میں مسلمانوں کی آخری مزاحمتی تحریک تھی اور اس میں شامل بیشتر لوگ مخلص بھی تھے۔ میں نے بابری مسجد کا تالا کھلنے سے لے کر سپریم کورٹ کے فیصلے تک اس تحریک کا بہت قریب سے مطالعہ کیا ہے، اس لیے میں کہہ سکتا ہوں کہ اب اس جیسی تحریک ملک میں دوبارہ نہیں اٹھے گی اور نہ ہی ایسی قیادت جنم لے گی۔ آج ہر صبح ملک میں کسی نہ کسی تاریخی مسجد کے نیچے مندر تلاش کرنے کی جو خطرناک مہم چل رہی ہے، وہ اگر یونہی جاری رہی تو یہ ملک صدیوں پیچھے چلا جائے گا کیونکہ کھدائی صرف مسجدوں کی نہیں ہوگی بلکہ ان مندروں کے نیچے بھی کھدائی کی ضرورت پڑے گی، جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ بودھ مندروں کو توڑ کر بنائے گئے ہیں۔ یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ یہ بیان اترپردیش کے ایک سیاست داں سوامی پرشاد موریہ نے دیا ہے۔ راشٹریہ شوشت سماج پارٹی کے سربراہ سوامی پرشاد موریہ کا کہنا ہے کہ ”ہر مسجد کے نیچے مندر تلاش کرنے والے غلط طریقہ اپنارہے ہیں۔ اگر ہر مندر کو گرا کر مسجد بنائی گئی ہے تو اس بات سے بھی کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ ہر بودھ مٹھ کو گرا کر مندر بنائے گئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ کیدارناتھ، بدری ناتھ اور پوری بودھ مٹھ ہی تھے۔“

ہوسکتا ہے کہ سوامی پرشاد موریہ کے بیان کو رد کرنے کے لیے کوئی یہ کہے کہ یہ بودھ مٹھ کسی اور تہذیب کے آثار کو مٹا کر بنائے گئے تھے اور اس طرح ہم مندروں اور مسجدوں کی تہوں میں جاتے جاتے اس دور میں پہنچ جائیں جب انسان بندر ہوا کرتا تھا اور انسانی تہذیب کا کوئی نام ونشان تک نہیں تھا۔ اب اسے کیا کہا جائے کہ ایک بھلے مانس نے سپریم کورٹ کے نیچے بھی کرشن مندر ہونے کی بات کہی ہے۔ معروف صحافی نرنجن ٹاکلے نے یوٹیوب پر اپنے ’اے جی نیوز‘ چینل پر ہفتہ کو جاری ایک ویڈیو میں درگاہ اجمیری کے سروے کے لیے دائرعرضی پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ”آٹھ سو سال سے زیادہ پرانی اجمیر درگاہ کے سروے کے لیے پٹیشن 113 سال قبل لکھی گئی ایک کتاب کی بنیاد پر داخل کی جاتی ہے اور عدالت اسے قابل اعتنا سمجھتے ہوئے سماعت کے لیے منظور کرکے نوٹس بھی جاری کردیتی ہے۔“ انھوں نے سپریم کورٹ کے ججوں کو آئینہ دکھاتے ہوئے کہا ہے کہ ”میں نے بھی ایک کتاب پڑھی ہے۔ مہابھارت کی، اس کتاب میں لکھا ہے کہ دہلی کا پرانا نام ہستناپور تھا۔ جب یہاں کرشن کی مدد سے پانڈوؤں نے کوروؤں پر فتح حاصل کرلی تو انھوں نے ہستناپور میں شری کرشن کا ایک عالیشان مندر تعمیر کیا۔ میری معلومات کے مطابق وہ عظیم مندر سپریم کورٹ کے نیچے ہے۔ کیا سپریم کورٹ کھدائی کا حکم دے گا؟ کیا وہ اس کی اجازت دے گا؟“

ہمیں اپنے فاضل صحافی دوست کی اس بات سے اختلاف ہے کیونکہ سپریم کورٹ کی حیثیت آج بھی ایک مندر ہی کی ہے۔ وہ انصاف کا مندر ہے اور ملک کے مظلوموں کو اس سے بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ملک میں اس وقت مسجدوں کا سروے کئے جانے کی جو شرانگیز مہم چل رہی ہے، اس کے پیچھے خود سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس چندرچوڑ کا ہاتھ ہے جنھوں نے 2022 میں بنارس کی گیان واپی مسجد کے سروے کا حکم دیا تھا۔ یہ فیصلہ دینے سے قبل جب انھیں یاد دلایا گیا کہ اس ملک میں ایک ایسا قانون بھی موجود ہے جو کسی بھی عبادت گاہ کی ہیئت تبدیل کرنے کی اجازت نہیں دیتا تو جسٹس چندرچوڑ نے کہا تھا کہ ”اس قانون میں کسی عبادت گاہ کی اصل کا پتہ لگانے کے لیے سروے کئے جانے پر کوئی روک نہیں ہے۔“

یہی دراصل وہ تبصرہ تھا جس نے مسجدوں کے سروے کا پٹارہ کھول دیا ہے۔ واضح رہے کہ یہ کوئی فیصلہ نہیں تھا بلکہ جسٹس چندرچوڑ نے یہ بات اپنے زبانی تبصرے میں کہی تھی، لیکن اب ذیلی عدالتیں ان کے اسی تبصرے کو بنیاد بناکر یکے بعد دیگرے مسجدوں اور درگاہوں کے خلاف عرضیاں قبول کررہی ہیں۔ سپریم کورٹ کے سینئر وکیل اور بار ایسوسی ایشن کے سابق صدر دشینت دوے نے کرن تھاپر کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ ”مساجد کے سروے کی اجازت دے کر جسٹس چندرچوڑ نے آئین اور اس ملک کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔“ دشینت دوے نے اس انٹرویو کے دوران یہ شبہ بھی ظاہر کیا کہ وہ بی جے پی کے ہاتھوں میں کھیل رہے تھے۔ انھوں نے اس سلسلہ میں گنیش پوجا کے لیے وزیراعظم کی چندرچوڑ کے گھر پر حاضری کا بھی حوالہ دیا۔ انھوں نے جسٹس چندرچوڑ کے اس بیان پر بھی سخت ناراضگی ظاہر کی جس میں انھوں نے کہا تھا کہ ایودھیا کا فیصلہ ان پر بھگوان رام نے منکشف کیا تھا۔ دشینت دوے کرن تھاپر کو انٹرویو دیتے ہوئے یہ کہہ کر رو پڑے کہ ”اب اس ملک کا کیا ہوگا۔“

قابل ذکر بات یہ ہے کہ 2019 میں بابری مسجد معاملے میں سپریم کورٹ کا فیصلہ آنے سے قبل مسلم تنظیموں نے کہا تھا کہ انھیں عدالت کا فیصلہ منظور ہوگا۔ ظاہر ہے انھیں ملک کی سب سے بڑی عدالت سے انصاف ملنے کی پوری امید تھی، لیکن عدالت نے یہ فیصلہ ملک میں امن قایم رکھنے کے لیے حقائق اور شواہد کی بجائے آستھا کو ذہن میں رکھ کر دیا۔ ملک میں امن قایم رکھنے کے لیے جس ناانصافی کی بنیاد ڈالی گئی تھی وہی اب ملک کے امن کو غارت کرنے کی نظیر بن گئی ہے۔ سنبھل اس کی سب سے تازہ اور بدترین مثال ہے، جہاں انصاف قایم کرنے کی بجائے ریاست کے وزیراعلیٰ ڈی این اے کی جانچ کرانے میں مصروف ہیں۔ حالانکہ جن لوگوں نے سنبھل میں امن غارت کیا ہے ان کا ڈی این اے سب پر ظاہر ہے۔☆

masoom.moradabadi@gmail.com

مہاراشٹر کی مہابھارت کا انجام کیا ہوگا؟

ڈاکٹر سلیم خان

حالیہ صوبائی انتخاب کے نتائج سے مودی اور شاہ کی جوڑی کو ڈبل جھٹکا لگا۔ اول تو جھارکھنڈ کی ناکامی سے موٹا بھائی اور چھوٹا بھائی کا سیاسی قد بہت گھٹ گیا اور مہاراشٹر کی کامیابی نے فڈنویس اور آر ایس ایس کا قامت کافی بلند کردی۔ 2014 کے انتخاب میں فڈنویس کو کوئی نہیں جانتا تھا۔ ساری انتخابی مہم مودی لہر کے سہارے چلائی گئی تھی۔ اس وقت جھارکھنڈ اور مہاراشٹر دونوں ریاستوں میں بی جے پی کو کامیابی ملی اور اس کا پورا کریڈٹ نریندر مودی کو دے دیا گیا۔ 2019 کے صوبائی انتخاب کے اندر مودی کا جادو فیل ہوگیا۔ پارلیمانی انتخاب میں پہلے سے بہتر کارکردگی کے باوجود مہاراشٹر اور جھارکھنڈ دونوں ریاستوں میں بی جے پی کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ 2024ء کے پارلیمانی انتخاب میں مہاراشٹر کے اندر مودی پھر سے ناکام ہوگئے لیکن ریاستی الیکشن میں وزیراعظم کی مدد کے بغیر فڈنویس نے بی جے پی کو 2014 سے بڑی کامیابی سے ہمکنار کردیا۔

مہاراشٹر کے ان نتائج کے بعد ایک پرانا نعرہ ’نریندر کے بعد دیویندر‘ پھر سے بلند ہونے لگا۔ امیت شاہ کے لیے یہ خطرے کی بہت بڑی گھنٹی تھی کیونکہ اترپردیش میں پہلے ہی وہ اپنے ایک حریف کو ہٹانے کی کئی کوششوں میں ناکام ونامراد ہوچکے تھے۔ دیویندر فڈنویس کو یوگی ادیتیہ ناتھ پر اس معنیٰ میں بھی فوقیت حاصل ہے کہ وہ نیکر دھاری سنگھی ہیں۔ یوگی ادیتیہ ناتھ کی مانند ان کے پاس کوئی مٹھ نہیں ہے جس کی بنیاد پر سنگھ پریوار یا بی جے پی سے بے نیاز ہوکر وہ اپنی سیاست چلا سکیں۔ اس معنیٰ میں دیویندر فڈنویس کا بی جے پی پر انحصار بہت زیادہ ہے نیز سنگھ کے سنسکار ان کو وراثت میں ملے ہیں۔ ان کا تعلق چونکہ ناگپور سے ہے اس لیے آر ایس ایس کے بڑے رہنماؤں سے ان کے قریبی تعلقات ہیں۔ ایسے میں امیت شاہ کے لیے یوگی کو ہٹا کر اپنے وفادار کیشو پرشاد موریہ کو وزیراعلیٰ بنانا جتنا آسان ہے، فڈنویس کو نمٹانا اتنا سہل نہیں ہے۔ اس لیے وہ مودی کی ولیعہدی کے ایسے دعویدار بن کر ابھر سکتے ہیں جن کو آر ایس ایس کی پوری حمایت حاصل ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ہریانہ کے نائب سنگھ سینی کی مانند دیویندر فڈنویس کے نام کا اعلان ہونے میں غیر معمولی تاخیر ہوئی۔

امیت شاہ نے اپنے دوسرے متوقع حریف کا کانٹا نکالنے کے لیے مہاراشٹر کے سابق وزیراعلیٰ ایکناتھ شندے کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے بعد دس دنوں تک مہاراشٹر میں جو کٹھ پتلی کا کھیل چلا اس کی ڈور امیت شاہ کے ہاتھوں میں تھی۔ وہ پردے کے پیچھے ہونے کے سبب دکھائی تو نہیں دیتے تھے مگر ایکناتھ شندے کی ساری اچھل کود انہیں کے مرہون منت تھی۔ اس کا کھلے عام اظہار ایکناتھ شندے نے حلف برداری کے وقت اپنی بے موقع تقریر میں کیا۔ ایکناتھ شندے اس سے قبل کابینی وزیر اور وزارت اعلیٰ کے عہدے کا حلف لے چکے ہیں۔ ان سے قبل دیویندر فڈنویس نے حلف لے کر یاد دہانی کروادی تھی کہ حلف برداری کے وقت بھاشن بازی نہیں کی جاتی۔ اس کے باوجود ایکناتھ شندے نے آو دیکھا نہ تاؤ اپنی جیب سے کاغذ نکالا اور شروع ہوگئے۔

ایکناتھ شندے نے ابتداء تو بال ٹھاکرے اور آنند دیگھے کو خراج عقیدت سے کی مگر پھر لگے مودی اور شاہ کی تعریف توصیف کرنے۔ یہی اس تقریر کا مقصد تھا مگر جب ان کی گاڑی کا بریک فیل ہوگیا اور وہ کسی انتخابی جلسے کی مانند عوام کو مخاطب کرنے لگے تو گورنر نے بری طرح ٹوک دیا۔ اس سے موصوف اس قدر گھبرائے کہ اپنا جملہ ادھورا چھوڑ کر حلف لینے لگ گئے۔ مذکورہ بالا معاملہ ایکناتھ شندے کی غیر مستحکم ذہنی کیفیت کا غماز تھا اس لیے کہ ان سے پہلے اور بعد میں حلف لینے والے فڈنویس اور پوار نے ایسی کسی بوکھلاہٹ کا مظاہرہ نہیں کیا۔ ایکناتھ شندے کی اس حالت کے لیے پوری طرح امیت شاہ ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے دیویندر فڈنویس کی راہ روکنے کے لیے سابق وزیراعلیٰ کا بھرپور استعمال کیا۔ یہی وجہ ہے کہ شندے طرح طرح کے نامعقول شرائط رکھتے رہے۔ پہلے ان کا کہنا تھا چونکہ انتخاب ان کی قیادت میں لڑا گیا اس لیے انہیں کو وزیراعلیٰ ہونا چاہیے حالانکہ خود امیت شاہ کہہ چکے تھے کہ یہ فیصلہ بعد میں ہوگا۔ انہوں نے یہ اشارہ بھی کردیا تھا کہ پہلے ہم نے قربانی دی ہے اب دوسروں کے لیے قربانی دینے کا موقع ہے۔

بی جے پی کے اشتہارات میں وزیراعظم مودی کے ساتھ صرف دیویندر فڈنویس کی تصاویر کا ہونا بھی اسی حقیقت کا غماز تھا۔ ایکناتھ شندے کی شیوسینا کو صرف 81 نشستوں پر لڑنے کا موقع دیا گیا تھا ایسے میں اگر وہ صد فیصد کامیابی حاصل کرلیتے تب بھی ان کا 149 نشستوں پر لڑنے والی بی جے پی سے آگے بڑھ جانا ناممکن تھا۔ انتخاب سے قبل یہ بات طے ہوگئی تھی کہ اگر یوتی کامیاب ہوجائے تو اگلا وزیراعلیٰ بی جے پی کا ہی ہوگا اور اگر مرتے پڑتے کامیابی ملتی تو شرد پوار کے خوف سے لازماً دیویندر فڈنویس کو ان کے تجربے کی بنیاد پر فوراً یہ ذمہ داری سونپ دی جاتی۔ مہاراشٹر کے اندر اس غیر معمولی اکثریت کے بعد تجربہ اور ذہانت جیسی صفات ثانوی درجہ میں چلی گئیں۔ حزب اختلاف کے رہنما سے محروم ایوان اسمبلی میں جہاں اپوزیشن پوری طرح مایوس ومنتشر ہوا اپنی من مانی کرنے کے لیے تعداد ہی کافی ہے۔ ایسے میں امیت شاہ نے ایکناتھ شندے کے کندھے پر بندوق رکھ کر فڈنویس کا شکار شروع کردیا لیکن آر ایس ایس کی مخالفت کے سبب دال نہیں گلی۔

سابق وزیراعلیٰ نے جب محسوس کیا کہ ان کا دوبارہ وزیراعلیٰ بننا ناممکن ہے تو ان سے کہلوایا گیا کہ صرف ۶ مہینے کے لیے ممبئی میونسپل الیکشن تک انہیں وزیراعلیٰ رہنے دیا جائے۔ یہ تجویز بھی مسترد ہوگئی تو وہ بیماری کا بہانہ بنا کر گاؤں چلے گئے۔ یہ مضحکہ خیز حرکت تھی کیونکہ گاؤں سے لوگ علاج کرانے کی خاطر شہر آتے ہیں۔ شاہ اور شندے کے اس کھیل تماشے میں دس دن کا طویل عرصہ گزر گیا۔ اس بیچ ایوان اسمبلی کی مدت کار بھی ختم ہوگئی نیز سوشل میڈیا میں خوب جگ ہنسائی ہونے لگی تو ایکناتھ شندے نائب وزیراعلیٰ کے ساتھ وزارت داخلہ پر اڑ گئے۔ وہ آخری وقت تک اپنی مانگ پر اڑے رہے یعنی حلف برداری کی تقریب کے لیے آزاد میدان میں ہزاروں لوگ جمع ہوگئے مگر وہ اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس دوران حلف برداری کی تقریب سے دو گھنٹہ قبل اس کا دعوت نامہ میڈیا میں آگیا جس میں صرف دیویندر فڈنویس کی حلف برداری کا ذکر تھا۔ یہ اس بات کا کھلا ثبوت تھا کہ ہنوز ایکناتھ شندے راضی نہیں ہوئے ہیں۔

اجیت پوار تو ایک دن قبل بھری محفل میں اپنا ارادہ ظاہر کرچکے تھے۔ اس لیے شندے کو محسوس ہوا کہ وزیراعظم کی موجودگی میں ان دونوں کی حلف برداری ہوجائے گی اور اس باغیانہ تیور کے لیے بعید نہیں کہ آگے چل کر سابق وزیراعلیٰ کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھیج دیا جائے۔ اس لیے مرتا کیا نہ کرتا وہ آخری لمحات میں حاضر ہوگئے اور منہ لٹکا کر حلف برداری کرلی۔ ایکناتھ شندے پر بی جے پی سے زیادہ دباؤ خود اپنے ارکان اسمبلی کا تھا۔ یہ 57 رلوگ اپنے رہنما کی حمایت کرنے کے بجائے انہیں حلف برداری کے لیے راضی کرنے کی کوشش کررہے تھے اس لیے کہ انہیں معلوم تھا شندے اگر حلف نہ لیں تب بھی حکومت سازی تو ہوجائے گی اور اجیت پوار کے ساتھ مل کر دیویندر فڈنویس بڑے عام سے سرکار چلائیں گے لیکن اس ضد کی قیمت انہیں چکانی پڑے گی۔ وہ اقتدار کی موج مستی سے محروم ہوجائیں گے ایسے میں جن لوگوں نے وزارت کی خاطر ڈھائی سال قبل ادھو ٹھاکرے سے بغاوت کی تھی وہ ایکناتھ شندے کی پیٹھ میں چھرا گھونپ کر سیدھے بی جے پی میں شامل ہوجائیں گے۔

مہاراشٹر کی یہ سیاسی اُتھل پتھل کا اہم ترین پہلو یہ ہے کہ مدھیہ پردیش، راجستھان اور ہریانہ کا تجربہ دوہرانے میں نریندر مودی اور امیت شاہ کی جوڑی اب کامیاب نہیں ہو پارہی ہے۔ کسی نامعلوم چہرے کے ہاتھ میں اقتدار کی باگ ڈور تھما کر اسے زندگی بھر کے لیے احسانمند بنالیا اور اس کے ذریعہ اپنی مرضی چلانے کا کھیل اب ختم ہوگیا ہے۔ اب ایسے لوگوں کی مدد سے اپنے اقتدار کو مضبوط کرنے کے دن لد گئے ہیں جو مرکز کی اجازت کے بغیر اپنے طور سے کوئی بھی اقدام کرنے کی جرأت نہ کریں۔ ایک زمانے میں شیوراج چوہان جیسے طاقتور اور نریندر مودی سے بھی زیادہ تجربہ کار وزیراعلیٰ کے ساتھ یہ ممکن تھا لیکن اب دیویندر فڈنویس کو اس لاٹھی سے ہانکنا ممکن نہیں رہا۔ مودی اور شاہ کو یاد رکھنا چاہیے کہ اب وہ نہ ماضی کی طرح طاقتور ہیں کہ سندھیا اور چوہان کو کنارے کرسکیں اور نہ آر ایس ایس پہلے کی طرح کمزور ہے کہ آسانی سے سپر ڈال دے۔ ایکناتھ شندے کی حالتِ زار اور دیویندر فڈنویس کے اقتدار کی دھار سنگھ پریوار کے اندر جاری وساری مہابھارت کا اشارہ ہے۔ دواپر یگ کی مہابھارت تو تمام فریقوں کی تباہی وبربادی پر منتج ہوئی تھی اب کل یگ کی یہ خانہ جنگی کیا گل کھلائے گی یہ تو وقت ہی بتائے گا۔☆☆☆☆☆

قانون کی بالادستی مقدم ہے یا ’آستھا‘؟

اختر جمال عثمانی

بابری مسجد، رام جنم بھومی کے معاملے میں سپریم کورٹ کا فیصلہ جو کہ نومبر 2019 میں آیا تھا وہ اس معنی میں عجیب ہی نہیں حیرت انگیز بھی تھا کہ کورٹ نے اس فیصلے میں قانون کے بجائے آستھا کو مقدم مانا تھا۔ کورٹ نے مانا تھا کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ مسجد کسی مندر کو منہدم کرکے تعمیر کی گئی ہے۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی تسلیم کیا تھا کہ مندر میں مورتیاں رکھنا اور مسجد کا انہدام، دونوں کام غیرقانونی کام تھے۔ اس کے باوجود مسجد کی زمین مندر بنانے کے لئے دے دی گئی۔ لیکن فیصلے میں ایک امید کی کرن بھی موجود تھی کہ سپریم کورٹ نے عبادت گاہ قانون 1991 برقرار رکھا، اس قانون کو نہ صرف یہ کہ برقرار رکھا گیا بلکہ کافی وضاحت سے اس کا ذکر کیا گیا۔ سپریم کورٹ کا کہنا تھا ”15 اگست 1947 کو عبادت گاہوں کے مذہبی کردار کو محفوظ رکھنے اور انھیں تبدیل ہونے سے روکنے کے لئے ایوان نے فیصلہ کیا تھا کہ ماضی کی ناانصافیوں کے زخموں پر مرہم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ عوام کو یقین دلایا جائے کہ ان کی عبادت گاہیں برقرار رہیں گی اور ان کے کردار کو تبدیل نہ کیا جائے گا“۔ یہ قانون تمام شہریوں، اور حکومتوں کے کام کاج کی ہر سطح پر لاگو ہوگا، یہ آرٹیکل A 51 کے تحت بنیادی فرائض کو نافذ کرتا ہے۔ حکومت نے اسے لاگو کرکے آئینی فرائض پر عمل کیا ہے جس کے تحت ہر مذہب کو برابر مانا گیا ہے اور سیکولرازم کے اصولوں کو برقرار رکھا گیا ہے جو کہ آئین کے بنیادی ڈھانچے کا ایک اہم حصہ ہے۔ سپریم کورٹ کے مطابق قانون کو بنیاد بناکر تاریخ کے مطابق ماضی میں نہیں جایا جاسکتا۔ یہ ممکن نہیں کہ تاریخی واقعات سے اختلاف کی بنیاد پر کوئی شخص ماضی میں ہونے والے واقعات کو چیلنج کرسکے۔ عدالت تاریخ میں کئے گئے اچھے برے کاموں کا نوٹس نہیں لے سکتی۔ لوگ قانون کو ہاتھ میں لے کر ماضی میں کی گئی غلطیوں کا ازالہ نہیں کرسکتے۔ تاریخ کی غلطیوں کو حال اور مستقبل میں ظلم کرنے کے لئے آلہ کار نہیں بنایا جاسکتا۔ وزیراعظم نریندر مودی نے بھی اس فیصلے کو لیکر اپنے بیان میں کہا کہ ہمیں ماضی کی تلخیاں بھلادینی چاہئے اور ملک کو آگے بڑھانے کے لئے مل جل کر جدوجہد کرنی چاہئے۔ آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھگوت نے بھی اسی قسم کا مثبت بیان دیا تھا۔

تحفظ عبادت گاہ قانون کی ضرورت کیوں پڑی تھی اس کا پس منظر جان لیں۔ بابری مسجد رام جنم بھومی تنازعہ نے ملک کے طول وعرض کو اپنی گرفت میں لے رکھا تھا۔ امن وامان کی صورت حال دگرگوں تھی۔ اس معاملے نے سیاست کا رخ ہی تبدیل کردیا تھا۔ لال کرشن اڈوانی کی رتھ یاترا نے آگ میں گھی کا کام کیا تھا۔ ملایم سنگھ یادو کی حکومت نے بابری مسجد کی حفاظت کئے جانے کا حکم دے رکھا تھا مشتعل ’کارسیوکوں‘ پر پولس کی فائرنگ سے ہوئی ہلاکتوں نے بھی ماحول کو مزید کشیدہ کردیا تھا۔ اس وقت کی کانگریس حکومت نے عبادت گاہ قانون 1991 Worship Places Act کو اس نیت سے متعارف کرایا تھا کہ بابری مسجد کی طرح کے دیگر تنازعات سے بچا جاسکے۔ اس ایکٹ میں یہ التزام ہے کہ عبادت گاہوں کو جیسا کہ وہ 15 اگست 1947 کو جس حالت میں تھیں برقرار رکھا جائیگا۔ دفعہ 3 کے مطابق کسی عبادت گاہ میں کوئی جزوی یا مکمل تبدیلی نہیں کی جاسکے گی۔ اگر یہ ثابت بھی ہوجائے کہ مذکورہ مذہبی مقام تاریخ میں کسی اور مذہبی مقام کو تباہ کرکے بنایا گیا تھا تب بھی اس کی موجودہ شکل کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ سیکشن 4 کسی بھی عبادت گاہ کے مذہبی کردار کو تبدیل کرنے کے لئے مقدمہ دائر کرنے یا کوئی دوسری قانونی کاروائی شروع کرنے پر پابندی لگاتا ہے۔ ایودھیا کا بابری مسجد رام جنم بھومی کا معاملہ اس قانون سے مستثنیٰ رہے گا۔ یہ صحیح ہے کہ موجودہ حکمراں جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی جس کی اب زیادہ تر صوبوں میں بھی حکومتیں ہیں اس کا انحصار ہی فرقہ وارانہ سیاست پر رہا ہے۔ رام جنم بھومی تحریک نے ہی اسے بام عروج پر پہونچایا ہے۔ اس نے 1991 سے ہی اس قانون کی سخت مخالفت کی تھی۔ ایودھیا تحریک کے دوران ہی بی جے پی اور اس کی ذیلی تنظیمیں بجرنگ دل اور وشوا ہندو پریشد وغیرہ ایودھیا کے بعد کاشی اور متھرا کے مندروں کو آزاد کرنے کی باتیں کرتے تھے۔ رام مندر تو جھانکی ہے کاشی متھرا باقی ہے جیسے نارے بڑے جوش وخروش سے لگائے جاتے تھے۔

بابری مسجد کا فیصلہ آئے ہوئے تین سال کا عرصہ بھی نہیں گذرا تھا کہ ہندو تنظیموں نے نئے تنازعے کھڑے کرنا شروع کردئے تھے پانچ سال پورے ہوتے ہوتے ملک بھر میں دو درجن سے زیادہ مساجد کے خلاف مقدمات داخل کردیے گئے۔ نچلی عدالتوں میں درخواستیں سنوائی کے لئے نہ صرف منظور کی جاتی رہیں بلکہ احکامات بھی جاری کئے جاتے رہے۔ جب کہ عبادت گاہ قانون اس طرح کی کاروائیوں پر پابندی لگاتا ہے۔ وی ایچ پی جو پہلے تین ہزار مسجدوں پر دعویٰ رکھتی تھی اب تیس ہزار مسجدوں کی دعویدار ہے۔ تمام اداروں کی طاقت ان کے پاس ہے۔ وارانسی کی گیان واپی مسجد کو متنازعہ بنا دیا گیا ہے۔ لاکھوں مقدمات التوا میں ہیں لیکن ان معاملات میں عدالتوں کی تیز رفتاری حیران کن ہے۔ ابھی حال ہی میں سنبھل جامع مسجد کا معاملہ اس تیز رفتاری کی جیتی جاگتی مثال ہے۔ صدیوں پرانی مسجد پر مندر ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ عدالت دو گھنٹے میں بغیر دوسرے فریق کا موقف سنے سروے کا حکم جاری کردیتی ہے۔ دوسرے دن سروے کرلیا جاتا ہے۔ دو دنوں کے بعد انتظامیہ بنا کسی قانونی جواز کے دوبارہ سروے کرنے پہونچ جاتی ہے ساتھ میں ہندو انتہا پسند تنظیموں کے افراد اشتعال انگیز نعرے لگاتے چل رہے ہوتے ہیں۔ احتجاجاً مسلمانوں کی بھیڑ اکٹھا ہو جاتی ہے پانچ نوجوان فائرنگ میں ہلاک ہوجاتے ہیں۔ مہنگائی، بے روزگاری، گرتی معیشیت صحت اور تعلیم کے محاذوں پر حکمراں جماعت کے پاس زیادہ کچھ کہنے کو نہیں ہے۔ سیاسی حکمت عملی کے طور پر ہندو مسلم تنازعات حکومت کے لئے سود مند رہتے ہیں۔

بابری مسجد رام جنم بھومی کے فیصلے میں سپریم کورٹ کے عبادت گاہ قانون کا اتنی صراحت سے ذکر کرنے کے باوجود سپریم کورٹ کے ذریعہ ہی اس قانون کے خلاف دائر عرضیاں قبول کرنا حیرت انگیز تھا۔ جو قانون عبادت گاہوں کے تحفظ کے لئے بنایا گیا تھا خود سپریم کورٹ نے اس قانون کو بے اثر بنادیا۔ کئی ماہر قانون جن میں معروف وکیل راجیو رام چندرن شامل ہیں موجودہ صورتِ حال کے لئے سابق چیف جسٹس چندر چوڑ کو ذمہ دار قرار دیا ہے۔ اگر وہ تحفظ عبادت گاہ قانون کے مقصد کا لحاظ رکھتے ہوئے اس طرح کی درخواستوں کو رد کردیتے تو ملک میں فرقہ پرستی کی آگ لگانے والوں کے حوصلے پست ہوجاتے اور جس طرح آج بے شمار مسجدوں مزارات کو لیکر ملک کا ماحول خراب کیا جارہا ہے اس کی نوبت نہ آتی۔ جسٹس چندر چوڑ نے فیصلہ دیا کہ کسی عمارت کی اصل نوعیت کا پتا لگانا عبادت گاہ قانون کی خلاف ورزی نہیں ہے، اس دلیل نے قانون کو سرے سے بے معنی بنادیا۔ مسلمانوں نے بابری مسجد کا غیر منصفانہ فیصلہ محض اس امید پر دل پر پتھر رکھ کر قبول کرلیا تھا کہ 1991 Worship Places Act کی موجودگی میں ان کی دیگر مساجد اور عبادت گاہیں محفوظ رہیں گی اور عدالتوں میں اس قسم کے دعوے قابل قبول نہ ہوں گے۔ لیکن سابق چیف جسٹس کے فیصلے نے ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا اور فرقہ پرستوں کے حوصلے اتنے بلند کردئے کہ وہ آئے دن کسی نہ کسی تاریخی مسجد پر مندر ہونے کا دعویٰ کررہے ہیں اور عدالتیں قبول کرتی جا رہی ہیں۔ بہت سی تاریخی مساجد پر مندر ہونے کا دعویٰ کیا جارہا ہے جن میں گیانواپی مسجد وارانسی، کمال مولہ مسجد مدھیہ پردیش، شاہی عیدگاہ متھرا، جامع مسجد دہلی، جامع مسجد سنبھل، اٹالہ مسجد جونپور، ڈھائی دن کا جھوپڑا اجمیر وغیرہ شامل ہیں۔ اب ان کے حوصلے اتنے بڑھ چکے ہیں کہ اجمیر شریف کی خواجہ معین الدینؒ کی درگاہ پر بھی مندر ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ تحفظ عبادت گاہ قانون کو لے کر عدالتِ عظمیٰ میں کئی درخواستیں زیر التوی ہیں جن پر آئندہ چند روز میں سنوائی ہونی ہے۔ اگر عدالت چاہے تو اس قانون کو من وعن لاگو کرنے کا حکم دے کر فرقہ پرستوں کے امن وامان تباہ کرنے اور ملک کو خانہ جنگی کے دہانے پر لے جانے کے منصوبوں پر پانی پھیر سکتی ہے۔ اور ایک بار پھر قانون کی بالادستی ثابت کرسکتی ہے۔☆

(Mb.9450191754, بارہ بنکی)

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

۸/دسمبر یوم وفات کے موقع پر خصوصی پیشکش

حفیظ نعمانی کی یاد میں

ڈاکٹر عصمت ملیح آبادی

بزرگ دوست محترم حفیظ نعمانی سنبھل کے بہت بڑے پھاٹک اور مکان والے علمی خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے والدِ محترم مولانا محمد منظور نعمانی عالموں کے عالم تھے۔ مولانا منظور صاحب کے ایک فرزند نے خطابت میں اور دوسرے نے صحافت میں خوب چار چاند لگائے۔ جس نے صحافت میں چار چاند لگائے انھیں میں پچاس برس سے جانتا ہوں، یعنی ۱۹۷۰ء سے سلام دعا شروع ہوئی تھی، جو دعوتوں، صحبتوں، چاہتوں اور ملاقاتوں سے ہوتی ہوئی معمولی دوستی تک چلی گئی تھی۔

برادرم اویس سنبھلی کا اصرار ہے کہ میں حفیظ صاحب مرحوم پر اپنے خیالات قلم بند کروں، جب کہ میں جانتا ہوں کہ میرے خیالات ہی کیا؟ میرے بہت سے ساتھی اس میدان کے کھلاڑی ہیں۔ جنھیں کچھ آتا جاتا تو ہے نہیں لیکن بہت بڑے شاعر، ناقد، نثار اور فکشن نگار ہیں، مجھے تھوڑا لکھنا، لکھانا کیا زبان کے چٹخارے لگانا اور تقریر میں اٹکھیلیاں کرنا آتا ہے، جسے لوگ ادب سمجھتے ہیں۔

۱۹۷۰ء میں لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبۂ اردو فارسی میں ایم اے اردو کا طالب علم تھا اور اپنے دوست شہیر حیدر کے ساتھ بیرسٹر چودھری حیدر حسین صاحب کی کوٹھی واقع امین آباد میں رہتا تھا اور نظیر آباد کے ہوٹل میں چار سو روپے ماہانہ دے کر دونوں وقت کھانا کھاتا تھا۔ مذکورہ کوٹھی کے نچلے حصے میں جمیل مہدی مرحوم چار مینار سگریٹ کے دھویں میں اُڑاتے ہوئے ہفت روزہ "عزائم" نکالتے تھے، ان کے پڑوس میں ہی ایک کوٹھری مولانا خیر بہوروی کے لیے بھی مختص تھی۔ ایک اور مجذوب قسم کے بزرگ بھی وہیں رہا کرتے تھے جنھوں نے مجھے حب الوطنی پر پہلا مضمون لکھنے کی ترغیب دی تھی۔ ان بزرگوں کے علاوہ شہیر حیدر کی شام کی محفلوں میں جناب حفیظ نعمانی، انجم ملیح آبادی، ارشاد علی خاں، مولوی گنج کے ایک سبھاسد اور بابو میاں جو بعد میں ایم ایل اے منتخب ہوگئے تھے شریک رہتے تھے۔ لیکن اس محفل میں جب میں آکر بیٹھ جاتا تھا تو ان حضرات کو ٹھنڈے کے کباب میں ہڈی محسوس ہونے لگتی تھی کیوں کہ، میری عمر کم تھی اور میری وجہ سے یہ لوگ کھل کر گفتگو نہیں کر سکتے تھے۔

ان محفلوں میں جو شخصیت سب سے زیادہ متاثر کن، متین، شائستہ اور سنجیدہ نظر آئی، وہ حفیظ نعمانی مرحوم تھے، ان کی نپی تلی گفتگو، سنجیدہ انداز تخاطب، جملوں کا علمی وادبی انتخاب، چھوٹے اور بڑے کا لحاظ اور نشست وبرخاست سے مجھے بہت کچھ سیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملا۔ حفیظ صاحب جس سے ملاقات کر لیتے، وہ انہیں اپنی زندگی کا حصہ بنا لیتا تھا۔ وہ اپنے چھوٹوں کے سامنے اخلاقیات کے نمونے اس طرح پیش کرتے تھے گویا انہیں اخلاقیات کا ابتدائی سبق پڑھا رہے ہوں۔ ان کی مسکراہٹ میں زندگی کی کثافتیں اور تلخیاں غسل کر کے تازہ ہو جاتی تھیں۔ روتوں کو ہنسانا کسی شخصیت کا کمال تصور کیا جاتا ہے۔ حفیظ صاحب روتوں کو ہنسانا اور ہنستوں کو قہقہے لگانا سکھاتے تھے۔

حفیظ صاحب کی شخصیت اتنی متاثر کن تھی کہ میں اکثر ان کے پریس میں جا کر بیٹھ جاتا اور ان کی گفتگو سنتا رہتا، وہ میرا کچھ سیکھنے کا سن تھا، اسی لیے شہر کی وہ شخصیات جن میں سکھانے کی صلاحیت تھی، میری پسندیدہ شخصیات تھیں، اسی لیے میں نے جناب عشرت علی صدیقی کے علاوہ اس زمانے کی تمام معروف شخصیات سے کچھ نہ کچھ اخذ ضرور کیا ہے۔

حفیظ صاحب کو میں اس لیے بھی پسند کرتا تھا کہ وہ میرے والد جناب مائل ملیح آبادی کے بڑے مداح تھے اور اکثر ان کا تذکرہ احترام کے ساتھ کرتے تھے۔ آج کے تمام چھوٹے ادیب وشاعر کسی قلم کار کی تعریف اس لیے نہیں کرتے ہیں کہ کہیں خود مزید چھوٹے نہ ہو جائیں، مگر وہ بڑے لوگ تھے جو خود کو چھوٹا سمجھتے تھے۔ حفیظ صاحب بڑے آدمی اور بڑے قلم کار تھے، انھیں لوگ صحافی کے خانے میں رکھتے ہیں، حالاں کہ وہ بہت بڑے ادیب بھی تھے، جس کا اندازہ اُن کی سوانح کو پڑھ کر ہو جاتا ہے۔ پروفیسر ملک زادہ صاحب کو نظامت نے نقصان پہنچایا اور حفیظ صاحب کو صحافت نے، وہ صحافی نہ ہوتے تو فکشن نگار ہوتے اور ایسے فکشن نگار کہ ان کی لہر میں نام نہاد بڑے فکشن نگار بہہ جاتے۔ ان کی زبان میں بلا کی چاشنی تھی، دلکشی تھی، دل آویزی تھی، دل بستگی تھی، وہ جھوم جھوم کر لکھتے تھے اور لکھتے ہی چلے جاتے تھے، جیسے تیز پروائی کے ساتھ بارش، جیسے شدید گرمی میں ٹھنڈی ہوائیں، جیسے گھنگھور اندھیرے میں جگنو کی چمک، جیسے ماں کے انتقال پر تسلی کے کلمات، جیسے بیمار کی عیادت، جیسے بیوہ کی مسکراہٹ۔

نثر لکھنے کی کسے مجال ہے، کیوں کہ نثر خود ہی ایک کمال ہے، اسی لیے نثار کم اور شاعر زیادہ ہیں اور سب بڑے ہیں، کیوں کہ اقبال، جوش، فیض، مجاز اور جگر کا شمار چھوٹے شاعروں میں ہوتا ہے۔

نثر نگاری میں جو لوگ قابل ذکر ہیں، ان میں حفیظ نعمانی کا ذکر ضرور کیا جائے گا، ان کے اداریے پڑھ کر لگتا ہے کہ یہ کسی مدیر کی تحریر ہے، کسی ادیب کی تحریر ہے، کسی بڑے قلم کار کی تحریر ہے، شہر لکھنؤ کے کتنے روزناموں میں ان کے اداریے شائع ہوتے تھے، اس کا ذکر ضروری نہیں ہے کہ قارئین تحریر ہی سے اس کا اندازہ لگا لیتے تھے۔

حفیظ نعمانی کی تحریریں، بہت بلندی سے اپنا سفر شروع کرتی ہیں اور سبک روی کے ساتھ اترتی چلی آتی ہیں۔ ایک دانش ور اور ادیب کا یہی تو کمال ہے کہ وہ جس موضوع پر قلم اٹھاتا ہے، اُس کا حق ادا کر دیتا ہے۔ حفیظ نعمانی ایک دیانت دار ادیب ہیں۔ ان کی تحریروں میں نیاز فتح پوری اور صادق سردھنوی جیسی لفاظیاں نہیں ہیں۔ ان کا قلم بہت باکردار ہے، وہ سچائیوں کے علم بردار ہیں، صداقتوں کے امین ہیں، حرمتِ تحریر کے پاسدار ہیں۔ ان کے اداریے، ان کی تحریر کردہ خبریں، ان کے تبصرے اور ان کی گفتگو میں بڑی انفرادیت تھی، وہ سنبھل کے پہلے سپوت تھے جو لکھنؤ کے آخری شہری نظر آتے تھے۔ میں انھیں ایک اعلیٰ درجے کا قلم کار اور دانش ور تسلیم کرتا ہوں اور محترم حفیظ نعمانی کی تحریروں، تقریروں، گفتگو اور شخصیت سے، بہت متاثر ہوں۔

❁❁❁

تبصرہ۔۔۔۔۔تبصرہ۔۔۔۔۔تبصرہ

نام کتاب : حفیظ نعمانی اور ان کا عھد
مؤلف : حکیم وسیم احمد اعظمی
ضخامت : 576 صفحات
قیمت : 600 روپے
ناشر : نعمانی کیئر فاؤنڈیشن، بارود خانہ، نزد لال مسجد، گولہ گنج، لکھنؤ۔ 226018

تبصرہ نگار: ڈاکٹر داؤد احمد

حکیم وسیم احمد اعظمی کی شخصیت اپنے اندر ہمہ جہتی اور جامعیت کا ایک حسین امتزاج رکھتی ہے۔ وہ بیک وقت ایک طبیب، ماضی کے طب وحکمت کی گتھیوں کو سلجھانے والے محقق، تذکرہ نگار، اطباء و حکما کی ادبی خدمات کے نقاد اور طبی صحافت میں اپنی انفرادیت کے حامل ہیں۔ تاہم ان کی سب سے نمایاں اور منفرد شناخت تحقیق کے میدان میں ہے، جو ان کے علمی کمالات کو چار چاند لگا دیتی ہے۔ ان کا تحقیقی انداز نہ صرف ان کے علم وفضل کی گواہی دیتا ہے بلکہ ان کے اسلوب کو ان کے ہم عصروں میں ممتاز کرتا ہے۔ وسیم صاحب کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ تحقیق کو محض ایک علمی سرگرمی نہیں سمجھتے بلکہ اسے اپنی شخصیت کا جوہر اور اپنی تحریروں کی روح قرار دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تصنیفات نہ صرف ماضی کی جھلک پیش کرتی ہیں بلکہ تحقیق کے اصولوں اور ادب کے معیار کو بھی بلند کرتی ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب "حفیظ نعمانی اور ان کا عہد" حکیم وسیم احمد اعظمی کا گراں قدر کارنامہ ہے جو اردو صحافت کی تاریخ میں ایک اہم اضافہ ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے حفیظ نعمانی کے سو (۱۰۰) ہم عصر اردو صحافیوں و کالم نگاروں کا تفصیل سے تذکرہ کیا ہے جس سے اس عہد کی ادبی اور صحافتی سرگرمیوں کی عکاسی ہوتی ہے۔ حکیم وسیم احمد اعظمی کی اس تحقیقی کوشش کی خاص بات یہ ہے کہ انھوں نے ہر صحافی کی زندگی، ان کے کارنامے اور ان کی ادبی شناخت پر گہرائی سے غور کیا ہے۔ اس طرح یہ کتاب نہ صرف ایک معلوماتی ماخذ ہے بلکہ اردو صحافت کی تاریخ کو سمجھنے کے لئے بھی ایک اہم دستاویز ہے۔ یہ تذکرے اس دور کے صحافتی ماحول اور ادب کی روشنی میں ان شخصیات کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

زیر مطالعہ کتاب میں اردو صحافیوں اور کالم نگاروں کا تذکرہ واقعی نئی نسل کے لئے ایک قیمتی خزانہ فراہم کرتی ہیں۔ یہ کتاب ان شخصیات کو زندہ جاوید کرنے کا کام کرتی ہے جن کے بارے میں بہت سے عوام ناآشنا ہیں، خاص طور پر لکھنؤ کے صحافیوں کا ذکر اس شہر کی صحافتی تاریخ کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے جو اردو ادب اور صحافت کے لئے ایک اہم مرکز رہا ہے۔ کتاب میں شامل تذکروں کی وسعت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ حکیم وسیم احمد اعظمی نے مختلف شہروں سے تعلق رکھنے والے صحافیوں کو یکجا کیا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اردو صحافت کا سفر صرف ایک شہر تک محدود نہیں تھا بلکہ یہ ملک بھر میں پھیلا ہوا تھا۔ اس سے نہ صرف اردو صحافت کی تاریخ کا احاطہ ہوتا ہے بلکہ ان صحافیوں کے کام اور ان کی شراکت کی اہمیت بھی سامنے آتی ہے۔

حفیظ نعمانی کی شخصیت اور ان کی صحافتی خدمات اردو صحافت کے میدان میں بے حد نمایاں ہیں۔ ان کی تحریریں اور اداریے نہ صرف قاری کی سوچ وفکر پر اثر انداز ہوتے ہیں بلکہ وہ اہم ملی وسیاسی مسائل پر بھی اپنی رائے واضح طور پر پیش کرتے ہیں۔ ان کی صحافتی سرگرمیاں جیسے "الفرقان" "ندائے ملت" "ہفت روزہ عزائم" اور روزنامہ "ان دنوں" وغیرہ میں ان کی تحریریں ایک خاص اثر رکھتی تھیں، جس نے انھیں عوام کے درمیان مقبول بنایا۔ ان کی بے باک اور حقائق پر مبنی تحریریں انھیں بہت سے چیلنجز کا سامنا کرنے پر مجبور کرگئیں اور انھوں نے قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں جو ان کی ثابت قدمی اور جرأت کی دلیل ہے۔ وہ اپنی صحافتی ذمہ داریوں کے تئیں کتنا پر عزم تھے۔ ان کی زندگی اور کام اس بات کی مثال ہیں کہ کیسے ایک صحافی اپنے اصولوں اور نظریات کے لئے جدوجہد کرتا ہے۔

کتاب کے پیش لفظ کے تحت حکیم وسیم احمد اعظمی نے اعتراف کیا ہے کہ انھوں نے "حفیظ نعمانی اور ان کا عہد" کتاب پر تحقیقی کام کرنے میں کتنی محنت کی ہے۔ اس کتاب کی تالیف کا ڈول 2020ء میں ایک مضمون "حفیظ نعمانی اور ان کا عہد" لکھ کر ڈالا تھا۔ انھوں نے اس مضمون کو اویس سنبھلی کی مرتب کردہ کتاب "حفیظ نعمانی: ایک عہد ایک تاریخ" میں شامل کیا۔ بعد ازاں موصوف نے اس کتاب کی تالیف میں تین سال کا عرصہ صرف کیا۔ وہ اس بات کا خود اعتراف کرتے ہیں کہ میں نے بھرپور کوشش کی ہے کہ حفیظ نعمانی کے عہد کے اردو صحافیوں کا تذکرہ اس کتاب میں شامل ہو جائے تاہم کچھ صحافیوں کا ذکر اس میں پیش نہیں کیا جاسکا ہے جس کی وجہ سے وہ اس کوشش میں ہیں کہ ان کا تذکرہ بھی کسی دوسری کتاب میں ضرور کیا جائے۔ وہ اپنی جدوجہد کو نسل نو کے سامنے لانا چاہتے ہیں اور اردو صحافت کی تاریخ کے اس اہم پہلو کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔

زیر مطالعہ کتاب میں جن مشہور صحافیوں و کالم نگاروں پر حکیم وسیم احمد اعظمی نے قلم اٹھایا ان میں مولانا عبد الماجد دریابادی، مولانا محمد عثمان فارقلیط، قاضی محمد عدیل عباسی، امین سلونوی، حیات اللہ انصاری، شوکت تھانوی، نسیم انہونوی، خان محبوب طرزی، صباح الدین عمر، حکیم عبد القوی دریابادی، مولانا امداد صابری، عشرت علی صدیقی، محمد آصف قدوائی، جی ڈی چندن، کلدیپ نیر، غلام سرور، احمد سعید ملیح آبادی، جمیل مہدی، عابد سہیل، شارب ردولوی، احمد جمال پاشا، قیصر تمکین علوی، عرفان صدیقی، فاروق ارگلی، احمد ابراہیم علوی، ہارون رشید علیگ، رضوان احمد، جاوید حبیب، شاہنواز قریشی، شاہد صدیقی، اختر الواسع، شمیم طارق، عالم نقوی، شکیل حسن شمسی، سہیل انجم، عبد النافع قدوائی، منور حسن کمال، سکیل رشید، معصوم مرادآبادی، اکبر علی بلگرامی، مشرف عالم ذوقی، وقار رضوی، اشرف استھانوی، حقانی القاسمی، ہارون رشید، عمیر منظر، محمد فرقان سنبھلی، رضوان احمد فاروقی، یامین انصاری، شاہد الاسلام، محمد وصی اللہ حسینی، افضل مصباحی اور محمد اویس سنبھلی کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

زیر نظر کتاب کی تقدیم معروف صحافی سہیل انجم نے تحریر کی ہے جس میں انھوں نے اردو صحافت کی تاریخ کا نہایت جامع تجزیہ پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ حفیظ نعمانی کی صحافتی خدمات اور حکیم وسیم احمد اعظمی کی ادبی خدمات کا تہہ دل سے اعتراف کیا ہے۔ وہ اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "حکیم وسیم احمد اعظمی کا کام انتہائی اہم، قابل قدر، لائق ستائش اور قابل تقلید ہے۔ انھوں نے "حفیظ نعمانی اور ان کا عہد" موضوع پر نہایت سنجیدگی اور گہرائی سے کام لیا ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو نہ صرف ماضی کی عکاسی کرتی ہے بلکہ موجودہ اور آنے والی نسل کے صحافیوں کے لئے ایک مثال قائم کرتی ہے کہ کس طرح محنت اور لگن کے ساتھ صحافت کی جاسکتی ہے۔ یہ کتاب واقعی ہندوستانی صحافت کے سلسلے میں ایک اہم دستاویز کے طور پر سامنے آئے گی اور اس کا استعمال حوالہ کے طور پر بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس میں شامل مواد اور تحقیق نئی نسل کے صحافیوں کو اپنی شناخت بنانے اور صحافتی اخلاقیات کے مطابق کام کرنے میں مدد فراہم کرے گی"۔

مشہور صحافی معصوم مرادآبادی کی تقریظ کتاب کی اہمیت کو مزید اجاگر کرتی ہے۔ خاص طور پر اردو صحافت کے منظرنامے پر ان کی طویل گفتگو اور حکیم وسیم احمد اعظمی کی متعدد خدمات کا ذکر کرتے ہوئے ان کا یہ کہنا کہ "صحافت سے حکیم صاحب کا گہرا شغف ہے"۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ صرف ایک مصنف ہی نہیں بلکہ ایک ایسے فرد ہیں جس نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ صحافتی سرگرمیوں میں صرف کیا ہے۔ سہ ماہی "جہان طب" نئی دہلی کی ادارت کا تجربہ ان کی قابلیت اور علم کا ثبوت ہے جبکہ ان کے سیاسی اور سماجی کالموں نے انھیں ایک معروف صحافی کے طور پر متعارف کرایا۔ ان کی طبی دنیا میں حیثیت اور تصنیفات کی قدردانی یہ بتاتی ہے کہ وہ محض ایک صحافی نہیں بلکہ ایک معتبر اور ہمہ جہت شخصیت ہیں۔ یہ کتاب "حفیظ نعمانی اور ان کا عہد" واضح کرتی ہے کہ یہ محض ایک تحقیقی کتاب نہیں بلکہ حکیم وسیم احمد اعظمی کی ذاتی دلچسپی اور اردو صحافت کے حوالے سے ان کی عزم ولگن کی عکاسی بھی کرتی ہے۔

ڈاکٹر عمیر منظر نے اپنے اعتراف میں حکیم وسیم احمد اعظمی کے عزم و استقلال اور ان کی زیر نظر کتاب کی علمی اہمیت کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ان کے مطابق یہ کتاب محض تحریری کام نہیں ہے بلکہ ایک فکری اور علمی تحریک کی بنیاد ہے۔ جس روایت میں ایک نئی روح پھونکی ہے اس میں ماضی کی اہم شخصیات اور ان کے کارناموں کو ایک جامع اور منظم انداز میں پیش کیا گیا ہے جو علمی اور تحقیقی میدان میں ایک اہم اضافہ ہے۔

اویس سنبھلی نے 'رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہے ذوق' مصرے کو سرخی کے طور پر استعمال کرتے ہوئے حکیم وسیم احمد اعظمی کی ادبی صلاحیتوں کا اعتراف نہایت عمدگی سے کیا ہے۔ اس مضمون میں اویس سنبھلی نے حکیم صاحب کا مختصر تعارف بھی پیش کیا ہے۔ اس مضمون کو حکیم وسیم احمد اعظمی کی زندگی اور شخصیت کو سمجھنے کے حوالے سے ایک مؤثر رہنما کہا جاسکتا ہے۔ اس میں حکیم صاحب کی زندگی کے وہ پہلو بھی اجاگر کئے گئے ہیں جن سے ادبی دنیا ناواقف تھی۔ مزید برآں اویس سنبھلی نے وضاحت کی ہے کہ یہ کتاب اردو کے ممتاز صحافی حفیظ نعمانی مرحوم کے ہم عصر صحافیوں اور کالم نگاروں کی داستان ہے، بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ یہ کتاب آزادی کے بعد کی اردو صحافت کی تاریخ، اس کے روشن کرداروں، ان کی زندگی اور ان کی خدمات کا احاطہ کرتی ہے۔

زیر نظر کتاب میں شامل سب سے جامع اور مفصل مضمون "ذکر حفیظ نعمانی" عنوان سے ہے، جسے حکیم وسیم احمد اعظمی نے تحریر کیا ہے۔ یہ مضمون صفحہ 43 سے صفحہ 109 تک پھیلا ہوا ہے جو 67 صفحات پر مشتمل ہے۔ حفیظ نعمانی پر 67 صفحات کا بیش قدر مضمون ان کے مشاہدہ اور ان کی صحافتی شعور کا غماز ہے۔ اس مضمون میں حکیم وسیم احمد اعظمی نے حفیظ نعمانی کی زندگی، شخصیت اور صحافتی خدمات کا انتہائی عمیق اور موثر تجزیہ پیش کیا ہے۔ ان کی تحریر میں مثالوں اور حوالوں کا خوبصورت استعمال نظر آتا ہے جو مضمون کو گہرائی اور وزن فراہم کرتا ہے۔

حکیم وسیم احمد اعظمی نے حفیظ نعمانی کے ساتھ اپنی یادوں، ملاقاتوں اور اہم واقعات کو اس طرح بیان کیا ہے کہ قاری کے سامنے ایک زندہ اور جاندار تصویر آجاتی ہے۔ اس تفصیلی اور ادبی گہرائی کی بدولت یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ یہ مضمون اس کتاب کا حاصل مطالعہ اور جوہر کہا جاسکتا ہے جو نہ صرف حفیظ نعمانی کی شخصیت کو روشن کرتا ہے بلکہ مصنف کی ادبی بصیرت اور اظہار کی مہارت کا بھی عکاس ہے۔ اس مضمون میں شامل حفیظ نعمانی کے کالموں اور اداریوں کو پڑھ کر ان کے اسلوب وفکر کی عکاسی ہوتی ہے، ان کے اسلوب میں سادگی کے ساتھ دلائل اور استدلال کی گہرائی ملتی ہے جو کسی بھی موضوع پر گہرا تجزیہ پیش کرتی ہے۔ ان کی تحریروں میں دانشوری کے ساتھ ساتھ عوامی زبان کا استعمال ان کی فکر کو اور بھی زیادہ موثر بناتا ہے۔

"حفیظ نعمانی اور ان کا عہد" نہ صرف حفیظ نعمانی کی ادبی وصحافتی زندگی کی جھلک پیش کرتی ہے بلکہ ان کے عہد کے نمایاں ادیبوں، صحافیوں اور کالم نگاروں کے بارے میں بھی معلومات فراہم کرتی ہے۔ ڈاکٹر مسعود الحسن عثمانی (جنرل سکریٹری، دینی تعلیمی کونسل لکھنؤ) نے اس کتاب کا فلیپ لکھا ہے جس میں انھوں نے حکیم وسیم احمد اعظمی کی طبی اور ادبی خدمات کو اجاگر کرتے ہوئے انھیں زبان وقلم کا رفیق قرار دیا ہے۔ اسی طرح کتاب کے بیک کور پر شکیل رشید (ایڈیٹر، ممبئی اردو نیوز) نے اپنے تبصرے میں کتاب کی افادیت اور اہمیت کو سراہتے ہوئے لکھا کہ حکیم صاحب نے اس کتاب میں ذکر کردہ شخصیات کو گویا پھر سے زندہ کر دیا ہے۔

نگارندہ حکیم وسیم احمد اعظمی کو ان کے اس نایاب کارنامے پر دل کی عمیق گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ آئندہ بھی اپنی علمی و ادبی خدمات کے ذریعے قارئین کو انبساط بخشتے رہیں گے اور علم وادب کے میدان میں نئی راہیں متعین کریں گے۔

جانکی پورم لکھنؤ Mob. 8423961475

❁❁❁

دھرمیندر بالی ووڈ کے ہی مین ہیں

دھرمیندر کی باثر کارکردگی سے دلیپ کمار بھی متاثر ہیں۔ دلیپ کمار نے دھرمیندر کی ستائش کرتے ہوئے کہا تھا میں جب بھی خدا کے پاس جاؤں گا میں بس یہی کہوں گا مجھے آپ سے صرف ایک ہی شکایت ہے کہ آپ نے مجھے دھرمیندر جیسا حسین شخص کیوں نہیں بنایا۔

یوم پیدائش موقع پر خصوصی پیشکش

ممبئی۔ بالی ووڈ میں اپنے جاندار کردار سے ناظرین کو دیوانہ بنانے والے دھرمیندر کو فلمی کیریئر کے ابتدائی دور میں وہ دن بھی دیکھنے پڑے جب ڈائریکٹر پروڈیوسر ان سے یہ کہتے تھے کہ آپ بطور اداکار فلم انڈسٹری کے لئے مناسب نہیں ہیں اور آپ کو اپنے گاؤں واپس چلے جانا چاہئے پنجاب کے پھگوارہ میں 8 دسمبر 1935 کو دھرمیندر کی پیدائش ہوئی۔ بچپن سے ہی انہیں فلموں کی جانب رغبت تھی اور وہ اداکار بننا چاہتے تھے۔ فلموں کی جانب ان کی دیوانگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ فلمیں دیکھنے کے لئے وہ میلوں پیدل چل کر شہر جاتے تھے۔ فلم اداکارہ ثریا کے وہ اس قدر دیوانہ تھے کہ انہوں نے 1949 میں ان کی ریلیز فلم دل لگی چالیس مرتبہ دیکھ ڈالی۔ سال 1958 میں فلم انڈسٹری کی مشہور میگزین فلم فیئر کا ایک اشتہار نکلا جس میں نئے چہروں کو بطور اداکار کام دینے کی پیش کش کی گئی تھی۔ دھرمیندر اس اشتہار کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ یہی نہیں وہ امریکن ٹیوب ویل میں اپنی نوکری کو چھوڑ کر اپنے خوابوں کو پورا کرنے کے لئے مایہ نگر ممبئی آگئے۔ ممبئی آنے کے بعد دھرمیندر کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ فلم انڈسٹری میں بطور اداکار کام پانے کے لئے وہ مختلف اسٹوڈیو میں بھٹکتے رہے۔ وہ جہاں بھی جاتے انہیں تسلی بخش جواب نہیں ملتا۔ دھرمیندر چونکہ شادی شدہ تھے لہذا کچھ ڈائریکٹران سے یہ کہتے کہ یہاں تمہیں کام نہیں ملے گا۔ کچھ لوگ انہیں یہاں تک کہتے تھے کہ تم اپنے گاؤں جاؤ اور وہاں جا کر فٹ بال کھیلو لیکن دھرمیندر ان کی بات پر توجہ نہیں دیتے تھے بلکہ انہوں نے فلم انڈسٹری میں داخل ہونے کی اپنی کوشش جاری رکھی۔ اسی دوران دھرمیندر کی ملاقات ڈائریکٹر پروڈیوسر ارجن ہنگورانی سے ہوئی جنہوں نے دھرمیندر کی صلاحیت کو پہچان لیا اور اپنی فلم 'دل بھی تیرا ہم بھی تیرے' میں بطور اداکار کام کرنے کا موقع دیا لیکن فلم کی ناکامی نے دھرمیندر کو شدید صدمہ لگا اور ایک مرتبہ انہوں نے یہاں تک سوچ لیا کہ ممبئی میں رہنے سے بہتر ہے واپس گاؤں لوٹ جانا چاہئے۔ بعد میں دھرمیندر نے فلم انڈسٹری میں اپنی شناخت بنانے کے لئے جدوجہد شروع کر دی۔ اس فلم کے ناکام ہونے کے بعد دھرمیندر نے مالا سنہا کے ساتھ انپڑھ، پوجا کے پھول، نوتن کے ساتھ بندنی، مینا کماری کے ساتھ کاجل جیسی کئی سپر ہٹ فلموں میں کام کیا۔ ان فلموں کو ناظرین نے بہت پسند کیا۔ لیکن ان فلموں کی کامیابی کا سہرا دھرمیندر کے بجائے فلم کی ہیروئنوں کو دیا گیا۔ سال 1966 میں ریلیز فلم پھول اور پتھر کی کامیابی کے بعد صحیح معنوں میں بطور اداکار دھرمیندر اپنی شناخت بنانے میں کامیاب رہے۔ فلم میں دھرمیندر نے ایک ایسے غنڈے کا کردار ادا کیا جو سماج کی پرواہ کئے بغیر اداکارہ مینا کماری سے محبت کرنے لگتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ آج کے دور میں ہیرو اپنا طاقتور جسم دکھانے کے لئے بلاضرورت قمیض بدن سے اتار دیتا ہے پر اس فلم کے ذریعہ دھرمیندر ایسے پہلے ہیرو بنے جنھوں نے اس روایت کی بنیاد رکھی۔ فلم میں اپنے اس جاندار کردار کی وجہ سے وہ فلم فیئر کے بہترین اداکار کے ایوارڈ کے لئے نامزد کیے گئے۔

دھرمیندر کو ابتدائی کامیابی دلانے میں فلم ڈائریکٹر پروڈیوسر رشی کیش مکھرجی کی فلموں کا اہم تعاون رہا ہے۔ ان میں انوپما، مجھلی دادی اور ستیہ کام جیسی فلمیں شامل ہیں۔ پھول اور پتھر کی کامیابی کے بعد دھرمیندر کی شبیہ "ہی مین" کے طور پر بن گئی۔ اس فلم کے بعد زیادہ تر ڈائریکٹرز نے دھرمیندر کے ہی مین والی شبیہ کو اپنی فلموں میں پیش کیا۔ 70 کی دہائی میں دھرمیندر پر یہ تنقید کی جانے لگی کہ وہ صرف ایکشن فلمیں ہی کر سکتے ہیں۔ دھرمیندر کو اس شبیہ سے باہر نکالنے کے لئے ایک مرتبہ پھر رشی کیش مکھرجی نے مدد کی۔ انہوں دھرمیندر کے ساتھ ایک مزاحیہ فلم 'چپکے چپکے' بنائی جس میں دھرمیندر نے اپنی مزاحیہ اداکاری سے سب کو حیرت زدہ کر دیا اور یہ فلم بہت پسند بھی کی گئی۔ فلم انڈسٹری میں دھرمیندر اور ہیما مالنی کی جوڑی کو خوب پسند کیا گیا۔ یہ فلمی جوڑی سب سے پہلے فلم شرافت میں نظر آئی۔ اس فلم کو پسند بھی کیا گیا۔ سال 1975 میں اپنے زمانے کی معروف فلم شعلے میں دھرمیندر نے ویرو اور ہیما مالنی نے بسنتی کا رول ادا کیا۔ ہیما اور دھرمیندر کی جوڑی اس قدر پسند کی گئی کہ فلم انڈسٹری میں ڈریم گرل کے نام سے مشہور ہیما مالنی ان کی حقیقی زندگی کی ڈریم گرل بن گئیں۔ بعد میں اس جوڑی نے ڈریم گرل، چرس، آس پاس، پرتگیا، راجہ رانی، رضیہ سلطان، علی بابا چالیس چور، بغاوت، آتنک، دی برننگ ٹرین، دوست جیسی فلموں میں ساتھ کام کیا۔ سال 1975 میں دھرمیندر کے فلمی کیریئر کا اہم مرحلہ آیا اور انہیں ڈائریکٹر رمیش سپی کی فلم شعلے میں کام کرنے کا موقع ملا۔ اس فلم میں اپنے منچلے انداز سے دھرمیندر نے شائقین کو بھرپور محظوظ کیا۔ فلم میں دھرمیندر کے ڈائیلاگ آج بھی لوگوں کی زبان پر ہیں۔ خاص طور پر جب دھرمیندر شراب کے نشے میں پانی کی ٹنکی پر چڑھ کر کود جاؤں گا پھاند جاؤں گا، آج بھی مداحوں کی زبان پر ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ 70 کی دہائی میں ہوئے ایک تجزیے میں دھرمیندر کو دنیا کے خوبصورت مردوں کی فہرست میں شامل کیا گیا۔ دھرمیندر کی باثر کارکردگی سے دلیپ کمار بھی متاثر ہیں۔ دلیپ کمار نے دھرمیندر کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ میں جب بھی خدا کے پاس جاؤں گا میں بس یہی کہوں گا مجھے آپ سے صرف ایک ہی شکایت ہے کہ آپ نے مجھے دھرمیندر جیسا حسین شخص کیوں نہیں بنایا۔

دھرمیندر کو فلموں میں قابل قدر تعاون کے لئے سال 1997 میں فلم فیئر ایوارڈ کے لئے لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ کے انعام سے بھی نوازا گیا۔ اس وقت ان کی آنکھیں نم ہوگئیں اور انہوں نے کہا میں نے اپنے کیریئر میں سینکڑوں ہٹ فلمیں دی ہیں لیکن مجھے کبھی ایوارڈ کا مستحق نہیں سمجھا گیا آخر کار مجھے اب ایوارڈ دیا جارہا ہے میں بہت خوش ہوں۔ اپنے بیٹے سنی دیول کو فلم انڈسٹری میں پیش کرنے کے لئے دھرمیندر نے سال 1983 میں فلم بے تاب بنائی جبکہ 1995 میں دوسرے بیٹے بابی دیول کو لانچ کرنے کے لئے فلم برسات بنائی۔ دونوں فلمیں سپر ہٹ ثابت ہوئیں۔ فلم انڈسٹری میں کام کرنے کے بعد دھرمیندر نے سماجی خدمات انجام دینے کے لئے سیاست میں قدم رکھا اور 2004 میں راجستھان کے بیکانیر سے بھارتیہ جنتا پارٹی کے ٹکٹ پر الیکشن لڑ کر لوک سبھا کے رکن بنے۔ دھرمیندر نے اپنے چار دہائیوں پر مشتمل لمبے فلمی کیریئر میں تقریباً 250 فلموں میں اداکاری کی۔ لیکن ہندی فلم انڈسٹری نے ان کی فلمی خدمات کا اتنا اعتراف نہیں کیا گیا جتنا وہ اس کے مستحق تھے۔ امریکہ کے مشہور جریدے ٹائم میگزین نے دنیا کے دس خوبصورت لوگوں میں پہلے ان کی تصویر کو صفحہ اول پر شائع کیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ راجستھان میں ان کے مداحوں نے ان کے وزن سے دوگنا خون دے کر بلڈ بینک قائم کیا، جو ایک بڑی کامیابی تھی اور یہ مثال شاید ہی کہیں دیکھنے کو ملے۔ واضح رہے کہ دھرمیندر ان دنوں فلم یملا پگلا دیوانہ پھر سے میں کام کر رہے ہیں۔

معطل آئی اے ایس پوجا سنگھل کو نئے قانون کے تحت ضمانت ملی

رانچی۔(یو این آئی) جھارکھنڈ میں رانچی کی پی ایم ایل اے عدالت کے خصوصی جج پی کے شرمانے آج معطل آئی اے ایس افسر پوجا سنگھل کو نئے قانون کے تحت ضمانت دے دی۔عدالت نے انہیں 2لاکھ روپے کے ذاتی مچلکے پر ضمانت دینے کا حکم دیا ہے۔ اس کے علاوہ انہیں اپنا پاسپورٹ عدالت میں جمع کرانا ہوگا۔قبل ازیں عدالت نے برسامنڈا اسنٹرل جیل کے سپرنٹنڈنٹ کو یہ بتانے کی ہدایت کی تھی کہ پوجا سنگھل کتنے عرصے سے جیل میں ہیں اور ان کی عدالتی حراست کی مدت کتنی ہے۔ جس کی روشنی میں جیل سپرنٹنڈنٹ کی جانب سے عدالت میں جواب داخل کرایا گیا۔پوجا سنگھل اب تک تقریباً 28 ماہ سے جیل میں ہیں۔پوجا سنگھل کے وکیل کے مطابق نئے قانون کے مطابق اگر کسی ملزم کی عدالتی حراست کی مدت جو طویل عرصے سے جیل میں ہے، اس معاملے میں دی گئی سزا کا ایک تہائی ہے،تو اسے ضمانت دی جا سکتی ہے۔

فوجیوں کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا ملک کی اجتماعی ذمہ داری

وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ہم وطنوں سے مسلح افواج کے فلیگ ڈے فنڈ میں فراخ دلی سے حصہ ڈالنے کی اپیل کی

نئی دہلی۔ (یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ہم وطنوں سے مسلح افواج کے فلیگ ڈے فنڈ میں فراخ دلی سے حصہ ڈالنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ خدمت گزار اور ریٹائرڈ دونوں فوجیوں کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا ملک کی اجتماعی ذمہ داری ہے مسٹر سنگھ نے ہفتہ کو اس موقع پر اپنے ویڈیو پیغام میں کہا کہ یہ دن شہریوں کے لیے ایک موقع ہے کہ وہ فوجیوں کی بے مثال ہمت، قربانی اور لگن کو پہچانیں اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے عزم کا اعادہ کریں۔انہوں نے کہا، "ہمارے مسلح افواج ایک ناقابل تسخیر حفاظتی ڈھال کے طور پر کام کرتے ہیں، جو ہر صورت حال میں ہمارے تحفظ کے لیے ہمہ وقت تیار ہیں ۔ نہ صرف بیرونی خطرات کے خلاف، بلکہ قدرتی آفات کے دوران بھی۔ ہمارے سپاہیوں کی قربانی اور نظم و ضبط ہر ہندوستانی کے لیے ایک تحریک کا ذریعہ ہے"۔

حکومت کی جانب سے سابق فوجیوں کی فلاح و بہبود کے عزم کو دہراتے ہوئے، وزیر دفاع نے کہا کہ تمام تر کوششیں کی جارہی ہیں تا کہ سابق فوجیوں اور ان کے خاندانوں کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔انہوں نے عوام سے درخواست کی کہ وہ اپنی حصے داری ادا کریں اور اس بات پر زور دیا کہ ان کا تعاون فوجیوں اور ان کے اہل خانہ کے لیے اہم ثابت ہو سکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ معاشرتی فلاح کے لیے ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ سو ہاتھوں سے کمائے اور ہزار ہاتھوں سے عطیہ کرے۔ یہ دن ہر سال شہید ہیروز کے اعزاز میں منایا جاتا ہے جو مادر وطن کے دفاع میں سرحدوں پر بہادری سے لڑتے ہیں۔وزارت دفاع کا سابق فوجیوں کی فلاح و بہبود کا محکمہ، جنگ میں بیوہ ہونے والی خواتین، شہید فوجیوں کے زیر کفالت افراد اور معذوروں سمیت سابق فوجیوں کی فلاح و بحالی کے لیے کام کر رہا ہے۔ یہ محکمہ سابق فوجیوں کی ذاتی ضروریات جیسے غریبوں کی امداد، بچوں کی تعلیم کے لیے امداد، آخری رسومات کے لیے امداد، طبی امداد اور یتیم ،معذور بچوں کے لیے مالی امداد فراہم کرتا ہے۔

مرمو نے رائرنگ پور میں ترقیاتی پروجیکٹوں کا سنگ بنیاد رکھا

بھونیشور۔(یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے اڈیشہ کے اپنے پانچ روزہ دورے کے آخری دن ہفتہ کو رائرنگ پور میں تین نئی ریلوے لائنوں بنگیر یپوسی۔گورومہیسانی، بورامارا۔چاکولیا اور بادام پہاڑ۔کیندوجھارگڑھ لائن کا سنگ بنیاد رکھا۔محترمہ مرمو نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے قبائلی تحقیق اور ترقی کے مرکز، وندبوس ہوائی اڈے کی اپ گریڈیشن اور رائرنگ پور سب ڈویژنل اسپتال میں ایک نئے بلاک کی تعمیر کا بھی سنگ بنیاد رکھا۔اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے صدر نے اس یقین کا اظہار کیا کہ ریلوے منصوبے اور ہوائی اڈے سے خطے میں نقل و حمل، کامرس اور تجارت کو فروغ ملے گا اور 100 بستروں پر مشتمل نئی اسپتال کی عمارت مقامی لوگوں کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرے گی۔انہوں نے کہا کہ اوڈیشہ حکومت ہند کے پوروودیا ویژن سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ تعلیم، ہنر مندی، صحت، سیاحتی رابطوں اور ٹرانسپورٹ کی سہولیات سمیت مختلف فلاحی اسکیموں کے ذریعے پورے خطے کی ترقی کو تیز کیا جا رہا ہے۔ قبائلی بچوں کو تعلیم دینے کے لیے ایکلویہ ماڈل رہائشی اسکول قائم کیے جا رہے ہیں۔انہیں یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اوڈیشہ میں 100 سے زیادہ نئے ایکلویہ ماڈل رہائشی اسکول قائم کیے جا رہے ہیں، جن میں میورنج ضلع کے 23 اسکول بھی شامل ہیں۔انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ ان اسکولوں سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد قبائلی بچے معاشرے اور ملک کی ترقی میں معیاری کردار ادا کر سکیں گے۔صدر نے کہا کہ مجھے ہمیشہ اس مٹی کی بیٹی ہونے پر فخر رہا ہے۔ ذمہ داریوں اور مصروفیات نے مجھے کبھی بھی اپنی جائے پیدائش اور یہاں کے لوگوں سے دور نہیں کیا، بلکہ لوگوں کی محبت مجھے اس کی طرف کھینچتی رہتی ہے۔ میرے خیالات اور عمل میں مادر وطن باقی ہے۔اس خطے کے لوگوں کی پاکیزہ اور گہری محبت ہمیشہ میرے ذہن میں گونجتی ہے۔"

ملک میں بڑھتی فرقہ وارانہ کشیدگی پر امام بخاری فکرمند

مسلمانوں سے بات چیت کرنے کی وزیر اعظم مودی سے جذباتی گزارش

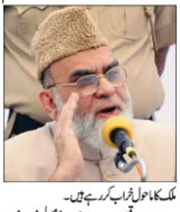

نئی دہلی۔دہلی کی تاریخی جامع مسجد کے شاہی امام سید احمد بخاری نے ملک میں بڑھتی ہوئی فرقہ وارانہ کشیدگی پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ جمعہ کی نماز کے دوران تقریر کرتے ہوئے وہ کافی جذباتی ہو گئے۔اس دوران انہوں نے نم آنکھوں سے وزیر اعظم نریندر مودی سے مسلمانوں کے ساتھ بات چیت کرنے کی خصوصی اپیل کی۔انہوں نے کہا ہم 1947 سے بھی بدتر حالت میں کھڑے ہیں، کسی کو نہیں پتہ کہ ملک کا مستقبل کس سمت میں جائے گا۔امام بخاری نے وزیر اعظم مودی سے فوری طور پر اس معاملے میں نوٹس لینے کا مطالبہ کرتے ہوئے مشورہ دیا کہ تین ہندوؤں اور تین مسلمانوں کو بلا کر بات چیت کی جائے۔انہوں نے کہا" آپ اس کرسی کے ساتھ انصاف کیجیے جس پر آپ بیٹھے ہیں۔ مسلمانوں کا دل جیتیے۔ ان شرپسندوں کو روکیے جو ملک کا ماحول خراب کر رہے ہیں۔

اس موقع پر امام بخاری نے مسلم نوجوانوں سے صبر و تحمل سے کام لینے کی گزارش کرتے ہوئے کہا کہ کوئی بھی قدم سوچ سمجھ کر اٹھائیں۔ انہوں نے کہا اے ایس آئی نے ہمیں بتایا ہے کہ دہلی جامع مسجد کا سروے کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے لیکن حکومت کو سنبھل، اجمیر اور دیگر مقامات پر ہو رہے سروے پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔ یہ چیزیں ملک کے لیے اچھی نہیں ہیں۔ امام بخاری نے ملک کی خراب ہوتی صورت حال پر کہا "لمحوں نے خطا کی، صدیوں نے سزا پائی۔ آخر کار کب تک ملک ہندو۔مسلمان، مندر۔مسجد کے معاملوں پر چلے گا۔اتر پردیش کے سنبھل میں 24 نومبر کو ہوئے تشدد کے بعد سیاسی اور مذہبی رہنماؤں سمیت کئی اہم شخصیتوں نے ملک کی موجودہ صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور امن کے لیے کوششیں تیز کرنے پر زور دیا ہے۔ واضح ہو کہ اتر پردیش کے سنبھل میں نچلی عدالت نے مسجد کا سروے کرنے کا فیصلہ سنایا تھا جس کے بعد علاقے میں کشیدگی پیدا ہو گئی تھی اور تشدد کے واقعات میں 4 لوگوں کی جانیں چلی گئی تھیں جبکہ کئی افراد زخمی ہو گئے تھے۔

دہلی میں کاروباری کا گولی مار کر قتل، کیجریوال نے امت شاہ پر راجدھانی کو برباد کرنے کا لگایا الزام

راجدھانی دہلی میں جرائم پیشہ عناصر پوری طرح سے سرگرم ہو چکے ہیں۔ان کے ذریعہ اکثر کسی نہ کسی واردات کو انجام دیا جا رہا ہے۔ ہفتہ کی صبح بھی کچھ ایسا ہی ایک واقعہ سامنے آیا۔فرش بازار تھانہ علاقہ کے بہاری کالونی میں ایک برتن کاروباری کو بدمعاشوں نے گولیوں سے بھون دیا۔سنگین حالت میں زخمی شخص کو ہیڈگوور اسپتال میں داخل کروایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔واردات کو انجام دے کر جرائم پیشہ عناصر فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔اس واقعہ کے بعد علاقے کے لوگوں میں خوف و دہشت کا ماحول ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ واردات کو اس وقت انجام دیا گیا جب صبح تقریباً ساڑھے سات سے آٹھ بجے کے درمیان کاروباری اپنے دو پہیہ گاڑی سے گھر لوٹ رہے تھے، اسی دوران موٹر سائیکل پر سوار دو بدمعاشوں نے ان پر گولیاں چلانی شروع کر دیں۔

گجرات قوم کو انسان دوستی کی اقدار سے متاثر کرتا ہے: امت شاہ

احمد آباد۔(یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ اور تعاون امیت شاہ نے ہفتہ کو یہاں کہا کہ گجرات لوک سیوا ٹرسٹ جیسی تنظیمیں فلاحی ریاست کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور ریاست اپنی خدمت کی اقدار سے قوم کو ترغیب دیتی رہتی ہے۔ گجرات لوک سیوا ٹرسٹ کے 34 سال مکمل ہونے کے موقع پر آج عوامی خدمت کے جشن سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر شاہ نے کہا،" گجرات لوک سیوا ٹرسٹ اپنے 35ویں سال میں داخل ہو رہا ہے، میں ٹرسٹیوں کو ان کی نیک اور بے لوث کوششوں کے لیے تہہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں۔ میں آج اس تنظیم کی طرف سے کئے گئے قابل ذکر کام کی ستائش کرتا ہوں۔ جیسا کہ سوامی دویکانند نے کہا، حقیقی حکمت دوسروں کی خدمت کے لیے خود سے اوپر اٹھنے میں مضمر ہے۔ یہ ٹرسٹ خدمت اور ہمدردی کے اس جذبے کی بہترین مثال ہے۔اس موقع پر انہوں نے عوامی فلاح و بہبود کے لیے مرکزی حکومت کے عزم کا بھی اعادہ کیا جیسا کہ ہندوستانی آئین کا مسودہ تیار کرنے والی کمیٹی کی طرف سے تصور کیا گیا تھا اور کہا کہ جب سے نریندر مودی سال 2014 میں وزیر اعظم بنے ہیں حکومت نے رہائش، کھانے پینے کی سہولیات فراہم کی ہیں۔صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم جیسی بنیادی سہولیات کو یقینی بنانے کے لیے بہت سے اقدامات کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا،" ان اقدامات نے پچھلے دس برسوں میں 25 کروڑ لوگوں کو غربت سے نکالا ہے۔تاہم میرا پختہ یقین ہے کہ حکومت اکیلے اس مقصد کو حاصل نہیں کر سکتی۔ بہت سے ٹرسٹ اور افراد نے ایسا کرنے میں تعاون کیا ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ نے گجرات کی خدمت کی گہری اقدار کی بھی تعریف کی اور نئی کس خون کے عطیہ، خیراتی صحت کی سہولیات اور اعضاء اور آنکھوں کے عطیہ میں گجرات کی قیادت کو اجاگر کیا۔انہوں نے کہا،" گجرات قوم کو خدمت اور انسان دوستی کی اپنی اقدار سے متاثر کرتا ہے۔ گجرات لوک سیوا ٹرسٹ جیسی تنظیمیں فلاحی ریاست کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

گجرات لوک سیوا ٹرسٹ کے ٹرسٹی روہن گپتا نے کہا،" 34 سال کا یہ سفر ہمدردی اور خدمت کی طاقت کو ظاہر کرتا ہے۔ ہم ہر سال 20-25 ہزار مستفیدین کی شناخت اور مدد کرتے ہیں۔ پچھلے دو برسوں میں ہم نے دو لاکھ سے زیادہ لوگوں کو سرکاری اسکیموں کا فائدہ پہنچانے میں مدد کی ہے۔اپنے 35 ویں سال میں قدم رکھتے ہوئے، ہم اپنی کوششوں کو جاری رکھنے اور بزرگوں، طلباء، معذوروں، بیواؤں اور پسماندہ افراد کی بہتری کے لیے ایک بامعنی تبدیلی لانے کے لیے اور بھی زیادہ پرعزم ہیں۔انہوں نے کہا کہ گجرات لوک سیوا ٹرسٹ جسے 1990 میں راجکمار گپتا اور سریکھا گپتا نے قائم کیا تھا، ضرورت مندوں کو مدد فراہم کرنے کے لیے بے لوث کام کر رہا ہے۔ٹرسٹ نے پانچ لاکھ سے زائد لوگوں کو وظائف، معذوروں کو ٹرائی سائیکل، وہیل چیئر اور دیگر سامان فراہم کرنے، مفت طبی چیک اپ کیمپوں کا انعقاد، طبی امداد اور دیگر ذرائع سے مدد کی ہے۔مزید برآں، ٹرسٹ حکومت اور استفادہ کنندگان کے درمیان ایک پل کا کام کرتے ہوئے مختلف سرکاری اسکیموں کے فوائد حاصل کرنے میں پسماندہ کمیونٹیز کی مدد کرتا ہے۔ سوشل میڈیا اور دیگر چینلز کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، ٹرسٹ نے اپنی خدمات کے ذریعے لاکھوں لوگوں تک رسائی حاصل کی ہے۔ اس اقدام نے دوسروں کو بھی ٹرسٹ میں شامل ہونے اور اس کے نیک مقاصد کی حمایت کرنے کی ترغیب دی ہے۔جیسے ہی ٹرسٹ اپنے 35 ویں سال میں داخل ہو رہا ہے، اس نے بچوں کو مفت تعلیم فراہم کرنے کے لیے ایک کیمپس، ضرورت مندوں کو مفت صحت کی خدمات فراہم کرنے کے لیے ایک ہسپتال، بزرگوں کے لیے ایک اولڈ ایج ہوم، ایک یتیم خانہ اور دیگر ادارے قائم کیے ہیں۔ خود روزگار کے لیے ایک تربیتی مرکز قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ ٹرسٹ نہ صرف انسانیت کی خدمت کی علامت ہے بلکہ غریبوں کے لیے امید کی کرن بھی ہے۔ روہن گپتا اور ارپن گپتا کی قابل قیادت میں ٹرسٹ اپنی سرگرمیوں کو نئی بلندیوں تک لے جانے کے لیے پرعزم ہے۔ گجرات لوک سیوا ٹرسٹ نے آج اپنی عوامی خدمت کے 34 سال کا جشن منایا اور اپنے 35ویں سال میں قربانی، خدمت اور ہمدردی کے عزم کا اعادہ کیا۔

ہیمنت بسوا سرما کی کابینہ میں ردوبدل، چار نئے وزراء نے لیا حلف

گوہاٹی: وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کی کابینہ میں ہفتہ کو ردوبدل کیا گیا۔ گوہاٹی کے شریمنت شنکر دیو کلاکشیتر آڈیٹوریم میں منعقدہ تقریب میں چار نئے وزراء نے حلف لیا۔ ان میں پرشانت پھوکن، روپیش گوالا، کرشنیندو پال اور کوشک رائے شامل ہیں۔ گورنر لکشمن پرساد اچاریہ نے سنیچر کو شریمنت شنکر دیو کلاکشیتر آڈیٹوریم میں منعقدہ ایک تقریب میں نئے وزراء کو عہدے کا حلف دلایا۔ اس موقعے پر سی ایم ہیمنت بسوا سرما بھی موجود تھے۔ پرشانت پھوکن 2006 سے ڈبروگڑھ اسمبلی حلقے سے بی جے پی کے ایم ایل اے منتخب ہوتے رہے ہیں۔ یاد رہے کہ اس وقت آسام میں بی جے پی کو بڑی طاقت نہیں سمجھا جاتا تھا۔ جب ریاست میں کانگریس کی حکومت ہوا کرتی تھی تو اس وقت 70 سالہ لیڈر بی جے پی کے موقف کو کھل کر پیش کرتے تھے۔ سبھی کا اندازہ تھا کہ بی جے پی کی حکومت بننے کے بعد پھوکن وزارت کی کرسی پر بیٹھیں گے، لیکن 2016 کے بعد 2021 میں دوسری بار بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد بھی انہیں وزارت نہیں ملی۔ آخر کار طویل انتظار کو ختم کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے پرشانت پھوکن کو کابینہ میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا۔

تحقیق اور سروے کے نام پر مذہبی مقامات تحفظ قانون سے کھلواڑ بند کیا جائے: ملک معتصم خان

نئی دہلی۔(یو این آئی) جماعت اسلامی ہند نے آج مرکزی آفس میں منعقدہ پریس کانفرس میں مذہبی مقامات کا تحفظ قانون (1991) سے متعلق اپنا دوٹوک موقف پیش کرتے ہوئے کہا کہ تحقیق اور سروے کے نام پر مذہبی مقامات تحفظ قانون سے کھلواڑ بند کیا جائے ۔ ان خیالات کا اظہار جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر ملک معتصم خان نے آج پریس کانفرنس میں کیا۔ جماعت اسلامی ہند کا موقف پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "اس قانون کے نفاذ، فرقہ وارانہ کشیدگی کو روکنے اور تمام مذہبی مقامات کو ان کی 15 اگست 1947 والی حیثیت پر برقرار رکھنے کی ضمانت کے طور پر ہوا تھا تا کہ ملک میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو برقرار رکھا جا سکے اور عبادت گاہوں سے متعلق تاریخی دعوؤں کی وجہ سے پیدا ہونے والے تنازعات کو روکا جا سکے۔اس کے باوجود فرقہ پرست عناصر مسلمانوں کی عبادت گاہوں کے بارے میں جھوٹے دعوؤں کی تشہیر کر کے سماج کو مذہبی تقسیم، فرقہ وارانہ انتشار اور معاشرتی منافرت و تنازعات میں الجھائے رکھنے کی منصوبہ بند کوششیں کر رہے ہیں۔اس صورت حال پر قدغن لگانے کے لیے عدالتیں اس قسم کی بے بنیاد درخواستوں کو مسترد کرے اور جھوٹی پٹیشنز داخل کرنے والوں کو قانون کے مطابق سزا سنائے"۔ سنبھل کی صورت حال پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "پولیس فائرنگ کے نتیجے میں کئی معصوم مسلم نوجوان ہلاک ہو گئے۔ پولیس کی زیادتی کا یہ واقعہ سماج میں بڑھتے ریاستی جبر، مذہبی تفریق اور عدم رواداری کی مثال ہے، مقامی عدالت کی جانب سے مسجد کمیٹی کے نقطہ نظر کو سنے بغیر یکطرفہ طور جاری کیا گیا مسجد کے سروے کا فیصلہ نہ صرف عدلیہ کی کاروائی اور طریقہ کار پر گہرے سوالات کھڑے کرتا ہے بلکہ عدلیہ کے وقار اور اس کے تئیں عوام کے اعتماد کو بھی مجروح کرتا ہے۔ مسٹر معتصم نے کہا کہ سروے ٹیم کے ساتھ اشتعال انگیز اور سماج دشمن عناصر کی موجودگی نیز ان عناصر کے ذریعے بلند کیے گئے اشتعال انگیز، فرقہ وارانہ نعروں نے کشیدگی کو بڑھانے اور تشدد کو بھڑکانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ہم ان غنڈہ اور سماج دشمن فرقہ پرست عناصر کے خلاف سخت قانونی کارروائی اور اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ "جماعت متاثرین سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے عوام سے اپیل کرتی ہے کہ وہ مشکل حالات میں تحمل کا مظاہرہ کریں اور ملک میں ظلم اور نفرت کے خلاف اپنی آواز بلند کرتے رہیں۔ ملک اور سماج کے مفاد میں ناگزیر ہے کہ انصاف کی فتح ہو اور ظلم کا خاتمہ کیا جائے"۔

جھارکھنڈ اسمبلی انتخابات میں جے ایم ایم کی بہترین کارکردگی، کانگریس کی سیٹیں کم ہوئیں

رانچی، 07 دسمبر (یو این آئی) جھارکھنڈ اسمبلی انتخابات میں جے ایم ایم اتحاد کو توقع سے زیادہ سیٹیں ملیں، جب کہ کانگریس کی کارکردگی 2019 کے مقابلے میں بہتر ہونے کے بجائے مزید خراب ہوئی اور اسے دو سیٹوں کا نقصان ہوا۔دراصل 2019 کے اسمبلی انتخابات میں کانگریس نے 16 سیٹیں جیتی تھیں لیکن بعد میں ایم ایل اے پردیپ یادو اور بندھو ترکی کانگریس میں شامل ہو گئے اور کانگریس کی سیٹیں بڑھ کر 18 ہو گئیں لیکن اس بار کانگریس صرف 16 سیٹیں جیت سکی۔دوسری طرف جے ایم ایم نے اپنا اثر بڑھایا اور 34 سیٹیں جیت کر سب سے بڑی پارٹی بن گئی اور یہ اسمبلی انتخابات میں اس کی اب تک کی بہترین کارکردگی ہے۔ یہ جے ایم ایم کے لیے ایک حوصلہ افزا لمحہ ہے لیکن یہ اتحادی جماعتوں کے مستقبل کے لیے ایک انتباہ بھی ہے۔ ہیمنت سورین کے علاوہ کلپنا سورین کو بھی اسمبلی انتخابات میں جے ایم ایم کی اب تک کی بہترین کارکردگی کا کریڈٹ دیا جا رہا ہے۔جے ایم ایم 2029 کے اسمبلی انتخابات میں تنہا لڑنے کا انتخاب کر سکتی ہے۔اس کا اشارہ سب سے پہلے اس وقت دیا گیا جب جے ایم ایم نے وزیر اعلیٰ کی حلف برداری کی تقریب کے دوران دیگر تمام جماعتوں کو ایک طرف کر دیا اور صرف ہیمنت سورین نے تنہا حلف لیا اور جھارکھنڈ حکومت کا چہرہ بن گئے۔ روایتی طور پر وزیر اعلیٰ کے ساتھ اتحادی جماعتوں کے وزراء بھی حلف لیتے ہیں۔ جے ایم ایم اتحاد کے شراکت داروں کو اپنی حدود میں رہنے کا پیغام دیا، جو مستقبل کے لیے ایک انتباہ ہے۔مزید یہ کہ انتخابی اعداد و شمار سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جے ایم ایم کی وجہ سے تمام جماعتوں کو فائدہ ہوا ہے۔ اس وقت جے ایم ایم قبائلی ووٹوں کو برقرار رکھتی ہے جس کا فائدہ دوسری جماعتوں کو بھی حاصل ہے۔ اگر جے ایم ایم مستقبل میں تنہا الیکشن لڑتی ہے تو اس کے اقلیتی ووٹ لینے کا سب سے زیادہ امکان ہے۔ مزید برآں، اس کابینہ کی توسیع میں جے ایم ایم نے دو او بی سی لیڈروں، سودیویہ کمار سونو اور یوگیندر پرساد کو کابینہ میں شامل کیا، جو ایک مضبوط پیغام ہے۔ تاہم، او بی سی لیڈر بنا گپتا کی شکست کے بعد کانگریس اس بار نئی کابینہ میں او بی سی لیڈر کو شامل کرنے میں ناکام رہی، جس کی وجہ سے او بی سی برادری میں بے اطمینانی پھیل گئی۔اس بار دیپیکا پانڈے (برہمن)، عرفان انصاری (اقلیتی)، شلپی نیہا ترکی (قبائلی) اور رادھا کرشنا کشور (ایس سی) کو کانگریس کے کوٹے سے ہیمنت کابینہ میں جگہ ملی ہے لیکن او بی سی کمیونٹی کی کوئی نمائندگی نہیں ہے۔

مہاراشٹرا کے مارکرواڑی میں فرضی بیلیٹ پیپر سے ووٹنگ میں کچھ غلط نہیں تھا: شرد پور

ممبئی۔(یو این آئی): نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (ایس پی) کے صدر شرد پوار نے مہاراشٹرا کے مارکڑواڑی گاؤں کے عوام کی جانب سے 'فرضی بیلٹ پیپر ووٹنگ' سے روکے جانے پر سخت اعتراض ظاہر کیا ہے۔شولاپور ضلع کے مارکڑواڑی گاؤں میں یہ معاملہ اس وقت توجہ کا مرکز بن گیا جب گاؤں والوں نے 3 دسمبر کو ایک منفرد بیلٹ پیپر ووٹنگ کا تجربہ کرنے کی کوشش کی، جس کا مقصد یہ جاننا تھا کہ ان کے ووٹ کہاں گئے۔ شرد پوار نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اس عمل میں کوئی غلط بات نہیں تھی لیکن لوگوں کو اس عمل سے روکا گیا جبکہ منع کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔مالشیرس حلقہ اسمبلی میں آنے والے مارکڑواڑی نے حالیہ اسمبلی انتخابات کے نتائج کے بعد قومی سطح پر توجہ حاصل کی۔ گاؤں کے لوگوں نے الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں (ای وی ایم) پر سوال اٹھاتے ہوئے 'فرضی بیلیٹ پیپر' سے ووٹنگ کرنے کا عملی تجربہ کیا، جو این سی پی (ایس پی) کے ایم ایل اے اتم راؤ جانکر کی تحریک سے متاثر تھا۔ مگر مقامی انتظامیہ نے اس پر سخت کارروائی کی اور دفعہ 144 نافذ کرتے ہوئے گاؤں والوں کو ووٹنگ میں حصہ لینے سے روک دیا۔ یہاں تک کہ 100 سے زائد افراد کے خلاف قانونی کارروائی بھی کی گئی، جس کے بعد یہ مسئلہ سیاسی پارٹیوں کے لیے موضوع بحث بن گیا۔شرد پوار نے اسمبلی انتخابات کے نتائج پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ووٹوں کے اعداد و شمار حیرت انگیز ہیں۔ مہاوکاس اگھاڑی کے اتحادیوں نے مجموعی طور پر زیادہ ووٹ حاصل کیے، لیکن انہیں کم سیٹیں ملیں۔جبکہ مہایوتی نے کم ووٹ حاصل کر کے زیادہ سیٹیں جیت لیں۔ پوار کے مطابق کانگریس نے 80 لاکھ ووٹ حاصل کیے لیکن صرف 16 ایم ایل اے منتخب ہوئے۔ شیوسینا (شندے) نے 79 لاکھ ووٹ لے کر 57 سیٹیں جیتیں۔ این سی پی (ایس پی) کو 72 لاکھ ووٹ ملے لیکن وہ صرف 10 سیٹیں حاصل کر سکی، جبکہ این سی پی (اے پی) نے 58 لاکھ ووٹوں کے ساتھ 41 سیٹیں جیتیں۔شرد پوار نے کہا کہ ان اعداد و شمار کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہے، لیکن وہ بغیر شواہد کے کوئی تبصرہ نہیں کریں گے۔انہوں نے ای وی ایم میں ممکنہ دھاندلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی ہمیشہ بڑی ریاستوں میں کامیاب ہوتی ہے لیکن چھوٹی ریاستوں میں ہار کا سامنا کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مہاراشٹر میں بی جے پی کی تاریخی جیت کے باوجود حکومتی اتحاد کے رویے میں کوئی جوش و خروش نظر نہیں آ رہا۔ پوار نے اعلان کیا کہ وہ کل مارکڑواڑی گاؤں جائیں گے اور عوام کے خیالات جانیں گے۔ان کے دورے کے بعد کانگریس کے لیڈر راہل گاندھی مارکڑواڑی میں پدیاترا نکالیں گے۔

فلم ڈائریکٹر علی عباس ظفر کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کی ہدایت

ممبئی۔(یو این آئی) ممبئی کی ایک مقامی عدالت نے باندرہ پولیس کو ہدایت دی ہے کہ وہ فلم ڈائریکٹر علی عباس ظفر، شریک پروڈیوسر ہمانشو مہرا اور دیگر کے خلاف پروڈیوسر واشو بھگنانی کو دھوکہ دینے کے الزام میں ایف آئی آر درج کرے۔ بھگنانی نے باندرہ پولیس اسٹیشن میں علی عباس ظفر، ہمانشو مہرا اور دیگر کے خلاف دھوکہ دہی، جعلسازی، اعتماد کی مجرمانہ خلاف ورزی، دھوکہ دہی اور بڑے میاں چھوٹے میاں بنانے کے دوران ان کے دستخطوں میں جعلسازی کر کے کروڑوں روپے کی ہیرا پھیری کی شکایت درج کرائی تھی۔ جب پولیس کی جانب سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی تو انہوں نے ایف آئی آر درج کرنے کی ہدایت کے لیے باندرہ میٹروپولیٹن مجسٹریٹ کورٹ سے رجوع کیا۔عدالت نے تمام دستاویزات اور دیگر شواہد کا جائزہ لینے کے بعد باندرہ پولیس کو آئی پی سی کی دفعہ 120-B (مجرمانہ سازش)، 406 (مجرمانہ اعتماد کی خلاف ورزی)، 420 (دھوکہ دہی)، 465 (جعل سازی)، 468 (دھوکہ دہی کے مقصد سے جعلسازی)، 471 (جعلی دستاویز کو اصل کے طور پر استعمال کرنا)، 500 (ہتک عزت) اور 506 (مجرمانہ دھمکی) کے تحت ایف آئی آر درج کرنے کی ہدایت دی ہے۔

کانگریس کا مودی حکومت پر شدید حملہ، اقتصادی بحران اور عوامی مشکلات پر ناکام قرار دیا

نئی دہلی: کانگریس نے ہفتے کے روز وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اقتصادی معاملات میں حکومت مسلسل ناکام ثابت ہو رہی ہے۔ پارٹی کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ "موڈانی حکومت اقتصادی معاملات میں مسلسل ناکام ہو رہی ہے۔ ترقی کی شرح تیزی سے گر رہی ہے، روپیہ کمزور ہو رہا ہے، صنعتی پیداوار رکا ہوا ہے، این پی اے میں اضافہ ہو رہا ہے، بے روزگاری اور مہنگائی میں اضافہ ہو رہا ہے اور نوکریاں کم ہو رہی ہیں۔"انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ زمینی حالات جی ڈی پی کی کمی سے زیادہ سنگین ہیں اور تمام اقتصادی فارمولوں میں گڑبڑ جاری ہے، پھر بھی اقتصادی اشارے مسلسل نیچے جا رہے ہیں۔ رمیش نے الزام لگایا، "عوام پریشان ہیں، موڈانی خوش ہیں۔ بی جے پی کی حکومت نے ہندوستانی معیشت کو تباہ کر دیا ہے۔"انہوں نے اپنی ایک اور پوسٹ میں ریزرو بینک آف انڈیا کے ڈپٹی گورنر ڈاکٹر مائیکل پاترا کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ "پاترا نے موجودہ اقتصادی حالات کو بہت اچھے انداز میں بیان کیا ہے۔

شیوسینا یو بی ٹی اراکین اسمبلی نے حلف برداری سے کیا انکار

ہمیں ای وی ایم پر شبہ ہے، یہ مہاراشٹر کی عوام کا مینڈیٹ نہیں ہے: آدتیہ ٹھاکرے

ممبئی۔مہاراشٹرا اسمبلی انتخاب کا نتیجہ برآمد ہوئے تقریباً 20 دن ہو گئے ہیں، لیکن کئی لوگ ہیں جنہیں اب بھی اس نتیجہ پر یقین نہیں ہو رہا ہے۔لگاتار ای وی ایم پر سوال اٹھ رہے ہیں اور اس کے لیے کئی دلیلیں بھی پیش کی جا رہی ہیں۔ای وی ایم پر سوال اٹھاتے ہوئے آج شیوسینا یو بی ٹی کے اراکین اسمبلی نے ایوان میں حلف برداری کا بھی بائیکاٹ کر دیا ہے۔شیوسینا یو بی ٹی لیڈر آدتیہ ٹھاکرے نے اس تعلق سے کہا کہ "ہم نے آج حلف برداری تقریب کا بائیکاٹ کیا ہے کیونکہ ای وی ایم سے جمہوریت کا قتل کیا جا رہا ہے۔" آدتیہ ٹھاکرے نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "ہمیں ای وی ایم پر شبہ ہے۔ یہ مہاراشٹر کی عوام کا مینڈیٹ نہیں ہے۔ یہ ای وی ایم اور الیکشن کمیشن کا مینڈیٹ ہے، اس لیے آج ادھو گروپ کے اراکین اسمبلی حلف نہیں لیں گے۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "عوام کا مینڈیٹ ہوتا ہے تو لوگ خوش ہوتے ہیں، جشن مناتے ہیں، لیکن انہوں نے جشن بھی نہیں منایا۔ ہم حلف نہیں لے رہے ہیں، کیونکہ لوگوں کے ذہن میں اندیشے ہیں۔" قابل ذکر ہے کہ آج سے مہاراشٹرا اسمبلی کا سہ روزہ خصوصی اجلاس شروع ہوا ہے۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے و اجیت پوار سمیت مہایوتی کے کئی اراکین نے اسمبلی رکن کے طور پر حلف برداری کی۔ حالانکہ مہا وکاس اگھاڑی کے اراکین اسمبلی نے آج حلف نہ لینے کا فیصلہ کیا۔انھوں نے انتخاب میں ای وی ایم کے غلط استعمال کا الزام عائد کر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا۔اس معاملے میں مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ اور این سی پی چیف اجیت پوار نے کہا کہ آج اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا ہے۔ انہیں سمجھنا چاہیے کہ انتخاب ہوا اور لوگوں نے (ہمیں) کامیاب بنایا ہے۔ اس وقت واک آؤٹ کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہونے والا۔ اگر انہیں کچھ کرنا ہے تو الیکشن کمیشن کے سامنے جانا چاہیے۔ ساتھ ہی اجیت پوار نے کہا کہ اگر ان کو (اپوزیشن کو) ایوان کی کارروائی میں حصہ لینا ہے تو حلف لینا ہی ہوگا۔

اس موقع پر کانگریس لیڈر نانا پٹولے نے انتخابات کے دن شام 6 بجے ووٹنگ میں اچانک اضافہ پر شکوک و شبہات کا اظہار کیا اور کہا کہ جس تیزی سے شرح رائے دہندگی میں چند منٹوں میں اضافہ ہوا وہ قابل تسلیم نہیں ہے کیونکہ الیکشن کمیشن نے 20 نومبر کی شام 5 بجے تک 58 فیصد ووٹنگ کا اعلان کیا تھا۔لیکن اگلے دن تک ووٹنگ کا حتمی فیصد بڑھ کر 67 فیصد تک پہنچ گیا۔انہوں نے احتجاجاً کہا کہ ہم آج حلف نہیں اٹھا رہے ہیں۔الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں (ای وی ایم) کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا الزام لگاتے ہوئے این سی پی لیڈر جتیندر اہواڑ نے مہاراشٹرا کے شولاپور کے مارکواڑی کے گاؤں کا تذکرہ کیا اور کہا کہ جب گاؤں والوں نے اے وی ایم کا پردہ فاش کرنے اور اپنے شکوک کو دور کرنے کے لئے خود سے بیلٹ پیپر کے ذریعہ علامتی پولنگ کرانے کا فیصلہ کیا تو پولس نے نہ صرف انہیں روکا بلکہ ان کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کی یہ جمہوریت کا گلا گھونٹنے کے مترادف ہے۔

بریلی میں ٹرک کی زد میں آکر خاتون کی موت

بریلی: 7 دسمبر (پی این ایس) بریلی کے حافظ گنج تھانہ علاقے میں ہفتہ کی دوپہر ایک المناک حادثہ پیش آیا۔ حافظ گنج بائی پاس پر موٹر سائیکل سوار جوڑے کو پیچھے سے آنے والے ٹرک نے ٹکر ماردی جس کے نتیجے میں خاتون کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ ٹرک تلے دب کر باپ بیٹا زخمی ہو گئے۔ دونوں کو ٹرک میں جیک لگا کر باہر نکالا گیا۔ ڈرائیور حادثے کے بعد ٹرک چھوڑ کر فرار ہو گیا۔ پولیس اس کے بارے میں تفتیش کر رہی ہے۔ رام پور کے کیمری تھانہ کے گاؤں راس ڈنڈیا کا رہنے والا فراست علی اپنی بیوی صائمہ (35 سال) اور 10 سالہ بیٹے شان علی کے ساتھ نواب گنج کے گاؤں سیرولیا آیا تھا۔ اس کا بہنوئی یہاں رہتا ہے جو بیمار ہے۔ یہ جوڑا صرف اس سے ملنے آیا تھا۔ ہفتہ کی دوپہر فراست اپنی بیوی اور بیٹے کے ساتھ گھر واپس جا رہا تھا۔ حافظ گنج بائی پاس کے مرکزی چوراہے پر ایک تیز رفتار ٹرک نے ان کی موٹر سائیکل کو پیچھے سے ٹکر ماردی۔ ٹرک کے آگے پھنسی موٹر سائیکل 50 میٹر تک گھسیٹتی گئی۔ پہیا صائمہ کے اوپر سے گزر گئی جس کے باعث وہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گئی۔ فراست علی اور اس کا بیٹا ٹرک کے نیچے پھنس گئے۔ حادثے کے بعد ڈرائیور ٹرک چھوڑ کر فرار ہو گیا۔

تحریک آزادی میں خواتین کا کردار بھی مردوں سے کم نہیں ہے: پروفیسر فاروق انصاری

شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی میں دو روزہ قومی سیمینار اختتام پذیر

میرٹھ 07 دسمبر 2024ء۔۔ باری تعالیٰ نے حضرت انسان کو اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا۔ قوت گویائی انسان کو اللہ کا بہت بڑا انعام ہے۔ شاعری ہماری زندگی کا جزو لاینفک ہے۔ دنیا کی پرانی زبان سنسکرت اور نئی زبان اردو بھی یہاں یعنی ہندوستان میں موجود ہے۔ ہندو مسلم کا فرق انگریزوں نے ڈالا۔ وہ زبان جو فارسی رسم الخط میں لکھی جائے وہ اردو ہے اور جو دیوناگری میں لکھی جائے وہ ہندی ہے۔ سچا محب وطن وہ ہے جو یہاں کی زمین کے ساتھ یہاں کے انسانوں سے بھی محبت کرے۔ یہ الفاظ تھے پروفیسر تنویر چشتی کے جو شعبۂ اردو میں منعقد دو روزہ قومی سیمینار بعنوان "تحریک آزادی اور شاعری" میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے اپنی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ اس سے قبل صبح گیارہ بجے قومی سیمینار بعنوان "تحریک آزادی اور شاعری" کے دوسرے دن پروگرام کا آغاز شعبے کے طالب علم محمد ندیم نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ ہدیۂ نعت فرحت اختر نے پیش کیا۔ بعدازاں مہمانوں کا پھولوں کے ذریعے استقبال کیا گیا۔ تکنیکی اجلاس کی محفل صدارت پر پروفیسر اسلم جمشید پوری، پروفیسر فاروق انصاری، پروفیسر عنوان چشتی، ڈاکٹر شعیب رضا وارثی اور آفاق احمد خاں رونق افروز رہے۔ مقالہ نگار کے بطور عظمیٰ سحر، میرٹھ نے "تحریک آزادی اور حضرت بیگم محل"، ڈاکٹر نوید خان، سنبھل نے "تحریک آزادی میں سنبھل کا کردار"، ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے "تحریک آزادی اور مولانا محمد علی جوہر"، ڈاکٹر ابراہیم افسر دہلی، نے 1857ء کی جنگ آزادی میں میرٹھ کا کردار" اور ڈاکٹر وصی اعظم انصاری، لکھنؤ نے "تحریک آزادی اور مولانا ابوالکلام آزاد" عنوانات سے اپنے شاندار مقالات پیش کیے۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر آصف علی نے انجام دیے۔ اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ آزادی میں اردو اور دیگر زبانوں کا کیا کردار رہا ہے۔ اسے نئی نسل تک پہنچایا جائے اور شعبۂ اردو اس طرح کے پروگراموں کا انعقاد کرتا رہتا ہے جس سے ہمارا مقصد یہی ہوتا ہے کہ عوام، نئی نسل اور طلبہ و طالبات تک ایسی تمام ضروری چیزیں پہنچ جائیں جس سے وہ لاعلم یا کم واقفیت رکھتے ہیں۔ میں سبھی شرکاء کا دل کی گہرائیوں سے استقبال کرتا ہوں۔

آفاق احمد نے کہا کہ سیمینار میں پڑھے گئے سبھی مقالے معیاری تھے۔ موضوع کے اعتبار سے اور سیمینار کے موضوع کے لحاظ سے مقالے تحریر کرنے چاہئیں اور جو موضوع ہو اسی پر بات ہونی چاہئے۔ این آئی او ایس کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر شعیب رضا وارثی نے کہا کہ کہ سبھی مقالہ نگاروں ایمانداری سے مقالے کا حق ادا کیا ہے۔ مقالوں کو سن کر ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کہ وہ تمام مناظر آنکھوں کے سامنے ہوں۔ درسی کتابوں میں اصل نصاب این سی ای آر ٹی کرتا ہے۔ افسر میرٹھی کو بھی اسماعیل میرٹھی کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔ ان کی کتابوں کو تمام اردو داں طبقے کے ساتھ ساتھ طالب علموں کو بھی ضرور پڑھنی چاہئیں۔ میرٹھ کے ذکر کے بغیر 1857ء کا ذکر نا ممکن ہے۔ این آئی او ایس ایسا نصاب ہے جس میں تمام زبانوں کی کتابیں ہیں اور سبھی درجات کے امتحانات ریجنل زبانوں میں ہوتا ہے۔ زبان کسی ایک قوم کی نہیں ہوتی بلکہ اردو پورے ہندوستان کی زبان ہے۔ پروفیسر فاروق انصاری نے کہا کہ تحریک آزادی اور شاعری جیسے موضوعات آج کی نوجوان نسل کے لیے بے حد ضروری ہیں تا کہ اپنے بزرگوں کی خدمات اور ان کی حب الوطنی اور قربانی کو یاد رکھا جاسکے۔ NEP 2020 میں اس طرح کی باتوں پر خاص توجہ دی گئی ہے۔ تحریک آزادی کے عنوانات کے حوالے سے ہونے والے سیمینار وقت کی اشد ضرورت ہیں۔ تحریک آزادی میں خواتین کا کردار بھی مردوں سے کم نہیں ہے۔ پروگرام میں ڈاکٹر الکا وشششٹھ، ڈاکٹر رام گوپال بھارتیہ، اسرار الحق اسرار، وارث وارثی، طلعت سروہا، سرتاج احمد ایڈوکیٹ، ڈاکٹر عفت ذکیہ، ڈاکٹر فرح ناز، بھارت بھوشن شرما، دل تاج محلی، شہناز پروین، فائزہ آصف، علما نصیب، محمد نصیب، لائبہ، نزہت اختر، فائزہ، عارفین، محمد مستجاب، عابد سیفی، عمائدین شہر اور کثیر تعداد میں طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔

بی بی فاطمہؑ کی شہادت پر مجالس عزا اور خون عطیہ کیمپ کا انعقاد

دیوبند، 7/ دسمبر (ایچ ایف) دیوبند کے گاؤں ٹھیکی میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بیٹی جناب فاطمہ زہرا کے یوم شہادت پر پانچ روزہ مجالس عزا کا انعقاد عمل میں آیا جس میں سوز وسلام ونوحہ خوانی کے فرائض مولانا احتشام حسین، علی سعید، حسین سعید، محمد دانیال، محمد انور اور عابد حسین نے انجام دیے اور مجالس عزا کو ترتیب سے مولانا تشخص مہدی، مولانا محمد عالم مظفر نگر، مولانا ابن عباس بارہ بنکی، مولانا غلام حسین رضوی ہلور اور مولانا محمد عالم قمی نے انجام دیے مجالس میں بی بی فاطمہ کی زندگی اور ان کی عظمت وجلالت پر روشنی ڈالی گئی اور حاضرین سے نیک بننے، خود کو تعلیمات فاطمی سے آراستہ کرنے اور ملک عزیز میں بھائی چارہ قائم رکھنے کی اپیل کی گئی۔ ساتھ ہی پروگرام کی تاریخ اور اہمیت پر روشنی ڈالی گئی اور اس موقع پر اپنے مرحومین کو یاد کرنے اور ملک میں امن وامان قائم رکھنے اور بقائے باہم کے لیے دعائیں کرنے پر زور دیا گیا۔ اس موقع پر بی بی فاطمہ کی یاد میں خون عطیہ کیمپ بھی لگایا گیا۔ صبح دس بجے سہارنپور ضلع اسپتال کی ٹیم پی آر او عابد صدیقی کی نگرانی میں گاوں ٹھیکی پہونچی اور شام چار بجے تک رہی جس میں تیس سے زائد مرد وخواتین نے بی بی کے نام پر خون کا عطیہ دیا۔ کیمپ کا افتتاح بھیم آرمی (آزاد سماج پارٹی) کے صوبائی صدر و انجمن کے بانی صاحب بیاض استاد غضنفر علی اور سابق صوبائی وزیر سید عیسیٰ رضا نقوی کی سرپرستی میں عمل میں آیا۔ انجمن کے میڈیا انچارج حسن سعید نے بتایا کہ یہ پروگرام پچھلے چودہ (۱۴) برسوں سے انجمن کے زیر اہتمام منعقد ہوتا چلا آرہا ہے جس میں بڑی تعداد میں مومنین شرکت کرتے ہیں۔ اس سال بھی کثیر تعداد میں عزاداروں نے شرکت کی اور بی بی کا پرسہ رسول خدا کی خدمت میں پیش کیا۔

یاد کیے گئے مولوی علی حسین عاصم بہاری اور بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر

پریاگ راج: تعلیم گھر پریاگ راج میں یاد کئے گئے مولوی علی حسین عاصم بہاری اور بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر تعلیم گھر، پریاگ راج میں عظیم مجاہد آزادی اور آل انڈیا مومن کانفرنس کے بانی مولوی علی حسین عاصم بہاری کی ۱۷ ویں اور ہندوستان کی آئین ساز اسمبلی کے سربراہ اور جمہوریہ ہند کو انصاف، آزادی، اخوت اور مساوات کا حق دینے والے بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کے ۶۸ ویں یوم وفات پر ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ یہ پروگرام بینظیر ایجوکیشنل سوسائٹی، بھوپال اور کنیز فاطمہ چیریٹیبل اینڈ ایجوکیشنل سوسائٹی، پریاگ راج کے اشتراک سے عمل میں آیا۔ اس کی شروعات مرحوم مولوی عاصم بہاری کی قبر واقع اٹالہ، پریاگ راج پر فاتحہ خوانی سے ہوئی۔ محمد وزیر انصاری صاحب، سابق ڈائرکٹر جنرل پولیس، چھتیس گڑھ کی تالیف کردہ کتاب بعنوان 'مولوی علی حسین عاصم بہاری۔ پسماندہ مسلمانوں کے مسیحا' اور اس کے انگریزی (Muslims) کا اجرا پروفیسر صالحہ رشید، جناب سنت لال سروج (رکن BAMSEF)، جناب احسان اللہ انصاری، انجینیر محمد فرید الحق، جناب شاہد مہیوہ، ڈاکٹر خورشید عالم، شکیل انصاری، ڈاکٹر ظفر رئیس، ڈاکٹر ایم ایس رحمٰن، جناب نیاز احمد انصاری، جناب مقیم الدین، محمد عمران، جناب اسرار انصاری، وغیرہ کے ہاتھوں ہوا۔ اس موقعہ پر جناب سنت لال سروج نے مولوی عاصم بہاری اور ان جیسی دیگر شخصیات کی معلومات کو دوسرے طبقوں کے درمیان پہنچانے پر زور دیا۔

ان کے مطابق مسلمان اپنے دوست اور دشمن کو پہچاننے میں غلطی نہ کریں۔ پروفیسر صالحہ رشید نے اپنے صدارتی خطبے میں مولوی عاصم بہاری اور بابا بھیم راؤ امبیڈکر کی قائدانہ صلاحیتوں پر موجودہ حالات میں نئے سرے سے غور اور عمل کی جانب توجہ دلائی۔ جس کے لئے تعلیم اول مرحلہ ہے۔ دیگر شرکا نے بھی اظہار خیال کیا۔ تعلیم گھر کے بانی جناب احسان اللہ انصاری نے ان دونوں عظیم شخصیات کے پیغام کو دور تک پہنچانے کا عزم کرتے ہوئے عمائدین شہر جنھوں نے اس پروگرام میں شرکت کی ان کا شکریہ ادا کیا۔

دارالادب لٹریری سوسائٹی اور انجمن عروجِ ادب کے زیر اہتمام منایا گیا عالمی یوم اردو

سہارن پور: گزشتہ سب دارالادب لیٹریری سوسائٹی اور انجمن عروج ادب کے زیر اہتمام محلہ قاضی واقع مشہور و معروف علمی درسگاہ ہورآئزن پبلک اسکول میں عالمی یوم اردو ڈے کے تعلق سے انٹرنیشنل شاعر سعودی عربیہ ریاض سے تشریف لائے سہیل اقبال کی سربراہی میں بڑی آن اور شان کے ساتھ ایک خوبصورت محفلِ شعر وسخن آراستہ کی گئی جس میں شہر سہارنپور کے درجن بھر سے زیادہ شعرا وادباء اور صحافی حضرات کے ساتھ ساتھ معزز سامعین بھی خاصی تعداد خاصی میں شریک ہوئے سب سے پہلے درجنوں معزز مہمانوں نے بڑے بھائی سہیل اقبال کا شال اُڑھا کر پرتپاک خیر مقدم کیا بعدازاں آپکی شاعری پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی اس موقع پر سینئر ایڈوکیٹ سید رونق علی شیرکوٹی، سینئر صحافی اور کالم نگار احمد رضا اور سنجیدہ مزاج شاعر ادیب دانش کمال نے باکمال شاعر سعودی عربیہ ریاض سے تشریف لائے سہیل اقبال کی شاعری پر تفصیل کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ سہیل اقبال درحقیقت آج کے دور کے سادہ مزاج شاعر اور فلسفیانہ سوچ وفکر کے علاوہ شاندار لب ولہجہ کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ حقیقت بیانی کے ماہر ادیب اور شاعر ہیں انکی ہر تخلیق قابل داد ہے! اس موقع پر صدارت کرتے ہوئے سینئر لیکچرار پرنسپل عاصم پیرزادہ نے کہا کہ اردو ہماری زبان ہی نہیں ہماری تہذیب ہے اور اس تہذیب کی حفاظت ہم سب کی ذمہ داری ہے ہم اپنی ادبی محفلوں اور شعری نشستوں کے ذریعے اس زبان اور اس تہذیب کو دنیا کے دور دور دراز حصوں میں پہنچا سکتے ہیں اج ہمارا اردو ادب اپنی ایک الگ شناخت اپنی ایک الگ پہچان بنائے ہوئے ہے دنیا کے تمام ممالک میں اردو شعراء اور اردو کے چاہنے والے آسانی سے مل جائیں گے یہ زبان کی قبولیت اور افاقیت کی ایک مثال ہے کوئی بھی تنظیم کوئی بھی ادارہ بغیر عوامی تعاون کے ترقی نہیں پا سکتا اردو کے فروغ کے لیے ہم جتنی کوشش کر سکتے تھے ہم کر رہیں ہیں سہیل اقبال اور ضلع بھر کے دیگر شعراء حضرات اور قلم کاروں کے لئے مگر اس میں ہمیں مزید کوشش کرنے کی ضرورت ہے میں دارالدب لٹریری سوسائٹی اور انجمن عروج ادب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ یہ تنظیمیں سہارنپور میں اپنے طور پر اردو کی ترقی اور بقاء میں اپنا تعاون اور ایش کر رہی ہیں ذ پروگرام کے نظامت نوجوان شاعر عدیل تابش اور خرم سلطان نے بہت خوبصورت انداز سے کی پروگرام میں سہارنپور کے مرحوم شعرا و اساتذہ کو بالخصوص حمید قریشی ارم عمرپوری واصف عابدی نشتر مظاہری کمل نجیب ابادی ساحل فریدی انور تاباں اور دیگر شعرا جنھوں نے اردو ادب کی خدمت میں اپنی زندگیاں وقف کیں بڑی شدت سے یاد کیا گیا پروگرام ٹھیک ساڑھے اٹھ بجے آصف شمسی کی نعت پاک سے شروع ہو کر شب 10:30 بجے نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا جن شعرا کے کلام کو زیادہ پسند کیا گیا ان کا ایک ایک شعر اخبار کے باذوق قارئین کی پروگرام کے آخیر میں پرگرام کنوینر عدیل تابش نگران اور سربراہ سہیل اقبال اور صدر عاصم پیرزادہ نے مہمانانِ کرام کا شکریہ ادا کیا پرگرام میں شاہ زماں بھائی اہل محلہ کے ساتھ ساتھ شہزاد احمد نذر الحسن اخلاق احمد روش قریشی وغیرہ موجود رہے اس موقع پر معتبر محترم شاعر سہیل کی جانب سے بہترین ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔

آج دین کو نقصان بے دینی سے نہیں بلکہ بے شعور دینداری سے ہے: مولانا سید قمر حسنین

بڑا وہ ہوتا ہے جو دوسروں کو سلام کرے: مولانا سید عزادار حسین

اکبرپور (امبیڈکر نگر): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکلوتی اور چہیتی بیٹی جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی المناک شہادت کے موقع پر حسب سابق امسال بھی اکبرپور امبیڈکر نگر کے موضع رامپور منگوراڈیلا میں مجالس عزا کا پرشکوہ اہتمام کیا گیا۔ عزائے فاطمہ زہرا کے عنوان سے خانوادہ محمد اظہر مرحوم کی جانب سے حسینیہ زہرا میں ان مجالس کا آغاز تلاوت کلام ربانی سے ہوا۔ جس کے بعد جناب مبارک جلالپوری، مولانا شبیب فیض آبادی، مولانا رہبر سلطانی وغیرہ نے منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اس سلسلہ کی پہلی مجلس سے خطاب کرتے ہوئے دہلی سے تشریف لائے مولانا سید قمر حسنین نے بیان کیا کہ معرفت شعور بخشتی ہے۔ جس طرح بے شعور دینداری کے نتیجہ میں ہر ایرا غیرا رضی اللہ بن جاتا ہے اسی طرح بے شعور دینداری کے نتیجہ میں ہر کوئی ذاکر و خطیب نظر آنے لگتا ہے۔ آج دین کو نقصان بے دینی سے نہیں بلکہ بے شعور دینداری سے ہے۔ بے شعور دینداری کے نتیجہ میں جھگڑے ہیں۔ مولانا سید قمر حسنین نے مصائب کا آغاز اس جملہ سے کیا کہ بنت پیغمبر خاتم کی اکلوتی بیٹی نے بے شعور دینداری کے مظالم کا سامنا کرتے ہوئے فرمایا تھا صبت علی مصائب لو انھا صبت علی الایام صرن لیالیا۔ اضافہ کرتے چلیں پہلی مجلس کے فوراً بعد مولانا سید حیدر عباس رضوی کی اقتدا میں نماز ظہرین ادا کی گئی۔ اس کے فوراً بعد مختصر پیش خوانی کے ساتھ دوسری مجلس عزا سے خطاب کرنے کے لئے دہلی سے تشریف لائے مولانا سید عزادار حسین نے خطاب کیا۔ مولانا نے نبی اعظم کے اس فرمان کو سرنامہ سخن قرار دیا جس میں آنحضرت نے جناب سلمان فارسی سے اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کی فضیلت اور ان کی محبت کا فائدہ بیان کیا تھا۔ مولانا عزادار نے بیان کیا کہ سنت سوچ سے نہیں بنتی بلکہ نبی کے قول وفعل سے سنت بنتی ہے۔ جیسے مسواک سنت نبوی ہے۔ نبی کا عمل یا سنت ہوگا یا واجب۔ ہر مسلمان کو اس سنت کو عملی کرنا ہوگا۔ مسلمان پر حیرت کہ وہ نبی کی اس سنت کو عمل میں لاتا ہے جو آپ نے چند مرتبہ انجام دیا ہو تو جب نبی نے مسلسل در فاطمہ پر سلام کیا تو آخر مسلمان اس سنت پر عمل پیرا کیوں نہیں ہوا؟ مولانا سید عزادار حسین نے بیان کہ سلام کرنے والا بڑا ہوتا ہے۔ دو جگہوں پر تکبر ٹوٹتا ہے ایک مسجد میں دوسرے مجلس میں۔ جوانوں نماز فرادانہ پڑھو بلکہ باجماعت پڑھا کرو تا کہ نماز شرف قبولیت حاصل کر لے۔ قابل ذکر ہے کہ گذشتہ سنوات کی طرح امسال بھی عزائے فاطمی کے دوران رامپورا اکبرپور میں استفتاء کیمپ مولانا سید حیدر عباس رضوی کے زیر نگرانی لگایا گیا۔ جہاں موصوف سمیت مختلف علمائے کرام نے مومنین کے دینی، اعتقادی، سیاسی، سماجی مسائل کا اطمینان بخش جواب دیا۔ بنت پیغمبر خاتم کی یاد میں ہونے والے اس سالانہ پروگرام میں پہلی بار ڈاکٹر سید محمد عباس نے مفت میڈیکل کیمپ کا اہتمام کیا جس سے بڑی تعداد میں لوگ فیضیاب ہوئے۔ مولانا محمد زہیر نے بھی ایم فورمین کے بینر تلے اسٹال لگایا۔ اس ٹرسٹ کا مقصد مومنین اکبرپور امبیڈکر نگر کو جوڑنا ہے۔ اس ٹرسٹ کا ممبر سالانہ یا دائمی ممبرشپ کے ذریعہ بنا جا سکتا ہے۔ پروگرام کے بانی خانوادہ نے بتایا کہ گذشتہ شب خانوادہ کے مرحومین کے لئے ایک مجلس ترحیم منعقد ہوئی جس سے مولانا نورالحسن کربلائی نے خطاب کیا۔ اسی طرح زنانی مجلس سے عالمہ وذاکرہ محترمہ تسکین فاطمہ نے خطاب کیا اور بعد مجلس خواتین نے شبیہ تابوت برآمد کی۔ ان مجالس میں نظامت کے فرائض مولانا میثم رامپوری اور جناب عارف انور اکبرپوری نے ادا کئے اور مکمل پروگرام لائیو عزاداری جلالپور یوٹیوب چینل پر نشر ہوا۔ اس سالانہ عظیم الشان فاطمی مجالس میں حوزہ علمیہ بقیۃ اللہ کے طلاب و افاضل نیز علمائے کرام میں مولانا اشفاق حسین، مولانا رہبر سلطانی، مولانا ضیغم عباس باقری، مولانا میثم رضا زاہدی، مولانا غلام مرتضی، مولانا محمد زہیر وغیرہ نے خصوصی طور پر شرکت فرمائی۔ قرب وجوار کے علاوہ اعظم گڑھ اور لکھنؤ وغیرہ سے بڑی تعداد میں شریک ہونے والے عزاداروں کا منتظمین نے شکریہ ادا کیا۔

مرکز ادب سوسائٹی کے زیر اہتمام "یوم مجاز" پر مشاعرہ کا انعقاد

ردولی، ایودھیا (شاہد صدیقی): شہر کی ادبی تنظیم "مرکز ادب سوسائٹی" کے زیر اہتمام، معروف شاعر اسرار الحق مجاز ردولوی کی یاد میں "یوم مجاز" کے عنوان سے مہدی کمپلیکس میں ایک شاندار مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا۔ چودھری اکبر مہدی عون اور ڈاکٹر محمد شریف قریشی کی سرپرستی میں ہونے والے اس مشاعرہ کی صدارت ڈاکٹر ریاض الحق نے کی اور نظامت کے فرائض راشد راہی۔ نے انجام دئے۔ مشاعرہ کے مہمان خصوصی ممبر ضلع پنچایت محمد علی وشارق جبار رہے۔ اس موقع پر معروف شاعر و ناظم واصف فاروقی نے کہا مجاز نے اپنی شاعری کے ذریعہ صنف نازک کو آنچل سے پرچم بنانے کی ترغیب دی۔ فلم انڈسٹری سے جڑے جاں نثار اختر مجاز ردولوی کے بہنوئی اور جاوید اختر مجاز کے بھانجے ہیں۔ سوسائٹی کی جانب سے ادبی خدمات کے لئے شمیم حیدر ردولوی کو "اردو دوستی ایوارڈ" اور ترحیم نامہ سے نوازہ گیا۔ سبھی مہمان شعراء، مہمانان خصوصی، سرپرست کو شال اور بکے پیش کی گئی۔ آغاز تنویر جرولی کی نعت رسول سے ہوا مشاعرہ میں پڑھے گئے پسندیدہ شعر نذر قارئین ہیں۔ انکے علاوہ راشد راہی، تابش ردولوی۔ نثار ردولوی۔ علیم کشش وغیرہ نے بھی اپنا کلام پیش کیا۔ مشاعرہ میں بلخصوص شاہ عامر، ڈاکٹر شمیم قریشی، نسیم پرنس، شاہ مسعود حیات غزالی، ڈاکٹر انصاری، شکیل الزماں، خان محمد، محمد نفیس خاں سمیت بڑی تعداد میں سامعین حضرات شریک رہے۔ اخیر میں صدر مشاعرہ نے شعراء کرام وسامعین حضرات کا شکریہ پیش کیا۔

شوہر کی رضامندی کے بغیر خلع واقع نہیں ہوگا: مسائل شرعیہ اکیڈمی کانپور

کانپور۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اور دستور زندگی ہے۔ اسلام نے ہمیں زندگی کے تمام شعبوں کے بارے میں رہنمائی فرمائی ہے، عبادات ہو یا معاملات، تجارت ہو یا سیاست، عدالت ہو یا قیادت، اسلام نے ان تمام امور کے بارے میں مکمل تعلیمات فراہم کی ہیں۔ اسلام کی یہی عالمگیریت اور روشن تعلیمات ہیں کہ جن کے سبب اسلام دنیا میں اس تیزی سے پھیلا ہے کہ دنیا کا دوسرا کوئی بھی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہے۔ اسلامی تعلیمات نہ صرف آخرت میں چین وسکون کی راہیں کھولتی ہیں بلکہ دنیاوی زندگی میں اطمینان وسکون بھی پیدا کرتی ہیں۔ موجودہ حالات میں معاشرے میں انقلابی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی نے نئے افق پیدا کئے ہیں۔ بلاشبہ اس ماحول میں معاشی اور اقتصادی امور میں نئے مسائل کھڑے ہو گئے ہیں جو لوگ اسلام پر چلنا چاہتے ہیں اور شریعت کو اپنی معاشرت تجارت اور زندگی کے دوسرے میدانوں میں معیار ہدایت قرار دے کر زندگی گزارنا چاہتے ہیں ان کے ذہن میں ایسے سیکڑوں سوالات پیدا ہو رہے ہیں جن کے بارے میں وہ علماء ومفتیان کرام کی طرف رجوع کرتے ہیں اور رہنمائی کے طالب ہوتے ہیں۔ مذکورہ اظہار خیال قاضیٔ شہر کانپور الحاج حافظ وقاری عبد القدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش وسرپرست مسائل شرعیہ اکیڈمی کانپور نے کیا۔ واضح رہے کہ انہیں پیچیدہ مسائل کے حل اور مزید کچھ لائحہ عمل تیار کرنے کیلئے 'مسائل شرعیہ اکیڈمی' کے دفتر جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور میں کانپور شہر وصوبہ اتر پردیش کے مختلف اضلاع سے آئے معتبر علماء اور مفتیان کرام کی ایک مخصوص نشست زیر صدارت الحاج مفتی عبدالستار قاسمی مفتی مدرسہ افضل العلوم تاج گنج آگرہ منعقد ہوئی۔ مفتی ئ شہر آگرہ مفتی عبد الستار قاسمی نے کہا کہ اس امت کے علماء کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ان کو انبیاء کی مقدس جماعت کا وارث قرار دیا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد ہی سے اللہ تعالیٰ نے ان سے علوم نبوت کی تفہیم واشاعت کا کام تسلسل کے ساتھ لیا ہے۔ دور حاضر کے جدید وپیچیدہ مسائل کے حل کیلئے علماء کرام ومفتیان عظام کے اتفاق سے ایک سال قبل اکیڈمی کی تشکیل عمل میں آئی تھی۔ جس کا نام "مسائل شرعیہ اکیڈمی" طے کیا گیا تھا۔

دارالعلوم زکریا دیوبند میں غریب اور مستحق طلبہ میں لحاف، گرم جیکٹ اور گرم کپڑے تقسیم

دیوبند، 7/ دسمبر (ایچ الف خان)۔ معروف دینی درسگاہ دارالعلوم زکریا دیوبند میں 'شفیق الامت ویلفئر ٹرسٹ' کے زیر اہتمام سردی سے حفاظت کے لئے غریب اور مستحق طلبہ میں لحاف، گرم جیکٹ اور گرم کپڑے تقسیم کئے گئے۔ اس موقع پر دارالعلوم زکریا دیوبند کے مہتمم وٹرسٹ کے صدر مولانا مفتی محمد شریف خان قاسمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ غریب اور ضرورتمند کی خدمت مذہب اسلام کا اہم جز ہے اس لئے صاحب ثروت لوگوں کو ہمیشہ اس پر خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ خدمت خلق عظیم کار خیر ہے جس سے ذہنی اور جسمانی سکون کے ساتھ دنیا وآخرت کی سرخروئی حاصل ہوتی ہے۔ موصوف نے شفیق الامت ویلفئر ٹرسٹ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ ٹرسٹ کا بنیادی مقصد لوگوں کو نفع پہنچانا ہے اور ہر سال ضرورت مندوں کے مابین تقسیم ہونے والے لحاف وکمبل بھی اسی مشن کا حصہ ہیں۔ مولانا مفتی شفیع اللہ خان نے کہا کہ اس ملک میں بہت سے انتہائی غریب اور بے گھر لوگ شدت کی اس سردی میں کھلے آسمان کے نیچے سونے پر مجبور ہیں جن کے اوپر چھت کا سایہ تک نہیں ہے۔ تمام سماجی تنظیموں اور کارکنان کو رات میں گشت کر کے ایسے لوگوں کو تلاش کر کے ان کی مدد کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ہر ذمہ دار شہری کا فرض ہے کہ وہ ہر سال سرد موسم میں اپنے گھر کے افراد کی طرح غریب لوگوں کے لئے بھی گرم کپڑوں، لحاف اور کمبل وغیرہ کے انتظامات کرے تا کہ کوئی بے سہارا موسم کی شدت سے اپنی جان نہ گنوا سکے۔ اس موقع پر دارالعلوم زکریا کے منیجر قاری سلمان، قاری منظور حسن، قاری فرخ عظیم، ڈاکٹر احسان خان، مفتی ہارون اور فرید خان وغیرہ بطور خاص موجود تھے۔

جے دیو پریدا ٹانڈہ این ٹی پی سی کے بنے نئے چیف

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) این ٹی پی سی ٹانڈہ کے نئے پروجیکٹ چیف کے طور پر جے دیو پریدا نے آج سنیچر کو چارج سنبھال لیا ہے۔ جے دیو پریدا کے این ٹی پی سی ٹانڈہ کے نئے پروجیکٹ چیف کا چارج لینے پر این ٹی پی سی کے تمام افسران، ملازمین، یونین اور ایسوی ایشن کے عہدیداروں نے انہیں تہہ دل سے مبارکباد دی۔ ٹانڈہ آنے سے پہلے پریدا نے این ٹی پی سی اوریا کے پروجیکٹ چیف کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ انہوں نے پہلی بار این ٹی پی سی لمیٹڈ میں 6 ستمبر 1989 کو کہلگاؤں پروجیکٹ کے مکینیکل ایریکشن ڈیپارٹمنٹ میں جوائن کیا تھا۔ جے دیو پریدا نے این ٹی پی سی ٹانڈہ میں اپنی آمد کے دوران این ٹی پی سی کے افسران کے ساتھ میٹنگ کی۔ میٹنگ میں انہوں نے این ٹی پی سی کے کاروبار سے متعلق مسائل پر تفصیلی جانکاری حاصل کی اور انہیں ضروری ہدایات دی۔

ذاتی، مذہب اور سماج سے اوپر اٹھ کر، ہمارا ہر کام ملک کے نام ہونا چاہیے

یوگ کی روایت کو عالمی سطح پر لے جانے کا سہرا وزیر اعظم کو جاتا ہے، ان کی پہل پر 21 جون کو بین الاقوامی یوگا ڈے کے طور پر منایا گیا

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی جی کہتے ہیں کہ ہر کام ملک کے نام ہے، یعنی ہمارا ہر کام ملک کے لیے ہونا چاہیے۔ ہمارا کوئی انفرادی وجود نہیں ہے۔ اگر ہمارا ملک محفوظ ہے تو ہمارا مذہب بھی محفوظ ہے۔ ہمارا مذہب محفوظ ہے تو ہم بھی محفوظ ہیں۔ ذاتی مفاد، رائے، مذہب اور سماج سے اوپر اٹھ کر، سناتن دھرم کی اقدار کے مطابق ہندوستان کی روحانی اور ویدک روایت پر چلتے ہوئے، ہمارا ہر کام ملک کے نام ہونا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ آج وارانسی ضلع میں سوروید مہامندر دھام ٹرسٹ کے زیر اہتمام وہنگم یوگ سنت سماج کی صد سالہ تقریبات کے انعقاد کے لیے منعقدہ 25 ہزار کنڈیہ سوروید مہا یگیہ کے پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہم سب وہنگم یوگ سنت سماج کے پروگرام میں شرکت کر رہے ہیں۔ یہ اس وراثت کا اعزاز ہے جس کی شروعات سدگرو سداپھل دیو جی مہاراج نے 100 سال قبل کی تھی۔ آچاریہ سوتنتر دیو جی مہاراج، سنت پرور شری وگیان دیو جی مہاراج اس روایت کو مضبوطی سے آگے بڑھا رہے ہیں اور عوامی بیداری کی ایک بڑی مہم کے ساتھ وابستہ ہو رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آپ سب اپنے آپ کو ایک بہت ہی بھرپور روحانی روایت کے ذریعے قوم کی حب الوطنی سے وابستہ ایک اہم کڑی سے جوڑ رہے ہیں۔ 18 دسمبر 2023 کو اس تقریب کا افتتاح دنیا کے مقبول ترین سیاست دان، ہندوستان کے نامور وزیر اعظم نے کیا۔ صد سالہ تہوار کے موقع پر سوروید مہامندر کا شاندار افتتاح بھی وزیر اعظم نے اپنے ہاتھوں سے کیا۔ لاکھوں لوگوں نے اس واقعہ کو دیکھا۔ یہ ان کی خوش قسمتی ہے کہ انہیں سوروید مہامندر میں وہنگم یوگ سنت سماج کے قیام کی صد سالہ تقریبات میں شامل ہونے کا موقع مل رہا ہے جس کا وزیر اعظم نے ایک سال قبل افتتاح کیا تھا۔ اس وقت وزیر اعظم نے وہنگم یوگ سنت سماج اور سوروید مہامندر ٹرسٹ کے کام کی تعریف کی تھی۔ اس سے پہلے بھی ہمیں سال 2021 میں وزیر اعظم کی موجودگی میں اس پروگرام میں شرکت کا موقع ملا تھا۔ آج صد سالہ مہوتسو تقریب کے موقع پر بابا وشوناتھ کی سرزمین پر ایک عظیم الشان 25000 کنڈیہ سوروید یہ مہا یگ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس تقریب میں لاکھوں لوگ آئے ہیں۔ شری وگیان دیو جی مہاراج کی رہنمائی میں یہاں منصوبہ بند اور سائنسی طریقے سے پنڈال بنائے گئے ہیں۔ ہماری روحانیت خطی نہیں ہے بلکہ سائنس اور ٹیکنالوجی کو اپنا کر منصوبہ بند طریقے سے کام کرتی ہے۔ رضا کار بھی پوری لگن سے کام کر رہے ہیں۔ یہ ہندوستانیت اور سناتن دھرم ہے جو ہر کسی کو اپنے ساتھ جوڑنے کی طاقت رکھتا ہے۔ آپ سب کی آمد سے یہ علاقہ بھی زیارت گاہ بن گیا ہے۔ یہاں سنت سماج کا اجتماع اور 25 ہزار کنڈیہ سوروید مہا یگ کا ایک خوبصورت منظر پیش کر رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سدگرو سداپھل دیو جی مہاراج 1888 میں اتر پردیش کی سرزمین پر بلیا ضلع کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے تھے۔ 1924 میں انہوں نے وہنگم یوگ سنت سماج کی بنیاد رکھی۔ اس نے اتراکھنڈ میں سوروید کی تشکیل کی۔ اس کی موجودگی اتراکھنڈ میں بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ انہوں نے ملک کے مختلف حصوں میں روحانیت اور مذہب کی تشہیر کی۔ کتنا نادر اتفاق ہے کہ جب وہنگم یوگ سنت سماج اپنے صد سالہ تقریب کے پروگرام سے گزر رہا ہے تو ہم بھی اس تقریب کے گواہ بن گئے ہیں۔ آج ہم سب ایک سنت کے یوگ مشق کی برکات حاصل کر رہے ہیں۔ آپ سب خوش قسمت ہیں کہ وہنگم یوگ سنت سماج، اپنی کوششوں کے ذریعے، آج سوروید مہامندر ٹرسٹ کے ذریعے ایک شاندار اور عظیم الشان مندر بنا کر لاکھوں عقیدت مندوں کو ہندوستان کی یوگ روایت اور روحانی دھارے سے جوڑنے کے لیے پر عزم ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جب ہم سدگرو سداپھل دیو جی مہاراج پر بات کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے روحانی مہم کو آگے بڑھانے کے لیے کام کیا۔ انہوں نے یہ بھی ثابت کیا کہ ایک سچا ولی ہمیشہ ملک اور معاشرے کے حالات سے نمٹنے کے لیے تیار رہتا ہے۔ وہ ہاتھ جوڑ کر خاموش نہیں بیٹھ سکتا۔ سدگرو سداپھل جی مہاراج نے ملک کی آزادی کی تحریک آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آپ بھی نئی کاشی کا دورہ کر رہے ہیں۔ کاشی وزیر اعظم کا پارلیمانی حلقہ ہے۔ انہوں نے گزشتہ 10 برسوں میں کاشی کو بدل دیا ہے۔ یہاں شری کاشی وشوناتھ دھام ہے۔ کاشی کا نمو گھاٹ ملک اور دنیا کا سب سے بڑا گھاٹ ہے جس میں ایک ہیلی پیڈ بھی ہے۔ یہاں بڑے۔بڑے پروگرام ہو سکتے ہیں۔ یہاں کے گھاٹ آج ایک عظیم الشان شکل میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ کاشی کے تمام مندروں کو نئے سرے سے سنوار دیا گیا ہے۔ یہاں سڑک، ریل اور فضائی رابطہ 2014 سے پہلے کے مقابلے سو گنا بہتر ہو گیا ہے۔ ہم کاشی اور ہلدیہ کے درمیان آبی گزرگاہ کا استعمال کر کے اپنا سفر آگے بڑھا سکتے ہیں۔ آج کاشی صحت اور تعلیم سمیت ترقی کے مختلف پہلوؤں میں شان و شوکت حاصل کر رہا ہے۔ آج وزیر اعظم کی رہنمائی میں کاشی کے ساتھ۔ساتھ پوری ریاست آگے بڑھ رہی ہے۔

سابق ممبران اسمبلی و کونسل کا رول ریاست کی ترقی و پیش رفت کے لیے اہم اور ضروری: ڈاکٹر عمار

لکھنؤ۔ اتر پردیش پارلیمانی سنستھان کے صدر ڈاکٹر عمار رضوی، سابق کارگزار وزیر اعلیٰ اتر پردیش کی زیر صدارت ریاستی اسمبلی کے کمیٹی ہال میں منعقدہ اتر پردیش پارلیمانی سنستھان کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کی ترقی میں سابق ممبران اسمبلی و کونسل کا رول ضروری ہے اور اس پر عمل آوری میں سابق ممبران اسمبلی جو آج بھی عوامی نمائندے ہیں اور سماجی خدمات میں مصروف ہیں مگر انکو عملی جامہ پہنانے میں کافی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ صابق ممبران اسمبلی کے تجربات کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ جو صابق ممبران اسمبلی و کونسل عوامی خدمت انجام دے رہے ہیں انکو ضلع اور صوبائی ایڈمنسٹریشن کے ذریعے اکثر نوٹس نہیں لیا جاتا ہے جو انتہائی فکر انگیز بات ہے۔ سابق ممبران اسمبلی و کونسل کو مخاطب کرتے ہوئے ڈاکٹر رضوی نے کہا کہ سنستھان کا مقصد جمہوریت میں منتخب عوامی نمائندوں اور سابق عوامی نمائندوں کے رول کو مزید مضبوط بنانا ہے اور سابق ممبران اسمبلی کو دہلی و لکھنؤ میں قیام کے لیے یوپی نواس اور یوپی بھون وغیرہ میں انکی رہائش کو آسان کرنا ہے۔ جناب رضوی نے کہا کہ آنے والے دنوں میں اتر پردیش پارلیمانی سنستھان کا ایک وفد عزت مآب وزیر اعلیٰ سے ملاقات کرے گا اور آنے والے دنوں میں پارلیمانی سنستھان کے پیشگی پروگراموں کو ڈویژن وار کیا جائے گا۔ کمیٹی کی میٹنگ میں اتر پردیش کی ضلعی ترقیاتی اسکیموں سے متعلق میٹنگوں میں سابق ایم ایل ایز کی شرکت کو یقینی بنانے، سابق ایم ایل ایز کو دیے جانے والے سفری الاؤنس کی رقم میں اضافہ وغیرہ۔ حکومت کو ریاستی پارلیمانی سنستھان کے دفتر کے لیے لکھنؤ میں ایک دفتر فراہم کرنے، وزیر اعلیٰ سے ملاقات کے لیے ہفتے میں ایک دن مختص کرنے اور عزت مآب وزیر اعلیٰ کے دفتر میں پہلے کی طرح ایک خصوصی ایگزیکیٹو کا تقرر کرنے کی مانگ کی گی۔ کمیٹی کے سکریٹری سابق ایم ایل سی جناب ہریش باجپئی نے آئے ہوئے تمام سابق ایم ایل اے حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ پارلیمانی سنستھان ان کے مسائل کو حل کرنے کے ساتھ ساتھ ملک اور ریاستی حکومت کی اسکیموں کو نافذ کرنے میں کارآمد ثابت ہوگا۔ میٹنگ میں رام لال، پروفیسر خان محمد عاطف، ظفر علی نقوی، منی شنکر پانڈے، امبیکا سنگھ، ستیش اجمانی، اجیت ملہوترا، رام لال اکیلا، بھرت ترپاٹھی، اینتا بھاٹل دوبے، بھدر نارائن مشرا، ڈاکٹر رام آشرے سنگھ کشواہا، یوراج سنگھ، امریندر چندر پانڈے، مسز آشا کشور، وندھیا واسنی کمار، شاردا چوہان، راکیش پرتاپ سنگھ، شیویندر سنگھ، محمد مقیم، راکیش مشرا، راج بہادر، رام اچل سنگر، رمیش راہی، مادھو پرساد، پرماتما پرساد سنگھ، پرویز علی، جگرام سنگھ یادو، اویناش ترویدی، بنسی پہاڑیا، انوپ گپتا، جگدیش مشرا سمیت سینکڑوں سابق ایم ایل ایز اور کونسل نے شرکت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ہر شخص کو صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیے: پرشنسا

لینگویج یونیورسٹی میں "خواتین: کیریئر ڈیولپمنٹ اور ان کی صحت کے مسائل" کے موضوع پر پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ، 7 دسمبر۔ خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے ویمن اسٹڈیز سینٹر اور ہندی روزنامہ دینک جاگرن کے اشتراک سے وائس چانسلر پروفیسر این۔ بی سنگھ کے زیر نگرانی یونیورسٹی کے اٹل ہال میں "خواتین: کیریئر ڈیولپمنٹ اور ان کی صحت کے مسائل" کے موضوع پر ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کی مہمان مقرر ڈاکٹر الیانہ خاتون نے خواتین کے کیریئر ڈیولپمنٹ اور خواتین کی صحت کے موضوع پر طلبہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ معاصر عہد میں عورتوں کو تعلیمی میدان میں بہتر مواقع ملنے کے باوجود بہت سے دوسرے مسائل ہیں مگر ان مسائل کے درمیان اپنے لئے حل تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ خواتین کو اپنے جسم کے مسائل سے آگاہی حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور اس سلسلے میں کسی بھی طرح کی لاپرواہی نہیں برتنی چاہیے کیونکہ خواتین اپنی، اپنے خاندان اور اس طرح قوم کی صحت کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ خواتین کی صحت کو کسی بھی ملک کے لیے ایک اہم شعبہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ خواتین ہی ہیں جو آنے والی نسل کو زندگی میں لائیں گی۔ وہ خواتین جو صحت مند نظر آتی ہیں، خاص طور پر بغیر کسی بیماری کے، ضروری نہیں کہ صحت مند ہوں۔ یہ انسان کی مجموعی جسمانی، ذہنی اور سماجی بہبود ہے نہ کہ محض کسی بیماری یا کمزوری کی عدم موجودگی۔ احتیاط علاج سے بہتر ہے۔ ڈاکٹر ظلی مشرا نے اپنے بیان میں کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کا خواب اسی وقت پورا ہو سکتا ہے جب آبادی کا نصف حصہ جو کہ خواتین پر مشتمل ہے جسمانی اور ذہنی طور پر صحت مند رہے گی اور اپنا حصہ ڈالنے کے قابل ہوگی۔ اس پروگرام کی ایک اہم مقرر پرشنسا نے طلبہ سے کہا کہ زندگی میں آگے بڑھنے اور تعلیمی اور پیشہ ورانہ ترقی کے لیے ذہنی اور جسمانی صحت کی خاص اہمیت ہے۔ ہر شخص کو صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیے تاکہ وہ جسمانی اور ذہنی طور پر صحت مند رہیں۔ اس پروگرام میں موجود تمام خواتین میں سینیٹری پیڈز تقسیم کیے گئے تاکہ ان میں ماہواری کی صفائی کے بارے میں آگاہی پیدا ہو اور دوسری خواتین کو بھی اس کے بارے میں آگاہ کیا جا سکے۔ ساتھ ہی کنٹرولر امتحانات ڈاکٹر بھاونا مشرا نے تمام طالبات کو جسمانی صفائی کے بارے میں رہنمائی دی۔ نیشنل سروس سکیم کے پروگرام آفیسر ڈاکٹر پونم چودھری، ڈاکٹر رام داس، ڈاکٹر ظفر النقی، ڈاکٹر ابھے کرشنا، ڈاکٹر ہارون رشید، ڈاکٹر شویتا اگروال، ڈاکٹر منیش کمار اور ڈاکٹر صائمہ علیم نے پروگرام کو کامیاب بنانے میں خصوصی تعاون کیا۔ اس پروگرام کی نظامت ڈاکٹر نیرج شکلا اور شکریہ ڈاکٹر پونم چودھری نے ادا کیا۔ اس پروگرام اساتذہ کے علاوہ کثیر تعداد میں طلبہ بھی شریک ہوئے۔

ایودھیا: نئی مسجد میں مسلمانوں کی دلچسپی نہیں، فنڈ بھی نہیں

لکھنؤ: 7 دسمبر (پی این ایس) ایودھیا میں بابری مسجد تنازع پر سپریم کورٹ نے 9 نومبر 2019 کو اپنا فیصلہ سنایا تھا۔ اس میں مسجد بنانے کے لیے مسلم فریق کو پانچ ایکڑ زمین دینے کی بات کی گئی تھی۔ اس کے بعد حکومت اور انتظامیہ نے ایودھیا سے 28 کلومیٹر دور دھنی پور گاؤں میں پانچ ایکڑ زمین فراہم کی۔ اس کے بعد اس جگہ پر مسجد بنانے کے لیے انڈو اسلامک کلچر فاؤنڈیشن کے نام سے ایک تنظیم بنائی گئی۔ اس تنظیم کو دھنی پور میں مسجد تعمیر کرنی ہے، آئی آئی سی ایف نے دھنی پور میں بننے والی مسجد کا نقشہ بہت پہلے جاری کیا تھا۔ مسجد کے علاوہ، آئی آئی سی ایف دھنی پور میں ایک ہسپتال، ایک کمیونٹی کچن اور ایک میوزیم بھی بنائے گا جس میں ہندوستان کی گنگا جمنی ثقافت کی نمائش ہوگی۔ لیکن جس زمین پر یہ سب کچھ تعمیر ہونا ہے اس پر ایک اینٹ بھی نہیں ڈالی گئی۔ ایودھیا کی بابری مسجد 6 دسمبر 1992 کو منہدم کر دی گئی۔ سپریم کورٹ نے ایودھیا میں بابری تنازعہ پر 9 نومبر 2019 کو اپنا فیصلہ سنایا تھا۔ اس فیصلے میں ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر کے لیے 2.77 ایکڑ زمین ہندو فریق کو دی گئی۔ اس سے وہاں رام مندر کی تعمیر کا راستہ کھل گیا۔ عدالت نے مسجد کی تعمیر کے لیے مسلم فریق کو پانچ ایکڑ متبادل اراضی دینے کا حکم دیا تھا۔ عدالت کے حکم پر ایودھیا ضلع انتظامیہ نے سن 2020 میں سنی سنٹرل وقف بورڈ کو مسجد بنانے کے لیے پانچ ایکڑ زمین دی تھی۔ بورڈ نے مسجد کی تعمیر کے لیے انڈو اسلامک کلچرل فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ٹرسٹ تشکیل دیا۔ دھنی پور میں مسجد کی تعمیر میں تاخیر کی وجہ کے بارے میں انڈو اسلامک کلچرل فاؤنڈیشن کے سکریٹری اطہر حسین نے بتایا کہ فنڈز میں تاخیر کی وجہ سے دھنی پور میں ابھی تک تعمیراتی کام شروع نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ابھی تک ہمیں اتنی رقم نہیں ملی کہ ہم وہاں نقشے پاس کرانے کا عمل بھی شروع کر سکیں۔ حسین کا کہنا ہے کہ ہم نے ایف سی آر اے (فارن کنٹری بیوشن ریگولیشن ایکٹ) کے لیے درخواست دی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ایف سی آر اے ملنے کے بعد ہم خلیجی ممالک سے فنڈز حاصل کرنے کی کوششیں شروع کریں گے۔ دھنی پور میں ایک مسجد کے علاوہ 300 بستروں کا ایک سپر اسپیشلٹی ہسپتال، تمام مذاہب کے لوگوں کے لیے ایک کمیونٹی کچن اور ایک میوزیم بھی بنایا جانا ہے۔ حسین کہتے ہیں کہ اگر ہم نے دھنی پور میں صرف ایک مسجد بنانی ہوتی تو بن جاتی۔ لیکن ہماری توجہ وہاں ہسپتال بنانے پر ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ 10-15 ہزار کی آبادی کے لیے پہلے ہی 13-14 مساجد موجود ہیں، اس لیے وہاں دوسری مسجد بنانے سے ہمارا مقصد حل نہیں ہوگا۔ حسین کا کہنا ہے کہ لوگوں کی اسپتال میں دلچسپی ہے۔ وہاں کے لوگ ہسپتال چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صرف دھنی پور میں اسپتال کی تعمیر پر تقریباً 300 کروڑ روپے لاگت آنے والی ہے۔ انہوں نے کہا کہ باقی کام پر بھی تقریباً 100 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کل بجٹ تقریباً 400 کروڑ روپے ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ اب تک کتنا چندہ آیا ہے، کہا گیا کہ 25.1 کروڑ روپے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹرسٹ نے وہاں ایمبولینس سروس شروع کی تھی، یہ ٹرسٹ پانچ سال سے چل رہا ہے اور اس پر اخراجات اٹھتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ابھی ٹرسٹ کے پاس اتنی رقم نہیں ہے کہ وہ ترقیاتی فیس ادا کر کے نقشہ حاصل کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اتنے عطیات نہیں ملے جتنے ہماری توقع تھی، اس لیے ابھی تک وہاں کوئی کام شروع نہیں ہوا۔ گزشتہ سال جنوری میں ایودھیا میں رام مندر کے پران پرتسٹھا کی پہلی برسی منانے کی تیاریاں جاری تھیں، وہیں دھنی پور میں تعمیر ہونے والی مسجد کی تعمیر کا کام شروع نہ ہونے کے سوال پر حسین کہتے ہیں کہ اس رام مندر کا موازنہ مسجد سے نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کا اس مسجد میں اتنا اعتماد نہیں ہے جتنا ملک کی سب سے بڑی آبادی کا رام مندر میں ہے۔ یہ کوئی بہت مقدس جگہ بھی نہیں ہے۔ اس لیے دونوں کا موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔

سنی انٹر کالج میں پوسٹر اور مضمون نویسی مقابلہ اختتام پذیر

طلبہ کو منشیات کے استعمال کے خلاف حلف دلایا گیا

لکھنؤ، ۷ دسمبر (پریس ریلیز)۔ سنی انٹر کالج میں ڈرگ فری انڈیا کے تحت مقابلہ منعقد کیا گیا۔ جس میں طلبہ و طالبات نے تصاویر اور نعروں کے ذریعے منشیات کے خلاف اپنے خیالات پیش کیے۔ اسی سلسلے میں آج تقسیم انعامات کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں سنی انٹر کالج کے تمام اساتذہ نے حصہ لیا۔ پروگرام کا آغاز نوڈل آفیسر ارشاد راہی نے کیا۔ جس میں مہمان خصوصی سنتوش کمار آریہ انسپکٹر انچارج تھانہ بازار کھالہ نے اپنے ہاتھوں سے پہلا انعام دیا۔ دوسرا انعام کالج کے یوتھ منیجر ایڈووکیٹ سعد صدیقی نے دیا اور تیسرا انعام پرنسپل شکیل احمد نے دیا۔ اس پروگرام میں نوڈل آفیسر ارشاد راہی، پرنسپل شکیل احمد، منیجر ایڈووکیٹ سعد صدیقی، وائس پرنسپل انور قادر اور تھانہ بازار کھالہ کے انچارج انسپکٹر نے منشیات کے خلاف اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ فری انڈیا پروگرام نے طلباء کی حوصلہ افزائی کی اور طلبہ کو یہ پیغام دیا کہ منشیات کی لت ایک لعنت ہے اور ہمیں اس سے ہر حال میں دور رہنا چاہیے، سنتوش کمار آریہ نے تمام طلبہ کو منشیات کے استعمال کے خلاف حلف دلایا۔ نیاز قادر اور محمد راشد انعامات کی تقسیم میں معاونت کر رہے تھے، پروگرام کے اختتام پر وائس پرنسپل مسٹر انور قادر نے مہمانوں اور اساتذہ اور بچوں کا شکریہ ادا کیا۔ انعام پانے والے طلبہ میں یاسر خان، محمد طیب، محمد ارسلان، زینب محمد عمار، سعد، عثمان انصاری، صبا خاتون، فیروز خان، آیان علی، حوریہ اور ویر شامل ہیں، ان تمام کو انعامات سے نوازکر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔

تعلیم کے ساتھ ہی کھیل کود اور ورزش بھی نہایت ضروری: ڈاکٹر سید رفعت زبیر رضوی

الھدیٰ ماڈل اسکول تروینی نگر لکھنؤ میں 'اسپورٹس ڈے' جوش و خروش سے منایا گیا

لکھنؤ۔ کھیل کود دنیا کو بدلنے کی طاقت رکھتے ہیں اس میں حوصلہ افزائی کی طاقت ہوتی ہے اس میں لوگوں کو باہم متحد کرنے کی فکر ہوتی ہے، یہ نوجوانوں سے اس زبان میں بات کرتا ہے جسے وہ سمجھتے ہیں۔ کھیل امید پیدا کر سکتا ہے جہاں کہیں مایوسی ہوتی ہے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیل کود اور ورزش نہایت ہی ضروری ہے اس سے ہمارے جسم میں توانائی اور نکھار پیدا ہوتا ہے جس سے دماغ کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے اور آگے بڑھنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار الھدیٰ ماڈل اسکول میں منعقد اسپورٹ ڈے پروگرام میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ڈاکٹر سید رفعت زبیر رضوی (بین الاقوامی تائیکوانڈو کوچ اور انسٹرکٹر) نے کیا۔ اس سے قبل مہمان خصوصی نے تقریب کا افتتاح آسمان میں غبارے اڑا کر کیا۔ اسی کے ساتھ ہی طلباء وطالبات کے اندر تمام ایونٹس اور پروگرام کے سلسلہ میں بہت پر جوش تھے۔ تقریب میں سبھی طلباء کے والدین کو مدعو کیا گیا تھا۔ مہمان خصوصی کے خطاب کے بعد پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک اور قومی ترانہ سے ہوا جس کے بعد دوڑ، تائیکانڈو، اونچی چھلانگ، لمبی چھلانگ، بچوں کے ذریعہ بنائی گئی مینار، رسہ کشی، کرکٹ، فٹ بال، سلو سائیکلنگ اور مارچ پاسٹ وغیرہ مقابلے خاص طور سے شامل ہیں۔ اس موقع پر اسکول انتظامیہ کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی نے بھی طلباء وطالبات کی حوصلہ افزائی کی اور ان کو ہر میدان میں آگے بڑھنے کی بھی ہدایت دی اسی کے ساتھ ہی انہوں نے پروگرام میں موجود والدین اور سرپرستوں کو مبارکباد دیتے ہوئے اس طرح کے کھیل کود پروگرام کو مستقبل میں بھی انعقاد کرنے کیلئے کہا۔ مہمان خصوصی نے مقابلوں کے بعد تمام ہاؤسیز کو بہترین کارکردگی اور دیگر معیارات کی بنیاد پر پوائنٹس دیے گئے اور اول، دوئم اور سوئم طلباء وطالبات کو بالترتیب انعامات سے نوازا گیا۔ آخر میں اسکول کی پرنسپل افشاں جاوید خان نے سبھی مہمانوں، طلباء وطالبات، والدین اور اپنے اسٹاف کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر الھدیٰ انتظامیہ کمیٹی کے ممبران میں ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی صاحب، شعیب احسن عثمانی ایڈوکیٹ صاحب، امیر خالد خان صاحب، ڈاکٹر شکیل احمد صاحب، عبدالمعید صاحب کے علاوہ تمام معلم، معلمات اور غیر تدریسی اسٹاف بھی موجود تھا۔

فرخ آباد: رائفل سے اچانک چلی گولی، طالب علم کی موت

فرخ آباد: 07 دسمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع فرخ آباد کے محمد آباد کوتوالی علاقے میں ہفتہ کو اہل خانہ کے درمیان تنازع میں رائفل کی چھینا جھپٹی کے دوران اچانک چلی گولی کے لگنے سے ایک طالب علم کی موت ہو گئی۔ پولیس نے بتایا کہ محمد آباد کوتوالی علاقے کے گرام کرم چند پور میں جمعہ کی دوپہر جئے کرن سنگھ اور ہبلو عرف دھرمیندر کے درمیان کسی بات کے حوالے سے تنازع یہاں تک بڑھا کہ جئے کرن اندر سے لائسنسی رائفل لے کر آ گیا۔ اسی دوران جئے کرن کا بیٹا انکت تنازع کو ختم کرنے کے لئے والد سے رائفل کی چھیناں جھپٹی کرنے لگا اور رائفل سے اچانک چلی گولی تقریبا 25 میٹر دوری پر نل ٹوٹی سے پانی لینے آئے پڑوسی طالب علم چندن عمر تقریبا 17 کو لگ گئی جس کے نتیجے میں اس کی موت ہو گئی۔

بلیا میں آئین کے خالق بابا صاحب ڈاکٹر امبیڈکر جی کے پری نروان دیوس کا انعقاد

لکھنؤ/ 6 دسمبر کو سماج وادی پارٹی بلیا کے ضلع دفتر میں آئین ساز بابا صاحب ڈاکٹر امبیڈکر کی برسی منائی گئی۔ پروگرام کی صدارت سماج وادی پارٹی بلیا کے ضلع صدر اور فافنا کے ایم ایل اے سنگرام سنگھ یادو نے کی اور پروگرام کے مہمان خصوصی سماج وادی امبیڈکر واہنی کے قومی صدر مٹھائی لال بھارتی تھے۔ اور آپریشن ضلعی جنرل سکریٹری بیربل رام نے کیا۔ اس موقع پر امبیڈکر واہنی کے قومی صدر مٹھائی لال بھارتی نے کہا کہ بابا صاحب ایک فلسفیانہ شخصیت تھے۔ جس نے آئین دے کر ملک کی عزت بچانے کا قابل تحسین کام کیا! بابا صاحب کے لکھے ہوئے آئین کی وجہ سے ملک کو آزادی ملی۔ بابا صاحب نے عورتوں اور بچوں کو حقوق دیے! بابا صاحب نے معاشرے کے لیے عظیم قربانی دی ہے! اس نے اپنے بہت سے بچے کھوئے، اپنی بیوی رمابائی کو کھو دیا، اپنی نیند کھو دی، اپنی خوشی اور سکون کھو دیا، تب ہی ہندوستان کے لوگوں کو ایک خوبصورت آئین ملا۔ 2027 میں ڈاکٹر امبیڈکر کے نظریہ پر چلنے والے لوگ ایس پی کی حکومت بنائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں آئین خطرے میں ہے۔ ریزرویشن لوٹا جا رہا ہے! جمہوریت کا قتل ہو رہا ہے! بابا صاحب ڈاکٹر امبیڈکر کے نظریے کو نافذ کرنے کے لیے 2027 میں سماج وادی پارٹی کی حکومت بنانا ضروری ہے۔ پروگرام کی صدارت کر رہے ایس پی ضلع صدر اور ایم ایل اے سنگرام سنگھ یادو نے کہا کہ بی جے پی آئین کو تباہ کرنے والی ہے وہیں دوسری طرف سماج وادی پارٹی آئین کی حفاظت کرتی ہے۔ عزت مآب اکھلیش یادو کی قیادت میں آئین کو بچانے کی لڑائی جاری ہے۔ سماج وادی پارٹی نے بابا صاحب کے اعزاز میں امبیڈکر واہنی بنا کر ایک عظیم نیک کام کیا ہے۔ دلت برادری نے 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں سماج وادی پارٹی کی حمایت کی! جس کے نتیجے میں سماج وادی پارٹی اتر پردیش میں نمبر ون پارٹی بن گئی۔ سماج وادی پارٹی دلت برادری کی شکر گزار ہے! یہ جانکاری ایس پی امبیڈکر واہنی کے قومی جنرل سکریٹری رام بابو سدرشن نے دی۔

غیر قانونی گیس گودام میں دھماکہ

لکھنؤ: 7 دسمبر (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ کے دبگا تھانہ علاقے میں واقع ایک غیر قانونی گیس گودام میں جمعہ کی دیر رات ایک زبردست دھماکہ ہوا۔ اس دھماکے سے تقریباً نصف درجن افراد شدید زخمی ہو گئے۔ غیر قانونی گیس گودام میں دھماکے کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں موقع پر پہنچ گئیں اور راحت اور بچاؤ کا کام شروع کر دیا۔ پولیس اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں بھی موقع پر تعینات کر دی گئی ہیں۔ جائے وقوعہ کے اطراف سیکورٹی کے انتظامات سخت کر دیے گئے ہیں۔ پولیس نے واقعے کی وجوہات جاننے کے لیے تفتیش شروع کر دی ہے۔ مقامی لوگوں اور عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ دھماکہ اتنا زوردار تھا کہ اس کی آواز دور دور تک سنی گئی۔ دھماکے کے نتیجے میں متعدد افراد زخمی ہوئے جنہیں فوری طور پر قریبی ٹراما سینٹر بھیج دیا گیا۔ تمام زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔ پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ معلومات کے مطابق غیر قانونی گودام میں گیس کٹنگ کے دوران اچانک دھماکہ ہوا۔ اس حادثے میں تقریباً نصف درجن لوگ شدید زخمی ہو گئے۔ اطلاع ملتے ہی دوبگہ پولیس اور ایمبولینس موقع پر پہنچ گئی اور زخمیوں کو اسپتال لے جانے کے انتظامات کیے گئے۔ اس واقعہ سے مقامی لوگوں میں خوف و ہراس کا ماحول ہے۔ سی ایف او لکھنؤ منگیش کمار نے بتایا کہ دبگہ میں گیس سلنڈر پھٹنے سے 5 افراد زخمی ہوئے ہیں جنہیں ٹراما سینٹر لے جایا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سلنڈر دھماکہ آگ کے باعث ہوا۔ فائر بریگیڈ کی دو گاڑیوں نے موقع پر پہنچ کر آگ پر مکمل طور پر قابو پا لیا۔ آگ لگنے کی وجہ تا حال واضح نہیں ہو سکی، تحقیقات جاری ہیں۔